تنظیم المدارس (اہل سنت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات







مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم العالیہ

الاختبار السنوی النھائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اھل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الوقت المحدد: ثلاث ساعات   مجموع الارقام: ۱۰۰

الورقة الاولیٰ: الصحیح للبخاری

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر1:- سألتك بما يامركم فذكرت انه يامركم ان تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وينهاكم عن عبادة الأوثان ويأمركم بالصلوٰة والصدق والعفاف فان كان ماتقول حقا فسيملك موضع قدمي هاتين وقد كنت اعلم انه خارج ولم اكن اظن انه منكم ۔

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) خط کشیدہ کلمات کی نحوی تحقیق کریں؟ ۳+۳+۳=۹

(ج) اس کلام کے متکلم اور مخاطب کا نام لکھیں؟ ۵

سوال نمبر2:- عن عائشة رضي الله عنها انها ارادت ان تشترى بريرة وانهم اشترطوا ولاءها فذكر للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشتريها فاعتقيها فانما الولاء لمن اعتق واهدى لها لحم فقيل للنبي صلى الله عليه وسلم هذا تصدق به على بريرة فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم هو لها صدقة ولنا هدية ۔

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ لکھیں؟ ۱۰

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟ ۳+۳+۳=۹

(ج) ولاء کسے کہتے ہیں نیز "خیرت" میں کس بات کا خیار مراد ہے اور اس خیار کا فقہی نام کیا ہے؟ ۷+۷=۱۴

سوال نمبر3:- عن همام قال سمعت عمارا يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه إلا خمسة أعبد وامرأتان وأبوبكر ۔

(الف) حدیث مذکور پر حرکات وسکنات لگائیں؟ ۱۰

(ب) "خمسة اعبد" اور "امرأتان" سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان کے اسماء تحریر کریں؟ ۱۴

(ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی سے تین مناقب بخاری شریف سے بیان کریں؟ ۹

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے کوئی سی تین احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟۳۰

(الف) الفخر والخيلاء في الفدادين أهل الوبر والسكينة في أ

يمان والحكمة يمانية قال أبو عبدالله سميت اليمن لأنها عن يمين

عن يسار الكعبة والمشأمة الميسرة واليد اليسرى الشؤمى والجان

(ب) عن عائشة أن أبابكر رضي الله عنه دخل عليها وعندها

تغنيان وتدففان وتضربان والنبي صلى الله عليه وسلم متغش بثو

فكشف النبي صلى الله عليه وسلم وجهه فقال دعهما يا أبابكر

الأيام أيام منى.

(ج) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عل

ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه وأجمله إلا

فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه الل

خاتم النبيين.

(د) عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال كان النبي

مربوعا بعيد ما بين المنكبين له شعر يبلغ شحمة أذنيه ر

أرشيئا قط أحسن منه قال يوسف بن أبي إسحاق عن أبيه إلى منك.

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر 1:- سَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُ

شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْ

حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات عبارت کی نحوی تحقیق کریں؟

(ج) اس کلام کے متکلم اور مخاطب کا نام لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب بر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

اور میں نے تم سے سوال کیا کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں تو تم نے کہا: بے شک وہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ تم کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور وہ تمہیں بتوں کی عبادت سے روکتے ہیں اور تمہیں نماز، سچ بولنے اور پاک دامنی اختیار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اگر یہ تمام باتیں درست ہیں تو وہ یقیناً نبی ہیں، پس وہ عنقریب میرے پاؤں کے نیچے والی زمین کے مالک ہو جائیں گے اور مجھے کامل بھروسہ تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں اور میں نے کبھی بھی گمان نہیں کیا تھا کہ وہ تم سے ہوں گے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ عبارت کی نحوی تحقیق:

الاوثان: یہ "وثن" سے جمع مکسر اور مضاف الیہ ہے، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا [illegible] کے۔

العفاف: یہ معطوف ہے اس کا عطف الصدق پر ہے جبکہ اس کا عطف الصلوٰۃ پر ہے، یہ سب معطوف با معطوف علیہ [illegible] متعلق "یامر" کے۔

هاتین: یہ اسم اشارہ تثنیہ ہے مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوا "سیملك" کا، اس طرح فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ [illegible]۔

جواب: (ج) اس کلام کے متکلم اور مخاطب کا نام:

اس عبارت کے متکلم کا نام ہے: ہرقل (شاہ حبشہ) جبکہ مخاطب کا نام ابو سفیان۔

سوال نمبر 2: عن عائشة رضي الله عنها انها ارادت ان تشتري بريرة وانهم اشترطوا ولاءها فذكر للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشتريها فاعتقيها فانما الولاء لمن اعتق واهدي لها لحم فقيل للنبي صلى الله عليه وسلم هذا تصدق به على بريرة فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم هو لها صدقة ولنا هدية .

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ لکھیں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ج) ولاء کسے کہتے ہیں نیز "حریت" میں کس بات کا خیار مراد ہے اور اس خیار کا فقہی نام کیا ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا تو ان کے مالکوں نے ان کی ولاء کی شرط قرار دے دی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کر آزاد کر دو، کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے کی ہوتی ہے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے پاس بطور تحفہ گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس گوشت کو بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے تو یہ اس کے واسطے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق:

ارادت: یہ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل ناقص یائی از باب افعال [illegible] قصد کرنا۔

اشتریها: صیغہ واحد [illegible] مؤنث حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل ناقص یائی از باب افتعال، خریدنا۔

تصدق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل صحیح از باب تفعل، صدقہ کرنا، ہدیہ کرنا۔

جواب: (ج) "ولاء" کی تعریف، "خیرت" سے مراد اور "خیار" کا فقہی نام:

ولاء: وہ میراث جس کا کوئی شخص اپنی ملک سے کسی کو آزاد کرنے [illegible] کے سبب حقدار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ.

(الف) حدیث مذکور پر حرکات وسکنات لگائیں؟

(ب) "خمسة اعبد" اور "امرأتان" سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان کے اسماء تحریر کریں؟

(ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی سے تین مناقب بخاری شریف سے بیان کریں؟

جواب: (الف) حدیث پر حرکات وسکنات:

حرکات وسکنات اوپر لگا دی گئی ہیں۔

جواب: (ب) "خمسة اعبد" اور "امرأتان" سے مراد لوگ اور ان کے نام:

پانچ غلاموں کے نام یہ ہیں: (i) حضرت عمار، (ii) حضرت زید بن حارثہ، (iii) حضرت بلال، (iv)

حضرت عامر بن فہیرہ، (۷) حضرت شقران رضی اللہ عنہم۔

دو عورتوں کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت خدیجہ (۲) حضرت ام الفضل یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ رضی اللہ عنہما۔

جواب: (ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تین مناقب:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تین مناقب درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے کپڑے کو تکبر سے زمین پر گھسیٹے گا، بروز حشر اللہ تعالیٰ اس کی جانب نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے کپڑے کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے مگر یہ میں اس کا خیال رکھوں گا (تو کیا میں بھی اس وعید میں شامل) ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے ہو۔

(۲) محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم سے دریافت کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، میں نے پوچھا: اس کے بعد کون؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، مجھے خدشہ ہوا کہ اب فرمائیں گے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔ اس پر میں نے دریافت کیا: تو آپ؟ تو آپ نے فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

(۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے، اُحد پہاڑ کانپنے لگا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! تو اپنی حرکت بند کر دے، کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

سوال نمبر 4: درج ذیل احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں۔

(الف) الفخر والخيلاء في الفدادين أهل الوبر والسكينة في أهل الغنم والإيمان يمان والحكمة يمانية قال أبو عبدالله سميت اليمن لأنها عن يمين الكعبة والشام لأنها عن يسار الكعبة والمشأمة الميسرة واليد اليسرى الشؤمى والجانب الأيسر الأشأم .

(ب) عن عائشة ان ابابكر رضي الله عنه دخل عليها وعندها جاريتان في أيام منى تغنيان وتدففان وتضربان والنبي صلى الله عليه وسلم متغش بثوبه فانتهرهما أبوبكر فكشف النبي صلى الله عليه وسلم وجهه فقال دعهما يا أبابكر فإنها أيام عيد وتلك الأيام أيام منى .

(ج) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن مثلي

ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه وأجمله إلا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فأنا اللبنة وأنا خاتم النبيين .

(د) عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم مربوعا بعيد ما بين المنكبين له شعر يبلغ شحمة أذنيه رأيته في حلة حمراء لم أر شيئا قط أحسن منه قال يوسف بن أبي إسحاق عن أبيه إلى منكبيه .

جواب: احادیث کا ترجمہ:

(الف) فخر، تکبر، چیخنے چلانے والے اونٹ چرانے والوں کے اندر ہیں۔ نرمی و ملائمت بکریاں چرانے والوں میں ہے۔ ایمان یمن میں ہے، حکمت بھی یمن میں ہے۔ ابوعبداللہ نے کہا: یمن کو یمن اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ کعبہ معظمہ کی دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ کعبہ معظمہ کی بائیں طرف ہے اور مشامہ الٹی جانب کو کہا جاتا ہے اور شومی بائیں ہاتھ کو کہا جاتا ہے اور شام الٹی طرف کو کہا جاتا ہے۔

(ب) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: بے شک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس اس وقت تشریف لائے کہ ان کے پاس دو لونڈیاں منیٰ کے دنوں میں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے سے چہرہ چھپا رکھا تھا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لونڈیوں کو ڈانٹ پلائی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے کو اپنے چہرے سے دور کیا اور فرمایا: اے ابوبکر! انہیں چھوڑ دو، کیونکہ یہ عید اور منیٰ کے دن ہیں۔

(ج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا تو اسے حسین و جمیل بنایا مگر اس نے ایک کونے کے اندر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومتے اور اظہار تعجب کرتے کہ اس میں اینٹ کو کیوں نہ رکھا گیا، وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(د) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے، آپ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا۔ آپ کے (سر کے) بال کانوں کی لو تک لٹکتے رہتے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ سرخ لباس میں دیکھا، میں نے آپ سے بڑھ کر حسین کسی کو نہیں دیکھا تھا۔ یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا یعنی آپ کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الثانية: الصحيح لمسلم

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر 1 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:- عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلونی فهابوه ان يسئلوه قال فجاء رجل فجلس عند ركبتيه فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الاسلام قال لا تشرك بالله شيئا وتقيم الصلوة وتوتی الزكوة وتصوم رمضان قال صدقت قال يا رسول الله ما الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتابه ولقائه ورسله وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقدر كله قال صدقت قال يا رسول الله ما الاحسان.....

(الف) مذکورہ بالا حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں علامات قیامت لکھیں؟ ۱۰

(ج) شرک کسے کہتے ہیں؟ تعریف لکھیں۔ ۴

سوال نمبر 2:- عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا اوليصمت ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) ہمسائے اور مہمان کے حقوق لکھیں؟ ۱۴

سوال نمبر 3:- عن عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدی لحرمه حين احرم ولحله حين حل قبل ان يطوف بالبيت ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۲۰

(ب) احرام کی حالت میں کونسی چیزیں منع ہیں؟ ۱۰

(ج) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟ ۴

سوال نمبر 4:- عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبير بن عبدالمطلب اتت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امراۃ ثقیلۃ وانی ارید الحج فما تأمرنی قال اہلی بالحج واشترطی ان محلی حیث تحبسنی قال فادرکت.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ حکم حضرت ضباعۃ کے لیے خاص ہے یا ہر بیمار عورت کے لیے ہے؟ ۱۰

(ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ لکھیں؟ ۱۳

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر 1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوْنِي فَهَابُوْهُ أَنْ يَسْأَلُوْهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ لَا تُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْإِحْسَانُ.....

(الف) مذکورہ بالا حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں علامات قیامت لکھیں؟

(ج) شرک کسے کہتے ہیں؟ تعریف لکھیں۔

جواب: (الف) اعراب برحدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ سے سوال کیا کرو، مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوال کرنے سے جھجک جاتے تھے، راوی کا بیان ہے: پھر ایک روز ایک آدمی حاضر ہوا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو زانوں ہو کر بیٹھ گیا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز ادا کرو، زکوٰۃ دو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو، وہ آدمی عرض گزار ہوا: آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس

کی کتابوں، اس سے ملاقات، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر سے تعلق رکھنے والے تمام امور پر ایمان لانا، اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟

جواب: (ب) حدیث بالا کی روشنی میں علامات قیامت:

اس حدیث میں تین علامات قیامت بیان کی گئی ہیں:

(۱) لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی، (۲) ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بکریوں کے چرواہے عالیشان محلات پر فخر کریں گے، (۳) ننگے پاؤں، ننگے جسم، بہرے اور گونگے زمین کے بادشاہ بنیں گے۔

جواب: (ج) شرک کی تعریف:

شرک کا لغوی معنی ہے: ساتھی بنانا، یا ساتھی ٹھہرانا۔ شرک کا اصطلاحی معنی ہے: کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں برابر ٹھہرانا ہے۔

شریک ٹھہرانے والے کو مشرک کہا جاتا ہے، شرک ایسا گناہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

سوال نمبر 2: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ.

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ہمسائے اور مہمان کے حقوق لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: حدیث پر اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموشی اختیار کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔

جواب: (ب) ہمسائے اور مہمان کے حقوق:

ہمسائے کے حقوق:

اسلام میں تمام انسانوں بلکہ حیوانات کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ ہمسائے کے حقوق کے حوالے سے قرآن وسنت میں حقوق تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ چنانچہ ہمسائے کے حقوق کے حوالے سے کثیر احادیث مبارکہ موجود ہیں، ان میں سے ایک جامع حدیث یہاں بیان کی جاتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ ہمسائے کا کیا حق ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: (۱) جب وہ تجھ سے مدد کا طالب ہو، تو اس کی مدد کر۔ (۲) اگر اسے قرض کی ضرورت ہو تو اسے قرض فراہم کر۔ (۳) اگر وہ تنگدست ہو جائے، اس کی ضرورت پوری کر۔ (۴) اگر وہ بیمار ہو جائے، اس کی عیادت کر۔ (۵) اگر وہ مر جائے، تو اس کا جنازہ اٹھاؤ۔ (۶) اگر اسے خوشی حاصل ہو، تو اسے مبارک باد دو۔ (۷) اگر اسے کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے، تو اسے صبر کی تلقین کرو۔ (۸) اس کے مکان سے اپنا مکان اونچا نہ بنا تاکہ اس کی ہوا نہ رکے۔ (۹) جب میوہ لیکر آؤ تو اس کے گھر میں دو ورنہ خفیہ لیکر آؤ۔ (۱۰) ہنڈیا کی خوشبو سے اپنے ہمسائے کو ایذا نہ دو مگر یہ کہ شوربا اسے بھی بھیج دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ ہمسائے کا کیا حق ہے؟ کوئی بھی ہمسائے کے حقوق پورے نہیں کرسکتا مگر جس پر اللہ تعالیٰ نے رحمت کی ہو۔

مہمان کے حقوق:

ہمسائے وغیرہ کے حقوق کی طرح اسلام نے مہمان کے حقوق پر بھی زور دیا ہے۔ چنانچہ مہمان کے حقوق کے حوالے سے چند ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

(۱) حضرت ابوشریح العدوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی تکریم کرے اور اسے جائزہ دے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ! جائزہ کیا ہے؟ فرمایا: ایک دن اور ایک رات اس کی خاطر مدارت کرے اور تین دن اس کی ضیافت کرے اور اس سے زیادہ دن اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

(۲) حضرت ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے اور جائزہ ایک دن ہے۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی

کے پاس اتنے دن قیام کرے کہ اسے گناہ میں مبتلا کرے، صحابہ کرام نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! وہ اس کو گناہ میں کیسے مبتلا کرے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ اس کے پاس ایسی حالت میں قیام کرے کہ اس کے پاس مہمان نوازی کے لیے کچھ نہ ہو۔

سوال نمبر3:- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ حَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) احرام کی حالت میں کونسی چیزیں منع ہیں؟

(ج) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟

جواب: (الف) اعراب برحدیث اور ترجمہ حدیث:

جواب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی، جب آپ نے احرام باندھا، اور جس وقت آپ نے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے احرام کو کھول دیا۔

جواب: (ب) حالت احرام میں ممنوع امور:

حالت احرام میں بہت سے امور حرام و ممنوع ہو جاتے ہیں، ان میں سے چند ایک مشہور درج ذیل ہیں:

(۱) عورت سے جماع کرنا، (۲) بوس و کنار کرنا، (۳) گلے لگانا، (۴) اس کی اندام نہانی پر نگاہ کرنا، (۵) حرکت فحش کا ارتکاب کرنا، (۶) کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا، (۷) جنگل کا شکار کرنا، (۸) کسی جانور کو ذبح کرنے کے لیے معاونت کرنا، (۹) اپنے یا غیر کا ناخن کاٹنا، (۱۰) اپنے جسم کے کسی حصے سے بال جدا کرنا، (۱۱) اپنا منہ یا سر کسی کپڑے سے چھپانا، (۱۲) عمامہ زیب سر کرنا، (۱۳) برقع یا دستانے پہننا، (۱۴) سلا ہوا کپڑا پہننا، (۱۵) خوشبو لگانا، (۱۶) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبو وغیرہ سے دھونا، (۱۷) مہندی کا خضاب لگانا، (۱۸) گوند وغیرہ سے بال جمانا، (۱۹) جوں مارنا یا پھینکنا، (۲۰) کسی کا سر مونڈنا، (۲۱) زیتون یا تل کا تیل خواہ بے خوشبو ہو بالوں یا جسم پر لگانا وغیرہ۔

جواب: (ج) مرد اور عورت کے احرام میں فرق:

جب حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتے ہیں تو بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں، اس

لیے اس کو احرام کہتے ہیں۔ مجازاً ان کھلی چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے، جن کو حالت احرام میں استعمال کیا جاتا ہے۔

مرد کے احرام میں دو کپڑے (ان سلے) ہوتے ہیں جبکہ عورت کا احرام سکارف کی شکل میں ہوتا ہے۔

سوال نمبر 4:- عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت انى امراة ثقيلة وانى اريد الحج فما تامرنى قال اهلى بالحج واشترطى ان محلى حيث تحبسنى قال فادركت.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ حکم حضرت ضباعة کے لیے خاص ہے یا ہر بیمار عورت کے لیے ہے؟

(ج) ... ادا کرنے کا طریقہ لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میں ایک مریض عورت ہوں جبکہ میں حج کا بھی ارادہ رکھتی ہوں، آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: تم حج کا احرام باندھ لو اور اس شرط کو عائد کر دو کہ میرے احرام کھول دینے کی جگہ وہی ہے، جس جگہ تو مجھے روک لے گا۔ فرمایا: اس نے حج کو پالیا۔

جواب: (ب) خط کشیدہ کی وضاحت اور اس حکم کی نوعیت:

حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا زبیر بن عبدالمطلب کی بیٹی تھیں یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد ہمشیرہ، زبیر مسلمان نہ ہوئے تھے، ضباعہ صحابیہ ہیں، مہاجرات میں شمار ہوتی ہیں اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حجۃ الوداع میں تم بھی ہمارے ساتھ حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہو تو یہ واقعہ حجۃ الوداع کی تیاری کے وقت کا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: ابھی بیماری سے اٹھی ہوں، کمزور ہوں، اندیشہ ہے کہ سفر کی وجہ سے پھر مرض عود کر آئے، میں احرام کے بعد حج کے احکام مکمل نہ کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام باندھتے وقت تم یہ کہہ لینا کہ خدایا اگر میں بعد احرام ادائے حج سے قاصر رہوں، علالت کا شکار ہو جاؤں، تو جہاں بھی بیمار ہوں گی وہاں ہی احرام کھول دوں گی۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ احصار مرض سے بھی ہو سکتا ہے، اس طرح یہ روایت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے کہ احصار دشمن سے ہی نہیں ہوتا بلکہ مرض سے بھی ہو جاتا ہے۔ خیال رہے کہ

زبان سے یہ شرط عائد کرنا مستحب ہے، اگر شرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی مریض محرم احرام کھول سکتا ہے۔ بعض نے کہا اس شرط عائد کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ مریض فوراً فارغ ہو سکتا ہے۔ اگر شرط لگائے بغیر ایسی صورت پیش آیا تو دوسرے حجاج کے ساتھ ہدی بھیجے گا اور ہدی حرم شریف میں ذبح ہو جانے کے بعد احرام کھولے گا۔

جواب: (ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ:

غیر ملکی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ لے، پاکستان کے رہنے والے ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں، اس لیے وہ اپنے گھر میں غسل کر کے احرام باندھ لیں اور ایئر پورٹ کے لاؤنج میں دو رکعت نوافل پڑھ کر عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لے، پھر یوں کہے: اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں، اس کو میرے لیے آسان کر دے اور میری طرف سے اسے قبول فرما۔ پھر راستہ میں بکثرت تلبیہ پڑھے اور تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ پھر مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ ادا کرے یعنی بیت اللہ کا سات بار طواف کرے، اس طواف میں اضطباع کرے، پہلے تین چکروں میں رمل کرے، جب بھی حجر اسود کے سامنے سے گزرے تو اگر ممکن ہو تو اسے بوسہ دے، جب رکن یمانی کے پاس سے گزرے تو اس کو بھی چھو کر اس کی تعظیم کرے، اس کو بوسہ دینے کے بارے میں احناف کے دو قول ہیں: ایک ممانعت کا ہے اور ایک جواز کا ہے۔ اگر اس کی تعظیم نہ کر سکے تو پھر اس کے قائم مقام ہاتھ سے اشارہ کرنا مشروع نہیں ہے۔ حجر اسود کی تعظیم کے ساتھ طواف ختم کرے پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نوافل ادا کرے، اس کے بعد صفا مروہ کے سات چکر لگائے، سعی کو صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے، صفا پر چڑھ کر کعبہ شریف کی طرف منہ کرے اور یہ پڑھے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھے، پھر اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے مروہ کی طرف روانہ ہو، راستہ میں دو سبز نشانوں کے درمیان سے دوڑتا ہوا گزرے۔ طواف اور سعی کے دوران اس کو جو دعائیں اور اذکار یاد ہوں ان کو خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتا رہے۔ صفا اور مروہ میں سعی مکمل کرنے کے بعد محرم سر کے بال کٹوا لے یا منڈوا لے۔ اب اس کا عمرہ مکمل ہو گیا اور وہ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گیا لیکن پھر بھی کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے اور فحش باتوں سے مکمل طور پر پرہیز کرے۔

☆☆☆

الاختبار السنوي النهائي تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الثالثة: الجامع للترمذي

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:- (۱) عن انس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يشرب الرجل قائما فقيل الأكل قال ذاك أشد .

(۲) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشرب قائما وقاعدا .

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر کھڑے ہو کر مشروب پینے کے حکم کی اچھی طرح وضاحت کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2:- عن عبد الله بن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يأكل أحدكم بشماله ولا يشرب بشماله فإن الشيطن يأكل بشماله ويشرب بشماله .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے کے ذکر کی وضاحت کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) کھانا کھالینے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی دو حکمتیں بیان کریں؟ (۱۰=۵+۵)

سوال نمبر 3:- عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكافر يأكل في سبعة امعاء والمؤمن يأكل في معي واحد .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حضرت "عمر" رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟ (۱۰=۲+۸)

(ب) حدیث مبارک میں "کافر" اور "مؤمن" کے کھانے کے بیان کی پانچ وجوہ بیان کریں؟ (۲۰=۵×۴)

سوال نمبر 4:- عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله ليرضى عن

العبد أن يأكل الأكلة أو يشرب الشربة فيحمده عليها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟ (۲+۴+۴=۱۰)

(ب) کھانے اور پینے کے اسلامی آداب تفصیل سے بیان کریں؟ (۲۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

تیسرا پرچہ: جامع ترمذی

سوال نمبر1:-(۱) عن انس رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی أن یشرب الرجل قائما فقیل الأکل قال ذاك أشد .

(۲) عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یشرب قائما وقاعدا.

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر کھڑے ہو کر مشروب پینے کے حکم کی اچھی طرح وضاحت کریں؟

جواب: (الف) دونوں احادیث کا ترجمہ:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی وغیرہ پئے، عرض کیا گیا: کھانے کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ تو اس سے بھی زیادہ سخت حکم رکھتا ہے۔

(۲) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (پانی وغیرہ) نوش کرتے ہوئے ملاحظہ کیا ہے۔

جواب: (ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر مشروب پینے کا حکم:

دونوں روایات میں بظاہر تعارض ہے یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کھڑے ہو کر مشروب پینے کی ممانعت اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ دونوں روایات میں تطبیق کی کئی صورتیں ہیں:

(i) پہلی روایت حالت صحت پر اور دوسری روایت حالت مرض پر محمول ہے۔

(ii) پہلی روایت ممانعت پر محمول ہے اور دوسری مجبوری کی وجہ سے جواز پر محمول ہے۔

(iii) پہلی روایت عام مشروب پر محمول ہے اور دوسری روایت آب زمزم نوش کرنے پر محمول ہے۔

اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

سوال نمبر 2:-عن عبداللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لایاکل احدکم بشمالہ ولایشرب بشمالہ فان الشیطن یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے کے ذکر کی [illegible] کریں؟

[illegible]) کھانا کھا لینے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی دو حکمتیں بیان کریں؟

جواب:(الف) ترجمہ حدیث اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے [illegible] اور نہ اس سے پیے، کیونکہ شیطان بائیں سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کا مطلب:

جس طرح ہر کام دائیں ہاتھ سے کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی طرح کھانا کھانا اور پانی نوش کرنا بھی دائیں ہاتھ سے مسنون ہے۔ چونکہ شیطان اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے، وہ مخالفت میں ہر کام الٹا کرتا ہے، اس طرح اس کا کھانا پینا بھی بائیں ہاتھ سے ہوا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ وسنت اختیار کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے کھانا کھائیں اور دائیں ہاتھ سے پانی نوش کریں بائیں ہاتھ کو اس مقصد کے لیے ہرگز استعمال نہ کریں۔

جواب:(ب) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے میں دو حکمتیں:

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے سے فراغت حاصل کرے، تو وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کس انگلی میں برکت ہے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول کرتے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے، اور آپ نے فرمایا: جس وقت تم میں سے کسی کا لقمہ (زمین پر) گر جائے تو وہ اس کو لگنے والی چیز کو جھاڑ دے، پھر اسے کھا لے، اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے، آپ نے برتن صاف کرنے کا حکم دیا، پھر آپ نے فرمایا: تمہیں نہیں علم کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔ پھر کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لے اور برتن کو بھی خوب صاف کرے۔

سوال نمبر3:- عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکافر یاکل فی سبعة امعاء والمؤمن یاکل فی معی واحد .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حضرت "عمر" رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟

(ب) حدیث مبارک میں "کافر" اور "مومن" کے کھانے کے بیان کی پانچ وجوہ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام:

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر سات آنتوں کے اندر کھایا کرتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھایا کرتا ہے۔

ابن عمر کا نام: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہے۔

جواب: (ب) حدیث مبارک کے بیان کردہ "کافر" اور "مومن" کے کھانے کی پانچ وجوہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر شخص مہمان ہو گیا، آپ نے اس کے لیے ایک بکری کے دودھ کو دوہنے کا حکم دیا، چنانچہ دوہا گیا، اس نے تمام دودھ پی لیا، اس کے بعد دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اسے دوہا گیا تو اس نے اس کا بھی سارا دودھ پی لیا، اس کے بعد تیسری بکری کا دودھ دوہا گیا، تو وہ یہ دودھ بھی پی گیا حتیٰ کہ اس نے سات بکریوں کے دودھ کو پی لیا۔ پھر اس نے صبح کے وقت اسلام قبول کر لیا۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، چنانچہ دودھ دوہا گیا تو وہ اس تمام دودھ کو نوش نہ کر سکا، بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک ہی آنت کے اندر پیا کرتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ نیز مسلمان اپنے ہاتھ دھو کر، بسم اللہ پڑھ کر، دستر خوان پر بیٹھ کر، اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھانا کھاتا ہے جبکہ کافر ان تمام امور کی مخالفت کر کے شیطان کا راستہ اختیار کرتا ہے۔

سوال نمبر4:- عن انس بن مالك ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لیرضی عن

العبد ان یاکل الأکلة او یشرب الشربة فیحمده علیها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟

(ب) کھانے اور پینے کے اسلامی آداب تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ الفاظ سے مراد:

ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتا ہے، جو رب تعالیٰ کا کوئی چیز کھانے یا پینے کے بعد شکر ادا کرے۔

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الاکلة: ہر کھائی جانے والی چیز، ہر قسم کی جانے والی چیز۔

الشربة: ہر پی جانے والی چیز۔

جواب: (ب) کھانے پینے کے اسلامی آداب:

(۱) کھانا کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئے۔ فقط انگلیوں کو نہ دھوئے، اس سے سنت ادا نہ ہوگی، کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر پونچھنا نہیں چاہیے اور کھانے کے بعد دھو کر رومال سے پونچھ لے۔

(۲) کھانے کے شروع میں بسم اللہ شریف پڑھے، اگر بھول جائے تو یاد آنے پر کہے بسم اللہ اوله و آخره .

(۳) اونچی آواز میں بسم اللہ پڑھے تاکہ بھولا ہوا شخص بھی اسے پڑھ لے۔

(۴) کھانے کو دائیں ہاتھ سے کھائے، کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا کام ہے۔

(۵) پانی کو تین سانس میں پیے اور پانی میں سانس نہ لے۔

(۶) کھانا کھاتے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے، یا سرین پر بیٹھ جائے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے، اگر بھاری جسم یا بیمار ہونے کی وجہ سے پالتی مار کر بیٹھ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) کھانا کھاتے وقت بالکل چپ نہ رہے بلکہ اچھی باتیں کرتا رہے اور بے ہودہ باتوں سے اجتناب کرے۔

(۸) کھانا کھانے کی ابتداء نمک سے کرے اور نمک پر ہی ختم کرے، اس میں بہت سی بیماریوں کی شفاء ہے۔

(۹) کسی کے ہاں دعوت پر جا کر بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

(۱۰) کھانا سامنے آئے تو اطمینان سے تناول کرنا چاہیے۔

(۱۱) کھانا کھاتے وقت کسی کے برتن پر نظر نہیں رکھنی چاہیے۔

(۱۲) کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے، پسند ہو تو کھا لینا چاہیے اور اگر ناپسند ہو تو خاموشی سے چھوڑ دینا چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس طریقہ تھا کہ کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا بلکہ دسترخوان پر جو کھانا آپ کو مرغوب ہوتا اسے تناول فرماتے اور جو ناپسند ہوتا اسے نہ کھاتے۔

بعض مردوں اور عورتوں کی عادت ہے کہ دعوت سے لوٹ کر صاحب خانہ پر طرح طرح کے طعنے مارتے ہیں، کبھی کھانوں میں عیب نکالتے ہیں، کبھی منتظمین کو کوستے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں، لہٰذا ان بری باتوں کو چھوڑ دینا چاہیے، اور صاحب خانہ کی دلجوئی کے لیے چند تعریفی کلمات کہہ کر ان کا حوصلہ بڑھا دینا چاہیے، ایسا کرنے سے صاحب خانہ کے دل میں آپ کا وقار بڑھ جائے گا۔

☆☆☆

الاختبار السنوى النهائى تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الرابعة: السنن لأبى داوٗد

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی سوالات میں سے کوئی بھی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-عن عبد الله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شيء يوصى فيه يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده.

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "عنده" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ اور "ليلتين" تاکید کے لیے ہے یا تحدید کے لیے؟ (۱۰=۲+۲+۶)

(ب) وصیت کرنا واجب ہے یا مستحب اس میں جمہور اور اصحاب ظواہر کے مذاہب دلائل کے ساتھ تحریر کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2:-عن ابن عباس أن رجلا قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أمه توفيت أفينفعها أن تصدقت عنها قال نعم قال فإن لى مخرفا وإنى أشهدك أنى قد تصدقت به عنها.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وحدیث سے دلائل لکھیں؟ (۲۰)

سوال نمبر 3:-عن عمر بن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أدركه وهو فى ركب وهو يحلف بأبيه فقال إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم فمن كان حالفا فليحلف بالله أو ليسكت.

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟ (۵)

(ج) قسم کی اقسام بیان کرتے ہوئے قسم شرعی توڑنے کا کفارہ بیان کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4:-(ا) عن عبد الله بن عمر قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن النذر ويقول إنه لا يرد شيئا وإنما يستخرج به من البخيل.

(۲) عن عائشة قالت من نذر أن يطيع الله فليطعه ومن نذر أن يعصي الله فلا يعصه .

(۳) عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانذر في معصية وكفارته كفارة يمين .

(الف) تینوں احادیث کریمہ کا ترجمہ کریں؟ (۱۵=۵+۵+۵)

(ب) احادیث کریمہ میں نذر کی نہی، نذر کی نفی، نذر کے جواز اور کفارہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طرح وضاحت کریں کہ ظاہری تعارض ختم ہو جائے؟ (۱۵=۵+۵+۵)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چوتھا پرچہ: سنن ابی داؤد

سوال نمبر ۱: عن عبدالله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماحق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "عنده" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ اور "ليلتين" تاکید کے لیے ہے یا تحدید کے لیے؟

(ب) وصیت کرنا واجب ہے یا مستحب اس میں جمہور اور اصحاب ظواہر کے مذاہب دلائل کے ساتھ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث، "عنده" کی ضمیر کا مرجع اور "ليلتين" کی حالت:

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو، جس کی وہ وصیت کرنا چاہتا ہو اور وہ اس کے لیے وصیت لکھے بغیر دو راتیں گزارے۔

"عنده" ضمیر کا مرجع: اس ضمیر کا مرجع امرئ مسلم (یعنی مسلمان شخص) ہے۔

"ليلتين" کی حالت: اس روایت میں لفظ "ليلتين" کا استعمال ہوا ہے، جو تحدید کے لیے نہیں بلکہ تکمیل وصیت کی تاکید کے لیے ہے۔

جواب: (ب) وصیت کی شرعی حیثیت میں مذاہب آئمہ:

وصیت کے وجوب یا استحباب ہونے میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- داؤد ظاہری اور دیگر اصحاب ظواہر کے نزدیک اگر میت کے پاس مال ہو تو وصیت کرنا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ ارشاد ربانی ہے: كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ (تم پر فرض کیا گیا ہے کہ اپنی موت کے وقت اپنے والدین اور رشتہ داروں کے حق میں اچھی وصیت کرو)

۲- جمہور ائمہ فقہ کے نزدیک وصیت کرنا مستحب عمل ہے، مگر اگر اس پر قرض یا دوسرے کا کوئی اور حق ہو تو وصیت نہ کرنے کی صورت میں اس حق واجب کے فوت ہونے کا خوف ہو تو اس صورت میں جمہور کے نزدیک بھی وصیت کرنا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا کسی وارث کو کوئی وصیت کا حق حاصل نہیں۔

جمہور کی طرف سے اصحاب ظواہر کی دلیل کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ آیت وصیت جس سے اصحاب ظواہر نے استدلال کیا ہے وہ آیت میراث سے منسوخ ہے۔

سوال نمبر 2: عن ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امہ توفیت اینفعها ان تصدقت عنها قال نعم فان لی مخرفا وانی اشهدك انی قد تصدقت به عنها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وحدیث سے دلائل لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: بے شک ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی جانب سے صدقہ کروں، تو کیا انہیں منفعت ہو گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں، عرض کیا: میرا ایک باغ ہے، میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے وہ ان کی جانب سے صدقہ کر دیا۔

جواب: (ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وسنت سے دلائل:

قرآن کریم سے دلیل:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: "اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار ہماری مغفرت کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لیے ایصال ثواب و استغفار کا حکم فرمایا ہے۔ اس آیت سے یہ بھی مسئلہ ثابت ہو گیا کہ پچھلوں کو پہلوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔ اس سے ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور ان کے مدارج بلند ہوتے ہیں۔

احادیث مبارکہ سے دلائل:

(i) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، مگر تین قسم کا عمل (اس سے منقطع نہیں ہوتا) (۱) صدقہ جاریہ (۲) ایسا عمل جس سے لوگ فائدہ حاصل کر رہے ہوں اور (۳) نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے۔

(ii) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بے شک میری ماں کو اچانک موت آ گئی ہے اور اس کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرتی۔ اب اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں، تو کیا ان کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

ایصال ثواب کی برکات

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے، کھانا کھاتے وقت وہ اچانک رونے لگا، وجہ دریافت کرنے پر اس نے کہا: میری ماں کو جہنم کا حکم ہوا ہے اور فرشتے اسے لیے جا رہے ہیں۔ یہ لڑکا کشف میں مشہور تھا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہلا کلمہ ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اس کی ماں کو دل میں ایصال ثواب کر دیا۔ فوراً وہ لڑکا ہنسا، آپ نے اس کے ہنسنے کا سبب دریافت فرمایا، لڑکے نے جواب دیا: حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔ شیخ فرماتے ہیں: اس حدیث کی تصدیق مجھے اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے۔

سوال نمبر 3:- عن عمر بن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أدركه وهو في ركب وهو يحلف بأبيه فقال إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم فمن كان حالفا فليحلف بالله أو ليصمت .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی تشریح کریں؟

(ج) قسم کی اقسام بیان کرتے ہوئے، قسم شرعی توڑنے کا کفارہ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے ملاقات ہوئی اس حال میں کہ وہ سواروں کے معیت میں، وہ اپنے آباء کی قسم اٹھا رہے تھے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباء کی قسمیں اٹھانے سے منع کیا ہے، پس جو آدمی بھی قسم اٹھانا چاہے، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے، یا خاموشی اختیار کرے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت:

ادرکہ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ باب افعال۔ پانا، حاصل کرنا، ملنا۔

ینھاکم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ۔ منع کرنا، روکنا۔

فلیحلف: صیغہ واحد مذکر فعل امر غائب معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ قسم اٹھانا، حلف اٹھانا۔

لیسکت: صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب نَصَرَ یَنْصُرُ (فلیحلف اس کا عطف ہے) خاموشی اختیار کرنا۔

جواب: (ج) قسم کی اقسام اور شرعی قسم توڑنے کا کفارہ:

قسم کی اقسام: قسم کی مشہور تین اقسام ہیں:

۱۔ یمین لغو: لغو کے دو معانی ہیں: (i) بے فائدہ اور باطل کلام جس سے کوئی مقصد نہ کیا جائے۔ (ii) فحش اور بے ہودہ کلام جو گناہ کا سبب بنے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وہ جنت میں کوئی فضول اور لغو بات نہیں کریں گے بجز سلام کے۔

فضول اور بات بات پر قسم اٹھانے کو بھی یمین لغو کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی گرفت نہیں ہوگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے: اس سے مراد ہے کہ کوئی شخص یوں کہے: خدا کی قسم! ہاں خدا کی قسم اور جو بات زبان پر بلا قصد آ جائے، تو اس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔

۲۔ یمین منعقدہ: زمانہ مستقبل میں کسی کام کے کرنے کے لیے قسم اٹھانا، یمین منعقدہ ہوگی۔ یہ یمین شرعی ہوگی، جس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اس قسم کو توڑنے کی وجہ سے کفارہ لازم آئے گا۔ یہ قسم ہر لحاظ سے منعقد ہو جاتی ہے خواہ کسی خیر کے معاملہ میں ہو یا معصیت کے بارے میں۔ اگر معصیت کے بارے میں ہو تو اسے پورا نہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے گناہ

کرنے سے منع کیا ہے، مگر اس کا کفارہ ادا کرے۔

۳- یمین غموس: زمانہ ماضی یا حال کے کسی واقعہ کے بارے میں جھوٹی قسم اٹھانا، یمین غموس کہلاتی ہے۔ اس کا مرتکب جھوٹ کی وجہ سے گناہگار ہوگا اور عذاب کا حقدار ہوگا۔ یہ گناہ کبیرہ کی حیثیت رکھتی ہے، جس سے توبہ ضروری ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ مؤقف ہے۔

ان کی دلیل دو روایات ہیں:

۱- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قسم اٹھائی اور وہ اس میں جھوٹا تھا تاکہ وہ کسی مسلمان شخص کے مال کو حاصل کرے، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔

۲- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جھوٹی قسم اٹھا کر کوئی فیصلہ کروایا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

شرعی حکم اور کفارہ:

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ کفارہ قسم میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا انہیں کپڑے پہنانا اور یا غلام آزاد کرنا ہے۔ اگر ان میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہو، وہ تین دن کے روزے رکھے۔ فقہاء احناف کے نزدیک کھانا کھلانے سے مراد یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا پیش کر دیا جائے اور ان کو کھانے کی اجازت دی جائے، اس کو اصطلاح میں اباحت کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد ان کو اس کھانے کا مالک بنانا نہیں ہے۔ باقی فقہاء کے نزدیک اس طعام کا مالک بنانا ضروری ہے۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر مسکین کو ایک کلوگرام گندم دی جائے، یا اس کی قیمت دی جائے تو جائز ہے۔

سوال نمبر 4:- (۱) عن عبد الله بن عمر قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن النذر ويقول إنه لا يرد شيئا وإنما يستخرج به من البخيل .

(۲) عن عائشة قالت من نذر أن يطيع الله فليطعه ومن نذر أن يعصي الله فلا يعصه .

(۳) عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر في معصية وكفارته كفارة يمين .

(الف) تینوں احادیث کریمہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) احادیث کریمہ میں نذر کی نہی، نذر کی نفی، نذر کے جواز اور کفارہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طرح وضاحت کریں کہ ظاہری تعارض ختم ہو جائے۔

جواب: (الف) احادیث ثلاثہ کا ترجمہ:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نذر سے منع فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: نذر کسی چیز کو نہیں ٹالتی، مگر بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔ جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کرے گا، تو وہ اسے پورا نہ کرے۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ معصیت میں کوئی نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی مثل ہے۔

جواب: (ب) احادیث مبارکہ میں نذر کی نفی، نذر کی نہی، نذر کے جواز اور کفارہ کے حوالے سے تعارض کا ارتفاع:

حضرت مسعود بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر کسی چیز کو رد نہیں کرتی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا، اسے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی، جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی، اور حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس لونڈی سے بکریاں چرانے کا معاہدہ کیا ہوا تھا، لونڈی نے معاہدہ نبھایا حتیٰ کہ بکریاں خوب موٹی تازی ہو گئیں، ایک دن لونڈی بکریوں کے ساتھ مشغول ہو گئی کہ ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری اچک کر لے گیا اور اسے مار دیا۔ جب حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آئے اور ایک بکری کو مفقود پایا۔ بکریاں چرانے والی نے ان کو اس بکری کی بابت خبر دی، تو انہوں نے اس لونڈی کو طمانچہ رسید کیا، پھر خود ہی اس پر نادم ہوئے۔ آپ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر ناگوار گزرا، اور فرمایا: تو نے ایک مومنہ کے چہرے پر مارا؟! عرض کیا: اس کالی کو ایمان کا کوئی علم نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کو بلا بھیجا، جب وہ آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمانوں میں۔ پھر فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مومنہ ہے، اس کو آزاد کر دو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کر دیا۔

یاد رہے اللہ تعالیٰ مکان و زمان اور تمام جہانوں کے حوادث سے منزہ ہے۔ آسمان کی طرف اس طرح

نسبت کی گئی جس طرح خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ان روایات ثلاثہ کا خلاصہ یہ ہے کہ امور خیر کے بارے میں نذر مانی جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ امور معصیت کے حوالے سے نذر نہ مانی جائے، اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، تاہم معصیت کی نذر ماننے کی صورت میں اسے پورا نہ کیا جائے، بلکہ اس کا کفارہ ادا کر دیا جائے۔ اس کا کفارہ، کفارہ یمین ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا، یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا انہیں کپڑے فراہم کرنا اور یا تین روزے رکھنا۔

☆☆☆

الاختبار السنوي النهائي تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الخامسة: سنن النسائي وابن ماجة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصے سے دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اول...... سنن النسائی

سوال نمبر 1:- عن سعد بن أبي وقاص قال لقد رد رسول الله صلى الله عليه وسلم على عثمان التبتل ولو أذن له لاختصينا.

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں نیز اعراب لگائیں؟ (۱۵=۷+۸)

(ب) "التبتل" کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ "عثمان" کے والد کا نام کیا ہے؟ جن کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔ (۱۰=۴+۶)

سوال نمبر 2:- عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ثلثة حق على الله عزوجل عونهم المكاتب الذي يريد الأداء والناكح الذي يريد العفاف والمجاهد في سبيل الله.

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ خط کشیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟ (۱۵=۵+۱۰)

(ب) "حق علی اللہ" کی مفصل وضاحت تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:- عن علقمة أن عثمان قال لابن مسعود هل لك في فتاة أزوجكها فدعا عبدالله علقمة فحدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من استطاع منكم الباءة فليتزوج فإن أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فليصم فإنه له وجاء.

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی تشریح کریں؟ (۱۵=۵+۱۰)

(ب) کیا حدیث میں دونوں جگہ امر وجوب کے لیے ہے؟ اپنا موقف بیان کریں؟ (۱۰)

حصہ دوم...... سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:-عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضلكم من تعلم القرآن وعلمه .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں نیز ترجمہ کریں؟ (۱۵=۷+۸)

(ب) قرآن پاک کی تعلیم وتعلم میں مشغول افراد کو افضل قرار دینے کی وجہ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 5:-عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من علم علما فله أجر من عمل به لا ينقص من أجر العامل .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) علم کی فضیلت میں کوئی سی تین حدیثوں کا اردو ترجمہ لکھیں؟ (۱۵=۵+۵+۵)

سوال نمبر 6:-عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ما من رجل يحفظ علما فيكتمه إلا أتي به يوم القيمة ملجما بلجام من النار .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) علم چھپانے پر وعید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے نقصانات اور چھپانے کی خواہش پیدا کرنے والے وسوسوں کو تحریر کریں؟ (۱۵)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی وابن ماجہ

حصہ اول...... سنن النسائی

سوال نمبر 1:-عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا .

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں نیز اعراب لگائیں؟

(ب) "التبتل" کے لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیں نیز بتائیں کہ "عثمان" کے والد کا نام کیا ہے؟ جن کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔

جواب: (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ترک نکاح کی اجازت نہ دی، اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

جواب: (ب) "التبتل" کے لغوی واصطلاحی معانی اور "حضرت عثمان رضی اللہ عنہ" کے والد کا نام:

لفظ "التبتل" کا لغوی معنی ہے: الگ ہونا، جدا ہونا، کٹ جانا۔ اس کا اصطلاحی معنی ہے: ترک نکاح، نکاح کی رغبت نہ کرنا۔

یہ لفظ ترک نکاح پر دلالت کرتی ہے جبکہ تبتل سے مراد ہے: ترک نکاح سے روکتی ہے۔ اس آیت کے مطابق نکاح کرنا سنت انبیاء ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نکاح کرو، میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کرنے والا ہوں گا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نکاح کیا، اس نے اپنا نصف دین محفوظ کر لیا، پس باقی نصف کے بارے میں اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح سے انسان بچ جاتا ہے اور پاکدامنی ان خصلتوں میں سے ایک ہے، جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس کو دو شر سے محفوظ رکھا وہ جنت میں داخل ہو گا:

(i) جو دو جبڑوں کے درمیان (زبان) ہے۔ (ii) جو دو ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ)۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مذکور کے والد کا نام:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا نام "مظعون" تھا، جو جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

سوال نمبر2: عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ثلثة حق على الله عزوجل عونهم المكاتب الذى يريد الأداء والناكح الذى يريد العفاف والمجاهد فى سبيل الله۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ خط کشیدہ لفظ سے کیا مراد ہے؟

(ب) "حق على الله" کی مفصل وضاحت تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ لفظ کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں، جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہے: (i) وہ مکاتب (غلام) جس کا ارادہ ادائیگی کرنے کا ہو۔ (ii) گناہ سے بچنے کے لیے نکاح کرنے والا اور وہ پاکدامنی کو پسند کرے۔ (iii) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

خط کشیدہ سے مراد: خط کشیدہ لفظ "العفاف" ہے، اس سے مراد وہ پاک دامن شخص ہے، جو جھوٹ سے احتراز کرنے والا ہو، گناہوں سے دور رہنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی سے بچنے والا ہو۔

جواب: (ب) "حق علی اللہ" کی وضاحت:

"حق علی اللہ" کی تفصیل درج ذیل ہے:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عزت و منصب اور اہل ثروت عورت میسر آرہی ہے، مگر اس کے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوتا، تو کیا میں اس سے نکاح کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا، وہ دوبارہ حاضر خدمت ہوا، اس بار بھی یہی عرض گزار ہوا تو آپ نے پھر اسے منع کر دیا اور تیسری بار حاضر ہو کر عرض کرنے پر آپ نے فرمایا: تم ایسی عورت سے نکاح کرو، جو محبت کرنے والی اور بچے پیدا کرنے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک جہاد کے سفر میں، میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں واپس آرہا تھا، میرا اونٹ تھک گیا اور سست ہو گیا (تو میں نے پیدل سفر شروع کر دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہوئے اور مجھے فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: میرا اونٹ تھک گیا اور سست ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے میں دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گیا ہوں، آپ میری بات سن کر اپنی سواری سے نیچے اترے، لاٹھی کے ساتھ میرے اونٹ کو ہانکنے لگے، پھر آپ نے مجھے فرمایا: اب تم سوار ہو جاؤ، تو میں اس پر سوار ہوا، اب تو یہ حال ہوا کہ مجھے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پہنچنے پر اسے روکنا پڑ جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا آپ نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، آپ نے دریافت کیا: کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے، آپ نے فرمایا: کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کیا کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی؟ میں نے جواب میں عرض کیا: میری بہنیں زیادہ ہیں (والدہ کا انتقال ہو گیا ہے) لہٰذا میں نے سوچا کہ ایسی خاتون سے نکاح کروں جو ان کو باہم جوڑے رکھے، ان کی کنگھی کرے اور ان پر پوری

پوری نگرانی کرے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا! اب تم گھر پہنچنے والے ہو، وہاں خوب مزے اڑانا۔ پھر فرمایا: کیا آپ اپنا اونٹ فروخت کرو گے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ نے ایک اوقیہ چاندی کے عوض وہ مجھ سے خرید لیا۔ مجھ سے پہلے آپ مدینہ طیبہ میں پہنچ گئے، میں آئندہ دن صبح کے وقت پہنچا پھر ہم مسجد آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کے دروازے کے پاس ملاقات ہوئی، آپ نے مجھ سے دریافت کیا: ابھی پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا اونٹ چھوڑ دو، مسجد میں داخل ہو جاؤ اور دو رکعت (نوافل) ادا کرو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چاندی تولی تو جھکتی ہوئی تول کر دی۔ اب میں چاندی لیکر چل پڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جابر کو میرے پاس لاؤ، میں نے خیال کیا شاید اب میرا اونٹ مجھے واپس ہوگا اور یہ واپسی میرے لیے سخت ناگوار تھی، چنانچہ جب میں آپ کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا: تم اپنا اونٹ لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی رکھو۔

سوال نمبر: عن علقمة أن عثمان قال لابن مسعود هل لك في فتاة أزوجكها فدعا عبدالله علقمة فحدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من استطاع منكم الباءة فليتزوج فإن أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فليصم فإنه له وجاء.

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی تشریح کریں؟

(ب) کیا حدیث میں دونوں جگہ امر وجوب کے لیے ہے؟ اپنا موقف بیان کریں۔

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تمہیں کسی نوجوان خاتون سے نکاح کی خواہش ہے، تو میں تمہارا نکاح کروا دیتا ہوں؟ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور انہیں حدیث بیان فرمائی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو استطاعت ہو، تو اسے چاہیے کہ نکاح کرے، اس لیے نکاح نظر کو جھکا دیتا ہے اور فرج کی اچھی طرح سے حفاظت کا سبب ہے۔ اگر نکاح کی استطاعت نہ رکھے تو پھر اسے چاہیے کہ روزہ رکھے، اس لیے کہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

شرعی طور پر دو قسم کی عورتوں سے اپنی خواہش کو پورا کرنا جائز ہے:

(i) زوجہ اور (ii) کنیز شرعی۔ قرآن کریم میں ہے کہ مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔

فی زمانہ کثیر شرعی میسر نہ ہونے کی بنا پر صرف زوجہ سے ہی مطلوبہ مقصد حاصل کرنا ممکن ہے۔ اس طریقہ کی جانب متوجہ کرنے کے لیے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مقامات پر ترغیبی کلام کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے، پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں۔ لہٰذا نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بنا پر دیگر امتوں پر فخر کروں گا، جو طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھا کرے، کیونکہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ یہ نگاہوں کو زیادہ جھکانے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، جو نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا، تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزوں سے شہوت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

جواب (ب) دونوں جگہ امر کی حیثیت:

یاد رہے کہ نکاح ہمیشہ سنت نہیں بلکہ کبھی فرض، کبھی واجب، کبھی مکروہ اور بعض اوقات حرام بھی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اگر اس بات کا یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے کی صورت میں زنا میں مبتلا ہو جائے گا، تو نکاح کرنا فرض ہے۔ ایسی صورت میں نکاح نہ کرنے پر گناہگار ہوگا۔

اگر مہر اور نان و نفقہ فراہم کرنے پر قدرت ہو اور غلبہ شہوت کے سبب زنا، یا بدنگاہی، یا مشت زنی کے مرتکب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں نکاح واجب ہوگا، اگر نکاح نہ کیا تو گناہگار ہوگا۔

اگر مہر، نان و نفقہ اور ازدواجی حقوق پورے کرنے پر قادر ہو اور شہوت کا زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ ایسی حالت میں نکاح نہ کرنے پر اڑے رہنا گناہ ہے۔ اگر حرام سے بچنا یا اتباع سنت یا اولاد کا حصول پیش نظر ہو تو ثواب بھی پائے گا۔ اگر محض حصول لذت یا تقاضاء شہوت مقصود ہو تو ثواب نہ ملے گا، نکاح بہرحال منعقد ہو جائے گا۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان و نفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان و نفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا، تو اس صورت میں نکاح کرنا حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ایسی صورت میں شہوت توڑنے کے لیے روزے رکھنے کی ترکیب بنائے۔

یاد رہے کہ مرد پر لازم ہے کہ اپنی زوجہ سے تقاضاء شہوت کرنے میں بھی شریعت کی قائم کردہ حدود کی پاسداری کرے۔ لہٰذا اگر اس نے شرعی حدود کو قائم نہ رکھا تو وہ گناہگار ہوگا۔

حصہ دوم...... سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ.

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں نیز ترجمہ کریں؟

(ب) قرآن پاک کی تعلیم وتعلم میں مشغول افراد کو افضل قرار دینے کی وجہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب حدیث اور ترجمہ حدیث:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور اسے سکھائے۔

جواب: (ب) سلسلہ تعلیم وتعلم جاری رکھنے والے لوگوں کو افضل قرار دینے کی وجہ:

قرآن سیکھنے سکھانے میں بہت وسعت ہے، بچوں کو قرآن کے ہجے روزانہ سکھانا، قاریوں کا تجوید سکھنا سکھانا، علماء کرام کا قرآنی احکام بذریعہ حدیث وفقہ سیکھنا سکھانا، صوفیائے کرام کا اسرار ورموز قرآن بسلسلہ طریقت سکھانا سب قرآن کی تعلیم ہے۔ صرف الفاظ قرآن کی تعلیم ہی مراد نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن سیکھو پھر اسے پڑھا کرو، کیونکہ جو قرآن سیکھے اور اس کی قرأت کرے اور اس پر عمل کرے، اس کی مثال اس تھیلے کی سی ہے جس میں مشک بھرا ہو، جس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہو۔ جو سیکھے پھر سو جائے تو اس کی مثال اس طرح کہ اس کے سینے میں قرآن ہو اور وہ اس تھیلے کی طرح ہے، جو مشک پر بند کر دیا گیا۔

۱- ظاہر یہ ہے کہ قرآن سیکھنے سے مراد عام ہے۔ جس میں قرآن کے الفاظ، معنی، احکام سیکھنا سب ہی شامل ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں: حفظ قرآن فرض کفایہ ہے۔ مختلف بستیوں میں اتنے حافظ قرآن ضرور ہوں، جن سے قرآن کا تواتر قائم رہے اور بے دین قرآن میں تبدیلی نہ کر سکیں۔ لہٰذا حفظ قرآن چھوڑ دیں تو سب گنہگار ہیں اور اگر اتنے لوگ حفظ کر لیں تو سب کا فرض ادا ہو گیا۔ علم قرآن کا بھی یہی حال ہے۔ بقدر جواز نماز قرآن حفظ کرنا فرض عین ہے جیسے بقدر ضرورت مسائل یاد کرنا، سیکھنا فرض عین ہے اور پورا علم دین فرض کفایہ ہے۔

۲- قرآن شریف یاد کرنے اور سیکھنے کے بعد اس کا دوہرانا چھوڑ دینا اور اپنے حافظہ پر اعتماد نہ ہونا، یا بہت جلد ذہن سے اتر جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ قرآن کریم یعنی بقدر جواز تجوید کا سیکھنا فرض عین ہے اور پورا

قاری بننا فرض کفایہ ہے۔ اس لیے عرس، ختم شریف، میلاد اور گیارہویں شریف وغیرہ میں قرآنی رکوع، بیچ سورہ پڑھتے ہیں تاکہ لوگوں میں قرأت کا پرچار رہے۔ یہ چیزیں خصوصاً نماز تراویح کی نماز بقائے قرآن کا بڑا ذریعہ ہے۔

لہٰذا ایسے عالم کا سینہ گویا تھیلا ہے اور اس میں قرآن کریم گویا تھیلے میں بھرا ہوا مشک ہے۔ اس قاری کا تلاوت کرنا اس مشک کی مہک ہے، جس سے سننے والے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو قرآنی علم کی اشاعت کر جائے، اس کی مہک سے قیامت تک کے مسلمان فائدہ اٹھاتے ہیں۔ رب تعالیٰ خدمت قرآن کی توفیق بخشے۔ جس نے قرآن پاک سیکھ کر اس کی تلاوت نہ کی تو اگرچہ اس کی مثال اس بند تھیلے کی مانند ہے اگرچہ اس میں مشک تو ہے اور اس مشک کی وجہ سے تھیلا قیمتی بھی ہے، مگر لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور نہ خود اس سے فائدہ اٹھاتا ہے، کسی پنجابی شاعر نے کیا اچھا کہا:

علم ودھیرا پڑھ لیا عمل نہ کیتے نیک
تیلی گھتا اتر گئی، بوند پئی نہ ایک
محمد یار احمق ہوئیوں علم ودھیرا پڑھ کے
پڑھ کے کتے مان، دھر کے بوچھٹ جاندا وہ گڑھ کے

سوال نمبر 5: عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من علم علما فله أجر من عمل به لا ينقص من أجر العامل.

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) طلب علم کی فضیلت میں کوئی سی تین حدیثوں کا اردو ترجمہ کریں۔

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو علم سکھایا تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور عمل پیرا ہونے والے لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

جواب: (ب) فضیلت علم پر مشتمل تین احادیث کا ترجمہ:

۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس علم کے طالب لوگ آئیں گے، جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق انہیں مرحبا مرحبا کہنا اور انہیں اچھی طرح سے علم سکھانا۔ راوی کا بیان ہے: میں نے حکم سے دریافت کیا: "اقنوهم" سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: علم سکھانا۔

۲- حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے، تو ان کا گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا، اس پر انھوں نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حتیٰ کہ آپ کا گھر بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کروٹ کے بل استراحت فرما تھے، جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا، تو اپنے قدمین شریفین کو سمیٹ لیا اور فرمایا: میرے بعد تمہارے پاس لوگ حصول علم کے لیے آئیں گے، تو تم انہیں مبارک باد دینا اور انہیں علم سکھانا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا، جو نہ تو ہمیں مرحبا کہتے ہیں اور نہ ہی مبارک دیتے ہیں، ماسوا اس کے کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں، تو وہ لاپرواہی اختیار کرتے ہیں۔

۳- اطلبوا العلم ولو بالصين یعنی تم علم دین حاصل کرو، خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

سوال نمبر 6:- عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ما من رجل يحفظ علما فيكتمه إلا أتي به يوم القيمة ملجما بلجام من النار.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) علم چھپانے کی وعید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے نقصانات اور چھپانے کی خواہش پر آنے والے وسوسوں کو تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی گئی، جس کا اسے علم تھا، پھر اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

جواب: (ب) کتمان علم، اس کے نقصانات اور اس حوالے سے پیش آنے والے وسوسات:

ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور مسلمانوں کے کچھ لوگوں کی تعریف کی پھر فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں کو نہیں سمجھاتے نہ سکھاتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی برائی سے منع کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سیکھتے، نہ ان سے سمجھتے اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! چاہیے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے۔ اسی طرح دوسری قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، نصیحت حاصل کرے، ورنہ جلد ہی انہیں ان کا انجام بھگتنا پڑے گا۔ پھر آپ منبر سے نیچے آئے تو

صحابہ کرام نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کون لوگ مراد لیے ہیں؟ تو دوسرے لوگوں نے بتایا: ان سے مراد اشعری قبیلہ کے لوگ ہیں، کیونکہ وہ فقہاء کی قوم ہے اور ان کے پڑوسی جفاکار اعرابی ہیں۔

جب یہ بات اشعریوں تک پہنچی تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایک قوم کی بھلائی اور ایک کی برائی کا ذکر کیا ہے، ہم ان دونوں گروہوں میں سے کس میں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ایک قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، سمجھائے اور انہیں نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے۔ اسی طرح دوسری جماعت کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، سمجھے، ان سے نصیحت حاصل کرے ورنہ جلد دنیا میں اس کا انجام بھگتیں گے۔
انہوں نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم دوسرے لوگوں کو نصیحت کریں، تو آپ نے یہی بات دہرائی، انہوں نے پھر یہی عرض کیا: کیا ہم دوسروں کو نصیحت کریں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ انہوں نے پھر کہا کہ آپ ہمیں ایک سال کی مہلت عنایت فرمائیں؟ آپ نے انہیں ایک سال کی مہلت عطا کر دی، تاکہ یہ لوگ دین سکھائیں اور نصیحت حاصل کریں، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر، یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانی اور سرکشی کا۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

کوئی سے تین سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

سوال نمبر 1:- عن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر رضي الله عنهما فلم يكن يرفع يديه إلا في التكبيرة الأولى من الصلوة .

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ii) رفع یدین کے بارے میں احناف کا موقف اور نظر طحاوی لکھیں؟ ۱۴

سوال نمبر 2:- عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله يُوتر بتسع فلما بلغ سنا وثقل أوتر بسبع .

(i) ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ii) رکعات وتر کی تعداد میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟ ۱۵

(iii) اس بارے نظر طحاوی کیا ہے وضاحت کریں؟ ۸

سوال نمبر 3:- عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه طلق امرأته وهي حائض فسأل عمر رضي الله عنه النبي صلى الله عليه وسلم فقال مره فليراجعها ثم ليطلقها وهي طاهر أو حامل .

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل بیان کریں، آیا یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ ۱۳

سوال نمبر 4:- عن طاؤس أن أبا الصهباء قال لابن عباس رضي الله عنهما أتعلم أن الثلاث كانت تجعل واحدة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر رضي الله عنه وثلاثا من أمارة عمر رضي الله عنه قال ابن عباس رضي الله عنهما نعم .

(i) ترجمہ کریں؟

(ii) ائمہ اربعہ کے نزدیک ایک مجلس میں تین طلاقوں کے وقوع یا عدم وقوع کے بارے میں کیا موقف ہے؟

(iii) حدیث مذکور کس کی مؤید ہے اور اس کا کیا جواب ہے؟ ۱۰

(iv) نظر طحاوی کی روشنی میں احناف کا نقطہ نظر واضح کریں؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چھٹا پرچہ: شرح معانی الآثار

سوال نمبر 1: عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ ۔

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ii) رفع یدین کے بارے احناف کا موقف اور نظر طحاوی لکھیں؟

جواب: (i) اعراب بر عبارت اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ صرف پہلی تکبیر کے وقت نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔

(ii) رفع یدین کے حوالے سے احناف کا موقف اور نظر طحاوی:

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرمایا کرتے تھے، جس طرح اس روایت میں بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ اس حدیث کا مدار حضرت حسن بن عیاش رضی اللہ عنہ پر ہے، مگر وہ ثقہ بھی ہیں اور حجت بھی جس طرح یحییٰ بن معین اور دیگر نے یہ بات بیان کی ہے۔ آپ کا پھر کیا خیال ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ بات مخفی رہ گئی ہوگی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے یا نہیں؟ اور دیگر کو یہ بات معلوم ہوگی، پھر یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رفقاء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسا عمل بجالاتے ہوئے دیکھا، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے خلاف تھا اور وہ اس پر انکاری بھی نہیں ہوئے۔ امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں یہ بات ممکن نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یوں کرنا اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو اس طرح بجالانے دینا، اس بات پر واضح دلیل ہے کہ یہی وہ حق ہے کہ جس کی مخالفت کرنا کسی بھی آدمی کے لیے مناسب نہیں ہے۔ پھر اگر

نظر وفکر کے لحاظ سے اس پر توجہ دیں کہ اس بات پر تو سب کا اجماع ہے کہ شروع کی تکبیر میں رفع یدین پایا جاتا ہے پھر دونوں سجدوں کے مابین جو تکبیر ہے، اس میں رفع یدین نہیں ہے؟ اٹھنے اور رکوع کی تکبیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے کہا: اس کا حکم صرف شروع والی تکبیر جیسا ہے، جس طرح اس کے اندر ہاتھ بلند کیا کرتے ہیں یونہی ان کے اندر بھی ہاتھوں کو بلند کریں گے۔ بعض دوسروں نے کہا: ان کا حکم دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر تو وہ حکم نہیں رکھتی، اس لیے کہ اگر فرضی طور پر مان لیں کہ اس کو چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی جبکہ وہ دونوں نماز کے سنن سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت وہ نماز کی سنتوں میں سے ہے، جس طرح اٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان سے تعلق نہیں رکھتی، اس لیے کہ فرض مان لیں کہ اگر اس کو ترک کر دے تو نماز ٹوٹنے کی نہیں۔ یہ دونوں تکبیریں نماز کی سنتوں سے تعلق رکھتی ہیں، تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے، اس طرح کہ دونوں سجدوں کے مابین تکبیر کا جو حکم ہے، تو وہی حکم ان کا بھی ہے۔ لہٰذا دونوں کے اندر رفع یدین نہیں ہوگا۔ اس بارے میں نظر وفکر کا یہی تقاضا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ اسی بات کے قائل ہیں۔

ابوبکر بن عیاش کا بیان ہے کہ میں نے کسی بھی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا۔

سوال نمبر2:- عن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله يُوتر بتسع فلما بلغ سنا وثقل أوتر بسبع .

(i) ترجمہ کریں؟

(ii) رکعات وتر کی تعداد میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

(iii) اس بارے نظر طحاوی کیا ہے وضاحت کریں؟

جواب: (i) ترجمہ عبارت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت کے ساتھ وتر بنایا کرتے تھے، جس وقت بڑھاپے کے آثار نمایاں ہو گئے اور جسم مبارک بھاری سا ہو گیا تو سات رکعت کے ساتھ وتر بنانے لگ گئے تھے۔

(ii) تعداد رکعات وتر میں مذاہب آئمہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: کہ مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ٥، دوسری میں "سورہ الکٰفرون" اور تیسری رکعت میں "سورۃ الاخلاص" کی تلاوت فرماتے تھے۔

حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا کرتے اور کچھ حصہ چار زانوں پڑھتے تھے۔

بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے، تو گھٹنوں کے بل اس کی طرف بڑھتے اور سونے سے پہلے دو رکعت نماز ادا فرماتے اور ان میں "سورۂ زلزال" اور "سورۂ التکاثر" پڑھتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ "سورۂ التکاثر" کی جگہ "سورۂ الکافرون" پڑھتے تھے۔

وتر موصولاً یعنی ایک سلام کے ساتھ اور مفصولاً یعنی دو سلام کے ساتھ بھی جائز ہے۔

احناف کے نزدیک وتر:

نماز وتر واجب ہے اور نماز وتر تین رکعت ہیں اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے اور نہ سلام پھیرے جیسے نماز مغرب میں کرتے ہیں۔ اگر قعدہ اولیٰ بھول جائے تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قراءت فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورت ملانا واجب ہے۔

نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک، تین، پانچ اور اسی طرح گیارہ رکعت سے وتر بناتے تھے۔

تین رکعت والی روایت مضطرب ہے۔

ایک غیر معروف روایت میں تیرہ (13) رکعت وتر کا ذکر ہے۔

تمام رکعتیں جنہیں ہم نے وتر کا نام دیا ہے، یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی نماز یعنی تہجد تھی۔

سوال نمبر 3:- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ.

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل بیان کریں، کیا یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب: (i) اعراب برحدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے

جواب میں فرمایا: آپ انہیں حکم دیں کہ وہ رجوع کریں، پھر طہر یا حمل کی حالت میں اسے طلاق دے۔

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل:

ابن ابی حاتم سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، وہ اپنے میکے چلی گئیں، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا: آپ ان سے رجوع کرلیں، وہ بکثرت روزے رکھنے والی اور زیادہ نماز ادا کرنے والی ہیں۔ یہ یہاں (دنیا میں) بھی آپ کی بیوی ہیں اور جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہوں گی۔

صحیح بخاری میں موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے میں ذکر کیا تو آپ نے ناراضگی کا اظہار کیا، پھر فرمایا: اب اسے چاہیے کہ رجوع کرے، پھر حیض سے پاک ہونے تک رکھے، پھر دوسرا حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائیں تو پھر اگر چاہے تو طلاق دے یعنی حالت طہارت میں ہاتھ لگانے سے پہلے، یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔

حضرت عبدالرحمن بن ایمن رضی اللہ عنہ، جو عزہ کے مولیٰ ہیں، حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے سنتے ہوئے یہ سوال کیا: اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہو؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں طلاق دے دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: وہ طلاق سے رجوع کرے، چنانچہ ابن عمر نے رجوع کرلیا، پھر آپ نے فرمایا: حیض سے پاک ہو جانے کے بعد اسے اختیار ہوگا، خواہ وہ طلاق دے، خواہ اسے بسالے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

الحاصل شوہر اپنی بیوی کو جب بھی طلاق دے گا، وہ واقع ہو جائے گی خواہ وہ حالت حیض میں ہو یا طہر میں ہو، یا نفاس میں ہو، یا حمل میں ہو۔ تاہم حالت حیض میں طلاق دینا خلاف سنت ہے، مسنون طریقہ طلاق حالت طہر میں اور وقفے سے یعنی ہر مہینے میں ایک طلاق دینا ہے۔

سوال نمبر 4:- عن طاؤس أن أبا الصهباء قال لابن عباس رضی الله عنهما أتعلم أن الثلاث كانت تجعل واحدة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبی بكر رضی الله عنه وثلاثا من أمارة عمر رضی الله عنه قال ابن عباس رضی الله عنهما نعم.

(i) ترجمہ کریں؟

(ii) ائمہ اربعہ کے نزدیک ایک مجلس میں تین طلاقوں کے وقوع یا عدم وقوع کے بارے میں کیا موقف ہے؟

(iii) حدیث مذکور کس کی مؤید ہے اور اس کا کیا جواب ہے؟
(iv) نظر طحاوی کی روشنی میں احناف کا نقطہ نظر واضح کریں؟

جواب: (i) ترجمہ حدیث:

طاؤس اپنے والد گرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: کیا آپ کو علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا، یونہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے پہلے تین سالوں میں معاملہ تھا؟ تو اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں!

(ii) تین طلاقوں کے وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا موقف:

ایک وقت تین طلاقیں دینے سے ان کے وقوع یا عدم وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا متفقہ موقف یہ ہے کہ اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ چنانچہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

ایک بار تین طلاقیں دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ اجماع مذاہب اربع تین طلاقیں مغلظہ ہو جاتی ہیں۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ آئمہ متبوعین سے کوئی امام اس باب میں اصلاً خلاف نہیں کرتا اور عورت اس کے نکاح سے ایسی خارج ہوتی ہے کہ اب بے حلالہ ہرگز اس کے نکاح میں نہیں آ سکتی، اگر یونہی رجوع کر لیا جائے یا حلالہ نکاح جدید باہم کر لیا، تو دونوں عمر بھر حرامکاری ہوں گے اور عمر بھر حرام کاری کریں گے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا "یعنی" جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے باری تعالیٰ اس کے لیے راستہ بنا دیتا ہے۔"

اس نے تقویٰ نہ کیا بلکہ خلاف خدا اور رسول تین طلاقیں لگاتار دینے کا مرتکب ہوا، اللہ عزوجل نے اس کے لیے مخرج نہ رکھا، اب حلالہ کے تحت تازیانے سے اسے ہرگز مفر نہیں، یہاں تک کہ آئمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلے میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے تو وہ حکم باطل و مردود ہے۔

جمہور صحابہ، تابعین اور ان کے بعد والے مسلمانوں کے آئمہ کرام کا مسلک ہے کہ یک لفظ تین طلاقیں تین ہوں گی۔ امام مجاہد سے سنن ابوداؤد میں مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، تو ایک شخص آیا اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر خاموش رہے تو میں نے خیال کیا کہ شاید ابن عباس سائل کو بیوی واپس کر دیں گے، تو کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے بعض لوگ بیوی کو طلاق دیتے ہوئے حماقت سے کام لیتے

ہیں، اے ابن عباس کہتے ہیں، تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی سبیل پیدا فرما دیتا ہے، جبکہ تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے لاتعلق ہو چکی ہے۔

(iii) حدیث مذکور کن کی مؤید اور اس کا جواب:

حدیث مذکور ان لوگوں کی مؤید ہے، جن کے نزدیک تین طلاقیں دینا، ایک شمار ہوتی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا جواب اس طرح سے ذکر کیا گیا ہے کہ اس کے مابعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو ذکر کیا گیا ہے، جو ہم نے بیان کیا ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا اور ان کے اندر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے، جنہیں اس سے قبل والی بات کا علم تھا، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی تھی، مگر ان میں سے کسی نے بھی نکیر نہ فرمائی اور نہ ہی کسی رد کرنے والے نے رد کیا۔ چنانچہ یہ بات پہلی والی بات کے نسخ کی بہت بڑی دلیل ہوگی۔ اس لیے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فعل اس طرح کا فعل ہے کہ جس سے دلیل پکڑی جائے، تو ان کا کسی بات پر اتفاق بھی قابل استدلال اجماع ہے جیسا کہ ان کا کسی روایت کے نقل پر اجماع وہم و لغزش سے بری الذمہ ہے۔ یونہی ان کا ایک رائے پر اتفاق لغزش و وہم سے بری الذمہ ہے۔ دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ ہم نے کئی ایسی باتوں کو ملاحظہ کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مقدس میں ان کا کچھ اور مفہوم تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کوئی دوسرا مفہوم مراد لے لیا۔ اس لیے کہ انہوں نے ان میں ان باتوں کو ملاحظہ کیا، جو بعد والوں پر مخفی تھیں، تو یہ پہلے قول کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔ ان میں وقار کا التزام، امہات الاولاد کی بیع کی ممانعت حالانکہ اس سے قبل ان کی بیع ہوا کرتی تھی، حد شراب میں کوڑوں کی تعداد کی تعیین جبکہ اس سے قبل کوڑوں کی تعداد متعین نہ تھی۔ تو جس وقت وہ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو ہم کو بھی اس سے آگاہی حاصل ہوئی۔ چنانچہ ہمارے لیے بھی ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر دوسرے حکم کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ یونہی تین طلاقیں جو یک وقت دی جائیں، تو وہ لازم قرار پائیں گی۔ ہمارے لیے اسے چھوڑ کر مخالفت جائز نہیں اسے دیکھ کر جو کہ روایت ہے کہ اس سے قبل وہ حکم تھا پھر یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، جن کی روایت مذکور ہو چکی ہے۔

(iv) نظر امام طحاوی کی روشنی میں احناف کے مؤقف کی وضاحت:

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کے نزدیک جب کوئی شخص اپنی بیوی کو یک وقت تین طلاق دے دے، تو اس پر ایک ہی طلاق واقع ہوگی بشرطیکہ اس نے اس طلاق کو اس وقت دیا ہو،

جس وقت طلاق دینا سنت ہے۔ ایسے طہر میں ہو، جس کے اندر ہم بستری نہ کی گئی ہو۔ انہوں نے مذکورہ روایت سے یوں استدلال کیا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ وہ طلاق وقت میں دیں اور ایک طریقہ پر دیں تو ایسا وقت طہر ہی ہے، جس کے اندر ہم بستری نہ کی ہو۔ بطور دلیل یہ روایت لائی گئی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس حکم کو فرمایا کہ وہ خاص وقت میں ایک خاص انداز سے دیں تو پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف طلاق دے ڈالی۔ پس ان کی تو اب طلاق ہی نہ ہوئی۔ دوسرا یہ کہ معاملات میں اگر ایک آدمی کسی دوسرے شخص کو کہے کہ وہ اسے اس وقت میں اس طور پر انداز سے طلاق دے کہ اس نے اس کی شرط کے بغیر طلاق دی، یا اسے کہا گیا کہ وہ اس شرط پر طلاق دے، تو اس سے اس نے کسی دوسری شرط پر طلاق دے ڈالی، تو وہ طلاق ہو گی ہی نہیں، کیونکہ اس نے مامور کی مخالفت اپنائی ہے۔ [illegible] طلاق کا حکم بھی ہے کہ بندوں کو جس طرح طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے، اگر وہ اس طرح دیں تو طلاق [illegible] گی ورنہ نہیں۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الأولى: الصحيح للبخاری

الوقت المحدد: ثلاث ساعات   مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر1:۔درج ذیل دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۳۰+۳۰=۶۰

(الف)عن عائشة ام المؤمنين رضی الله عنها ان الحارث بن هشام رضی الله عنه سأل رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله صلی الله عليه وسلم كيف يأتيك الوحی؟ فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم احيانا يتمثل لی الملك رجلا فيكلمنی فاعی ما يقول، قالت عائشة رضی الله عنها: ولقد رايته ينزل عليه الوحی فی اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا .

(ب)عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اجود الناس وكان اجود مايكون فی رمضان حين يلقاه جبريل وكان يلقاه فی كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن فلرسول الله صلی الله عليه وسلم اجود بالخير من الريح المرسلة .

سوال نمبر2:۔عن ابی هريرة رضی الله عنه قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اتی بطعام سال عنه اهدية ام صدقة؟ فان قيل صدقة قال لاصحابه كلوا ولم ياكل وان قيل هدية ضرب بيده صلی الله عليه وسلم فاكل معهم .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) خط کشیدہ صیغے بتائیں۔ ۶=۳×۲

(ج) کیا فقیر صدقہ کے طور پر ملنے والی چیز کسی کو ہدیہ کر سکتا ہے؟ مختصر جواب دیں۔ ۴

سوال نمبر3:۔عن محمد بن جبير مطعم عن أبيه رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لی خمسة أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحی الذی يمحو الله بی الكفر وأنا الحاشر الذی يحشر الناس علی قدمی وأنا العاقب .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں؟ ۱۴

(ب) خط کشیدہ کلمات کی نحوی تحلیل کریں؟ ۶=۲×۳

(ج) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ پانچ میں منحصر ہیں یا اور بھی ہیں؟ وضاحت کریں؟ ۱۴

سوال نمبر 4:۔درج ذیل میں سے کوئی سی تین احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟ ۳۰=۱۰+۱۰+۱۰

(الف) عن أبي ذر رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ليس من رجل ادعى لغير أبيه وهو يعلمه إلا كفر و من ادعى قوما ليس له فيهم نسب فليتبوأ مقعده من النار ۔

(ب) قال النبي صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الأنبياء كرجل بنى دارا فأكملها وأحسنها إلا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها ويتعجبون ويقولون لولا موضع اللبنة ۔

(ج) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو دعيت إلى ذراع أو كراع لأجبت ولو أهدي إلي ذراع أو كراع لقبلت ۔

(د) عن أم عطية قالت: دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة رضي الله عنها فقال أعندكم شيء؟ قالت لا إلا شيء بعثت به أم عطية من الشاة التي بعثت إليها من الصدقة قال إنها قد بلغت محلها ۔

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر 1:- درج ذیل دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۲۰+۲۰=۴۰

(الف) عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ۔

(ب) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ۔

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: کبھی آتا ہے فرشتہ میرے سامنے ایک مرد کی صورت میں، پھر مجھ سے کلام کرتا ہے، پس میں اسے یاد کر لیتا ہوں (کلام کو) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتے دیکھی سخت سردی کے دن میں، جب وحی کا سلسلہ ختم ہو جاتا تو آپ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے ہوتے تھے (یعنی پیشانی پسینے سے بھیگی ہوئی ہوتی تھی)

(ب) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت میں ماہ رمضان میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے تو آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر ماہ رمضان کی ہر رات میں قرآن پاک دہراتے۔ بھلائی میں آپ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔

سوال نمبر 2:- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوْا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ ۔

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے بتائیں۔

(ج) کیا فقیر صدقہ کے طور پر ملنے والی چیز کسی کو ہدیہ کر سکتا ہے؟ مختصر جواب دیں۔

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کوئی کھانا پیش کیا جاتا، تو آپ دریافت کر لیتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ پس اگر کہا جاتا: صدقہ ہے، تو صحابہ سے فرماتے: تم کھاؤ اور خود نہ کھاتے۔ اگر کہا جاتا: ہدیہ ہے تو اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے، پس ان لوگوں کے ساتھ کھا لیتے تھے۔

(ب) خط کشیدہ صیغے:

كُلُوْا: صیغہ جمع مذکر حاضر امر معروف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

(ج) جی ہاں! فقیر بطور صدقہ ملنے والی چیز کو ہدیہ کر سکتا ہے، کیونکہ وہ اس کی ملکیت میں آ جاتی ہے اور قبضہ کرنے کے بعد مالک اپنی چیز میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

سوال نمبر3: عن محمد بن جبیر مطعم عن ابیه رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لی خمسة اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو الله بی الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب ۔

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی نحوی تحلیل کریں؟

(ج) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ پانچ میں منحصر ہیں یا اور بھی ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: (الف) ترجمہ: حضرت محمد بن جبیر مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ اسماء گرامی ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر مٹا دے گا۔ میں حاشر ہوں، میرے قدموں میں لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں۔

(ب) خط کشیدہ کی نحوی ترکیب:

یحشر فعل، اس میں پوشیدہ فاعل ھو ضمیر ہے اور الناس مفعول بہ ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول

سے ملکر جملہ خبریہ ہوا۔

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید اسماء گرامی:

آپ کے مذکورہ احادیث میں جو پانچ اسماء ذکر کیے گئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اسمائے گرامی ہیں جن کی تعداد ننانوے ہے لیکن ان پانچ کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ یہ وہ خصائص ہیں جو صرف آپ کے لیے ہیں یعنی آپ کو عطاء کیے گئے ہیں دوسرے انبیاء کو نہیں دیئے گئے۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟

(الف) عن أبي ذر رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ليس من رجل ادعى لغير أبيه وهو يعلمه إلا كفر و من ادعى قوما ليس له فيهم نسب فليتبوأ مقعده من النار .

(ب) قال النبي صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الأنبياء كرجل بنى دارا أكمله وأحسنها إلا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها ويتعجبون ويقولون لولا موضع اللبنة .

(ج) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو دعيت إلى ذراع أو كراع لأجبت ولو أهدي إلي ذراع أو كراع لقبلت .

(د) عن أم عطية قالت: دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة رضي الله عنها فقال أعندكم شيء؟ قالت لا إلا شيء بعثت به أم عطية من الشاة التي بعثت إليها من الصدقة قال إنها قد بلغت محلها .

جواب: (الف) ترجمہ حدیث مبارک: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قصداً اپنے باپ کے علاوہ اپنی کسی غیر کی طرف نسبت کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ جو ایک قوم کی طرف اپنی نسبت کرے جس کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہ ہو، وہ تیار رہے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے کے لیے۔

(ب) ترجمہ حدیث مبارک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس آدمی کی طرح ہے، جو ایک گھر تعمیر کرے اسے خوب اچھا بنائے اور اسے مزین کرے، لیکن ایک کونے میں

ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دے۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوں اور حیران ہو کر کہیں کہ اس ایک اینٹ کو کیوں چھوڑ دیا۔

(ج) ترجمہ حدیث مبارکہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے ایک دستی یا ایک پائے کی دعوت دی جائے تو میں اسے (دعوت) قبول کر لوں گا۔ اگر مجھے ایک دستی یا ایک پایہ بطور ہدیہ بھیجا جائے تو میں اسے (ہدیہ) قبول کر لوں گا۔

(د) ترجمہ حدیث مبارکہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور کھانے کی بابت دریافت کیا؟ انہوں نے کہا: کھانے کو کچھ نہیں ہے سوائے گوشت کے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے گوشت بھیجا ہے، جو اس کے پاس بطور صدقہ آیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: وہ اپنی جگہ پہنچ چکا ہے۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثاني: صحيح مسلم

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

سوال نمبر1:-عن ابی هريرة قال: أن أعرابيا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله دلنى على عمل اذا عملته دخلت الجنة قال: تعبد الله لاتشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤدى الزكوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذى نفسى بيده لا ازيد على هذا شيئا ابدا ولا انقص منه فلما ولى قال النبى صلى الله عليه وسلم من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا .

(الف) سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز حدیث میں حج کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں نیز [illegible] کی صرفی تحقیق کریں؟

سوال نمبر2:-(الف)عن الصعب بن جثامة رضی الله عنه انه اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم حمارًا وحشا وهو بالابواء اوبودان فرده عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما ان رای رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فی وجهی قال انا لم نرده عليك الا انا حرم .

اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) محرم شکار کیے ہوئے جانور کا گوشت کھا سکتا ہے یا نہیں؟ اپنا موقف مدلل بیان کریں نیز محرم بحالت احرام کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

سوال نمبر3:-عن عبدالله بن عمرو ابن العاص رضی الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل يشتم الرجل والديه؟ قال: نعم يسب أبا الرجل . فيسب أباه ويسب امه فيسب امه .

(الف) سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریف لکھیں نیز اجتنبوا السبع الموبقات الخ کی روشنی میں

بتائیں کہ وہ سات گناہ کونسے جو ہلاک کر دیتے ہیں؟

سوال نمبر 4:۔عن محمد بن المنتشر قال سمعت ابن عمر رضی اللہ عنھما یقول لان اصبح مطلیا بقطران احب الی من ان اصبح محرماً انضح طیباً قال فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنھا فاخبرتھا بقولہ فقالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف فی نسآئہ ثم اصبح محرمًا ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام سے پہلے بدن یا کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا موقف مدلل لکھیں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر 1:- عن ابی هريرة قال: أن أعرابيا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله دلنى على عمل اذا عملته دخلت الجنة قال: تعبد الله لاتشرك به شيئا وتقيم الصلوٰة المكتوبة وتؤدى الزكوٰة المفروضة وتصوم رمضان قال والذى نفسى بيده لا ازيد على هذا شيئا ابدا ولا انقص منه فلما ولى قال النبى صلى الله عليه وسلم من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا .

(الف) حدیث کا اردو میں ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حج کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں نیز "لَا أَزِيدُ" کی صرفی تحقیق کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: یا رسول اللہ! میری رہنمائی کریں کسی ایسے عمل کی طرف کہ میں اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ فرض نمازیں ادا کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا اور نہ ہی اس میں کمی کروں گا۔ پس جب وہ چلا گیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی نے کوئی جنتی آدمی دیکھنا ہو تو وہ اسے دیکھ لے۔

ذکر حج نہ کرنے کی وجہ:

اس میں دو احتمال ہو سکتے ہیں:

۱- ہو سکتا ہے اس وقت حج فرض نہ ہوا ہو۔

۲- ہو سکتا ہے اس شخص کا تعلق قبیلہ "ربیعہ" سے ہو۔

(ب) خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

۱- اس شخص نے کہا کہ میں مذکورہ احکام میں اپنی طرف سے نہ کوئی شی زیادہ کروں گا اور نہ ہی کم۔

بعض کے نزدیک اس سے مراد ہے کہ میں اس سوال پر کوئی چیز زیادہ نہیں کروں گا، جو کچھ میں نے سنا ہے اس پر عمل کروں گا اور عمل کرنے میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔

صرفی تحقیق:

"لَا اَزِيدُ" صیغہ ہے واحد متکلم فعل مضارع منفی معروف از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

سوال نمبر 2:- (الف) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.

اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) محرم شکار کیے ہوئے جانور کا گوشت کھا سکتا ہے یا نہیں؟ اپنا موقف مدلل بیان کریں نیز محرم بحالت احرام کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

جواب:- (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جنگلی گدھے کا گوشت بھیجا/پیش کیا۔ آپ اس وقت "ابواء" یا "ودان" کے مقام پر تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میری طرف لوٹا دیا۔ میرے چہرے کی طرف دیکھ کر آپ نے فرمایا: بے شک میں نے یہ تیری طرف اس لیے لوٹایا ہے کہ میں محرم ہوں۔

(ب) محرم کا شکار کیا ہوا گوشت کھانے کا حکم

جس طرح محرم پر شکار کرنا حرام ہے اسی طرح شکار کیا ہوا گوشت کھانا بھی ناجائز و ممنوع ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کا گوشت کھانے کی بجائے اسے واپس لوٹا دیا۔ اس کی دلیل احناف کے نزدیک یہ ہے کہ آپ کی بارگاہ میں گورخر پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مقام عرفات میں حالت احرام میں تھے۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اسے فقراء میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

محرم بحالت احرام جن جانوروں کو مار سکتا ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں محرم بحالت احرام بھی ان کو مارا جا سکتا ہے بچھو، چوہا، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

سوال نمبر 3:- عن عبد الله بن عمرو ابن العاص رضی الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا: يا رسول الله صلى الله عليه

وسلم وهل يشتم الرجل والديه؟ قال: نعم يسب أبا الرجل . فيسب أباه ويسب امه فيسب امه .

(الف) سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریف لکھیں نیز اجتنبوا السبع الموبقات الخ کی روشنی میں بتائیں کہ وہ سات گناہ کونسے جو ہلاک کر دیتے ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! جب کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور جو کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

کوئی شخص بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے والدین کو براہ راست گالی دے۔ مگر جب وہ کسی کے والدین کو گالی دیتا ہے تو بدلے میں اس کے والدین کو بھی گالی دی جاتی ہے۔ پس کسی کے والدین کو گالی دینا یا برا بھلا کہنا حقیقتاً اپنے والدین کو گالی دینے یا برا بھلا کہنے کے مترادف ہے۔

(ب) گناہ کبیرہ کی تعریف:

اصطلاح شریعت میں وہ بڑے فعل جس کا ارتکاب کرنے والا شریعت کی طرف سے کسی دوسری سزا (حد) کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ایسے فعل کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں۔

گناہ صغیرہ کی تعریف:

اصطلاح میں گناہ صغیرہ وہ چھوٹی چھوٹی لغزشیں ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے از خود اپنی مہربانی سے معاف فرما دیتا ہے۔ بشرطیکہ انسان کبیرہ گناہ کرنے سے بچتا رہے اور نیک اعمال کرتا رہے۔

سات بڑے گناہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات بڑے گناہ ہیں جو باعث ہلاکت یہ ہیں: شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، جہاد سے بھاگنا، پاک دامن عورتوں پر زنا کاری کا الزام لگانا۔

سوال نمبر 4:- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَأَنْ

أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَحُ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام سے پہلے بدن یا کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا موقف مدلل لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے نزدیک ایک قطرہ مل لینا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ حالت احرام میں مجھ سے خوشبو آ رہی ہو۔ پھر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہیں اس بات کے بارے میں بتایا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ نے احرام باندھ لیا۔

(ب) قبل از احرام خوشبو لگانا:

بدن یا کپڑوں پر قبل از احرام خوشبو لگانا جائز ہے۔ لیکن احرام باندھنے کے بعد ممنوع و ناجائز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو ناپسند کرتے تھے۔

احناف و شوافع کا موقف:

احناف کا مذہب یہ ہے کہ احرام کا ارادہ کرتے وقت خوشبو لگانا مستحب ہے اور احرام باندھنے کی حالت میں خوشبو آتی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ احرام باندھنے کے بعد خوشبو لگانا ممنوع ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے تو (کچھ دیر قبل) میں نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی اور طواف کعبہ سے جب آپ نے فارغ ہو کر احرام کھولا تب بھی خوشبو لگائی۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی مذکورہ مسئلہ میں احناف کی تائید کرتے ہیں۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

المو افق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثالثة: الجامع للترمذی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر1:-عن جابر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اغلقوا الباب واوكئوا السقاء واكفئوا الاناء او خمروا الاناء واطفئوا المصباح فان الشيطان لايفتح غلقا ولايحل وكاء ولايكشف انية وان الفويسقة تضرم على الناس بيتهم .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟۵+۵=۱۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح و توضیح سپرد قلم کریں؟۱۵

(ج) امام ترمذی کے قول "هذا حديث حسن صحيح" سے کیا مراد ہے؟۸

سوال نمبر2:-عن ابی ثعلبة الخشنی انه قال یا رسول الله إنا بارض أهل كتاب فنطبخ فی قدورهم ونشرب فی انیتهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن لم تجدوا غيرها فارحضوها بالماء ثم قال يا رسول الله انا بارض صيد فكيف نصنع قال إذا أرسلت كلبك المكلب وذكرت اسم الله فقتل فكل وإن قتل غير مكلب فذكى فكل وإذا رميت بسهمك وذكرت اسم الله فقتل فكل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟۱۰

(ب) کلب مکلب سے کیا مراد ہے؟ نیز "مکلب" کی شرائط تحریر کریں؟۱۵

(ج) تیر وغیرہ مارنے سے جانور ذبح سے پہلے مرجائے تو کیا حکم ہے؟ تحریر کریں؟۸

سوال نمبر3:-عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر فی الدنيا فمات وهو يدمنها لم يشربها فی الآخرة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے خمر کی تعریف کریں؟۵+۸=۱۳

(ب) احکامات خمر تفصیلاً تحریر کریں؟۲۰

سوال نمبر 4:- عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان يقول سألت ابن عمر عما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأوعية وأخبرناه بلغتكم وفسره لنا بلغتنا فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتمة ونهى عن الدباء ونهى عن النقير ونهى عن المزفت .

(الف) حنتمه، الدباء، النقير اور المزفت کی تشریح کریں؟۱۲

(ب) ان برتنوں کا حکم تفصیلاً تحریر کریں؟۱۲

(ج) امام ترمذی کے مختصر حالات زندگی تحریر کریں؟۶

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

تیسرا پرچہ: جامع ترمذی

سوال نمبر1: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَّلَا يَكْشِفُ اٰنِيَةً وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

(ج) امام ترمذی کے قول "هذا حديث حسن صحيح" سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ بند کرلو، پانی کی مشک کا منہ ڈوری سے باندھ دو، برتن کو الٹا کر دو یا ڈھانک دو اور چراغ گل کر دو۔ اس لیے کہ شیطان کسی بھی بند چیز کو نہیں کھولتا اور بند برتن نہیں کھول سکتا۔ بے شک چوہیا بھڑکا دیتی ہے گھروں کو ان کے لوگوں پر۔

(ب) تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں چار حکم موجود ہیں:

پہلا یہ کہ دروازہ بند کر لو یعنی رات کے وقت بسم اللہ پڑھ کر گھر کا دروازہ بند کرو اس لیے کہ شیطان کسی بھی بند چیز کو نہیں کھول سکتا۔ دوسرا یہ کہ مشکیزہ کا منہ باندھ دو تا کہ کوئی موذی جانور وغیرہ پانی میں نہ جائے۔ تیسرا یہ کہ برتن کو الٹا کر دو یا ڈھانپ دو، بسم اللہ پڑھ کر۔ تا کہ کوئی موذی جانور اس میں داخل نہ ہو۔ چوتھا یہ کہ چراغ گل کر دو یعنی اگر چولہے یا چراغ میں آگ جل رہی ہو گی، تو چوہیا کوئی چیز اس میں کھینچ کر لائے گی۔ پھر جب وہ جل جائے گی تو اسے گھسیٹ کر لے چلے گی اور سارا گھر جلا دے گی۔ یہی حکم بجلی کے بلب کا ہے۔

(ج) "هذا حسن صحيح" کی وضاحت:

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اور اس سے کچھ پہلے بعض محدثین نے حسن کا لفظ استعمال کرنا شروع کیا تھا۔

گروہ "حسن" "صحیح" کے لیے استعمال کرتے تھے۔ جامع ترمذی میں کئی جگہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی حدیث کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیسی حدیث ہے؟ تو امام بخاری نے جواب دیا: حسن ہے۔ پھر امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس پر "حسن صحیح" کا حکم لگا دیا۔

بعض لوگوں کے نزدیک حدیث ایک سند کے اعتبار سے حسن ہے اور دوسری سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔ بایں اعتبار یہاں حرف عطف "واؤ" محذوف ہوگا۔

سوال نمبر2:- عن أبي ثعلبة الخشني أنه قال يا رسول الله إنا بأرض أهل كتاب فنطبخ في قدورهم ونشرب في آنيتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لم تجدوا غيرها فارحضوها بالماء ثم قال يا رسول الله إنا بأرض صيد فكيف نصنع قال إذا أرسلت كلبك المكلب وذكرت اسم الله فقتل فكل وإن كان غير مكلب فذكي فكل وإذا رميت بسهمك وذكرت اسم الله فقتل فكل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) کلب مکلب سے کیا مراد ہے؟ نیز "مکلب" کی شرائط تحریر کریں؟

(ج) تیر وغیرہ مارنے کے بعد جانور ذبح سے پہلے مر جائے تو کیا حکم ہے؟ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ہم اہل کتاب کی سرزمین میں رہتے ہیں اور ان کی ہنڈیوں میں پکاتے ہیں اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں (اس سے متعلق کیا حکم ہے؟) رسول اللہ نے فرمایا: اگر ان کے علاوہ تمہیں اور برتن نہ ملیں، تو تم انہیں بذریعہ پانی صاف کر لیا کرو۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکاری سرزمین پر رہتے ہیں پھر ہم کیسے کریں؟ فرمایا: جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا روانہ کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو، پھر وہ شکار مار ڈالے تو تم اسے کھاؤ۔ اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کر دیا جائے تو اسے کھاؤ۔ جب تم تیر مارو اور اس پر "بسم اللہ" پڑھ لو، پھر اس سے شکار ہو جائے تو اسے کھاؤ کھالو۔

(ب) کلب مکلب کی وضاحت: کلب مکلب سے مراد ہے: کتے کو سدھانا، شکاری بنانا۔

مکلب کی شرائط:

مکلب کا مطلب ہے "سکھلایا ہوا"۔

اس کی دو شرائط ہیں:

☆ شکاری جانور کو بالقصد چھوڑنا تاکہ مشکل سے شکار کرنا محقق ہو جائے۔

☆ شکاری جانور شکار کو روک رکھے خود نہ کھائے اور روکنے پر رک جائے۔

(ج) ذبح سے پہلے جانور کا مرجانا:

اگر شکاری کے پہنچنے سے پہلے شکار / جانور مر جائے اور اسے ذبح کرنے کا موقع نہ ملا ہو، تو وہ حلال ہے بشرطیکہ دوسرا کتا اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اس کو چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی گئی ہو۔ یہی حکم تیر پھینکنے کا ہے یعنی جو جانور تمہارے ہی تیر سے مر جائے کھاؤ۔

سوال نمبر3:- عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يدمنها لم يشربها في الآخرة.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے خمر کی تعریف کریں؟

(ب) احکامات خمر تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اور مر جائے گا جبکہ وہ اسے باقاعدگی سے پیتا ہے تو وہ آخرت میں نہ پی سکے گا۔

خمر کی تعریف:

انگور کا کچا شیرہ جب اس میں جوش آجائے اور وہ گاڑھا ہو کر اس پر جھاگ آئے، وہ خمر کہلاتا ہے۔

(ب) احکامات خمر:

خمر بالاجماع حرام ہے اور اس کی حرمت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ قرآن کریم نے اسے نجس قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس کے احکام حسب ذیل ہیں:

۱- یہ خود حرام ہے اس کی حرمت نشہ ہونے پر موقوف نہیں ہے۔

۲- وہ ناپاک ہے نجاست غلیظہ ہے۔

۳- اس کو حلال قرار دینے والا کافر ہے، کیونکہ وہ نص قطعی کا منکر ہے۔

۴- یہ مسلمان کے حق میں مال متقوم نہیں پس اگر کوئی اسے ضائع کردے تو اس پر ضمان نہیں۔

۵- جو اس کو پیئے گا اس کو حد لگائی جائے گی، چاہے نشہ نہ چڑھا ہو۔

۶- اس کو پکایا جائے تو پکانا اس میں مؤثر نہیں، وہ بدستور حرام ہے۔

سوال نمبر4:- عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان يقول سألت ابن عمر عما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأوعية وأخبرناه بلغتكم وفسره لنا بلغتنا فقال

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتمة ونهى عن الدباء ونهى عن النقير ونهى عن المزفت .

(الف) حنتمہ، الدباء، النقیر اور المزفت کی تشریح کریں؟

(ب) ان برتنوں کا حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

(ج) امام ترمذی کے مختصر حالات زندگی تحریر کریں؟

جواب: (الف) حنتمہ کی تشریح: حنتمہ کے معنی ہیں روغنی گھڑا۔ جب اس میں نبیذ بنائی جائے تو اس میں جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

دباء کی تشریح: سوکھا کدو، جو برتن کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس میں بھی نبیذ بنائی جاتی ہے اور اس میں نبیذ بنانے سے جلدی اس میں شدت آ جاتی ہے۔ اردو میں اسے "تونبی" کہتے ہیں۔ یعنی "تلخ کدو" اس کا کھوکھلا ہوتا ہے۔ اس کو فقیر سکھا کر کشکول بناتے ہیں۔

نقیر کی تشریح: اس کا معنی ہے کریدنا، کھودنا۔ لوگ درخت کے تنے کو کھود کر برتن بناتے تھے، اس میں جو نبیذ بنائی جائے اس میں جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

"مزفت" کی تشریح: تارکول پھیرا ہوا گھڑا، اس میں بھی نبیذ بنانے سے جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(ب) مذکورہ برتنوں کا حکم:

جمہور کے نزدیک ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت پہلے تھی، پھر منسوخ ہو گئی۔ پہلے اس لیے ممانعت تھی کہ شراب کے برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آئے۔ جب شراب سے طبیعتیں ہٹ گئیں تو ممانعت اٹھا دی گئی۔ اس حوالے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے لوگوں کو چند برتنوں سے روکا تھا، اب جان لو کہ کوئی برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے نہ حرام کرتا ہے۔ البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(ج) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی:

آپ کا نام "محمد بن عیسیٰ" اور کنیت "ابو عیسیٰ" ہے۔ اس کا اسم منسوب "ترمذی" ہے، جو دریائے جیحون کے قریبی شہر "ترمذ" کی نسبت سے ہے۔ آپ 209ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علم حدیث سیکھنے کے لیے خراسان، عراق اور حجاز کا سفر کیا۔ وہاں کے جلیل القدر محدثین سے علمی استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ میں صحاح ستہ کے مؤلفین، اور ان کے اساتذہ بھی شامل ہیں۔ آپ سے ایک خلق کثیر نے استفادہ کیا اور علم کے پیاسوں کی پیاس بجھائی۔ آپ کی تصانیف میں کتاب العلل، شمائل محمدیہ اور جامع ترمذی عام دستیاب ہیں۔ آپ کا انتقال 13 رجب المرجب 279ھ کو شہر ترمذ میں ہوا۔ وہیں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الرابعة: السنن لأبی دائود

الوقت المحدد: ثلاث ساعات   مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی سوالات میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر1:-عن ابی هريرة قال قال رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله ای الصدقة افضل قال ان تصدق وانت صحيح حريص تامل البقاء وتخشى الفقر ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وصیت کی لغوی اور شرعی تعریف کریں؟ ۱۰

(ج) وارث کے لیے وصیت جائز ہے یا نہیں؟ مع دلائل تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر2:-عن عائشة رضی الله عنها أن امرأة قالت يا رسول الله إن أمي افتلتت نفسها ولولا ذلك لتصدقت وأعطت أفيجزی أن أتصدق عنها فقال النبی صلى الله عليه وسلم نعم فتصدقی عنها .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) کیا متوفی تک عبادات مالیہ اور بدنیہ کا ثواب پہنچتا ہے؟ احادیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟ ۱۰

(ج) منکرین کی دلیل "لیس للإنسان إلا ما سعی" کا جواب تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر3:-عن عقبة بن عامر الجهنی أنه قال نذرت أختی أن تمشی إلی بیت الله فأمرتنی أن أستفتی لها النبی صلى الله عليه وسلم فاستفتیت النبی صلى الله عليه وسلم فقال لتمش ولترکب .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) نذر کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام مع احکام تحریر کریں؟ ۵+۱۵=۲۰

سوال نمبر 4:- ان اباھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان وینقص العلم وتظھر الفتن ویلقی الشح ویکثر الھرج قیل یا رسول اللہ ایۃ ھو قال القتل القتل۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کے ہر جز کی اس طرح تشریح کریں کہ مکمل وضاحت ہو جائے؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: سنن ابو داؤد

سوال نمبر ۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ تَامُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وصیت کی لغوی اور شرعی تعریف کریں؟

(ج) وارث کے لیے وصیت جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا: تم صدقہ کرو جب تم تندرست ہو، زندگی کی امید باقی ہو اور محتاجی کا خوف ہو۔ تم اسے اتنے عرصے تک مؤخر نہ کرو کہ جب جان حلق تک آ جائے تو تم کہو یہ فلاں کے لیے، یہ فلاں کے لیے اور یہ فلاں کے لیے، جبکہ فلاں کو ویسے ہی مل جائے گا۔

(ب) وصیت کا لغوی معنی: وصیت کا لغوی معنی ہے "کسی کام کو کرنے کا عہد کرنا"

وصیت کی شرعی تعریف: اصطلاح شرع میں وصیت سے مراد یہ ہے: کسی پر احسان کرتے ہوئے مرنے کے بعد اسے اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا۔

(ج) ورثاء کے حق میں وصیت کرنا:

ورثاء کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ اصحاب الفرائض ہیں اور ان کا حصہ قرآن پاک میں طے شدہ ہے۔ دوسرا یہ کہ وصیت کرنے کی صورت میں کسی دوسرے وارث کی حق تلفی ہو سکتی ہے۔ حدیث

مبارکہ میں ہے کہ "اللہ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہ ہوگی۔"

سوال نمبر2:-عن عائشة رضي الله عنها أن امرأة قالت يا رسول الله إن أمي افتلتت نفسها ولو لا ذلك لتصدقت وأعطت أفيجزی أن أتصدق عنها فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم فتصدقي عنها .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) کیا متوفی تک عبادات مالیہ اور بدنیہ کا ثواب پہنچتا ہے؟ احادیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟

(ج) منکرین کی دلیل "ليس للإنسان إلا ما سعى" کا جواب تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کچھ نہ کچھ صدقہ کرتیں اور خیرات کرتیں، میں ان کی طرف سے صدقہ کروں، تو یہ جائز ہوگا؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم صدقہ کرو ان کی طرف سے۔

(ب) عبادات مالیہ و بدنیہ کا ثواب:

مذکورہ حدیث سے ثابت ہے کہ متوفی تک ان تمام کاموں کا ثواب پہنچتا ہے، جو ان کے ایصال ثواب کے لیے کیے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے دلائل درج ذیل ہیں:

1-ایک خاتون نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز بھی بطور صدقہ دی، اب وہ وفات پا چکی ہیں اور انہوں نے وہ کنیز چھوڑی ہے؟ فرمایا: تیرا اجر واجب ہو چکا، میراث میں وہ کنیز تجھے مل جائے گی۔ اس خاتون نے عرض کیا: جب وہ فوت ہوئیں تو ان کے ذمہ ایک مہینے کے روزے واجب تھے تو ایسا کرنا جائز ہوگا کہ میں ان کی طرف سے روزہ رکھ لوں، تو ادائیگی ہو جائے گی؟ فرمایا: ہاں! اگر ان کی طرف سے حج کروں، تو کیا ادا ہو جائے گا؟ فرمایا: ہاں!

2-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان دنیا سے چلا جاتا ہے تو ان کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں ان تین اعمال کے علاوہ: صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

(ج) "ليس للإنسان إلا ما سعى" کا جواب:

☆ مفسرین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "ليس للإنسان إلا ما سعى" کا حکم اس شریعت میں منسوخ ہے اور اس کا ناسخ یہ فرمان الٰہی ہے: (ترجمہ)

"اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی، ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے۔ اللہ نے آباء کی نیکی کے سبب اولاد کو جنتی بنا دیا۔"

☆ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ہونے کی خبر دی ہے نہ کہ حصول نفع کے منقطع ہو جانے کی۔ رہا دوسرے کا عمل تو وہ عمل [illegible] منفعت ہے، اگر وہ کسی مسلمان کو بخش دے تو اس مسلمان کو اس کے اپنے عمل کا ثواب نہیں بلکہ عمل کرنے والے کے عمل کا ثواب ملے گا۔

☆ بعض کے نزدیک یہ حکم کفار کے لیے ہے یعنی کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو دنیا میں ہی رزق کی فراوانی یا تندرستی وغیرہ سے اس کا عوض دیا جائے گا اور آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

سوال نمبر 3- عن عقبة بن عامر الجهني أنه قال نذرت أختي أن تمشي إلى بيت الله وأمرتني أن أستفتي لها النبي صلى الله عليه وسلم فاستفتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لتمش ولتركب.

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) نذر کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام مع الحکم تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے بیت اللہ (حج) کے لیے پیدل جانے کی نذر مانی۔ پس اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اس سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: وہ پیدل چلے اور سوار بھی ہو جائے۔

(ب) اقسام نذر مع حکم:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نذر کی چار قسمیں ہیں:

1- جس شخص نے ایسی نذر مانی جس کو مقرر نہیں کیا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

2- جس نے گناہ کی قسم کھائی تو اس کا کفارہ بھی کفارہ قسم کی مثل ہے۔

3- جس کسی نے ایسی بات کی قسم کھائی جس کو پورا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا کفارہ، کفارہ قسم کی طرح ہے۔

4- جس نے ایسی بات کی نذر مانی جس کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نذر پوری کرے۔

سوال نمبر 4- إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَّمَ هُوَ قَالَ

اَلْقَتْلُ اَلْقَتْلُ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کے ہر جز کی اس طرح تشریح کریں کہ مکمل وضاحت ہو جائے؟

جواب:(الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ سمٹ جائے گا، علم کم ہو جائے گا، بخل عام ہوگا اور ہرج زیادہ ہوگا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل، قتل۔

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامتیں بیان کی ہیں، وہ قرب قیامت کی ہیں۔

1- یتقارب الزمان: قرب قیامت زمانہ سمٹ جائے گا۔ سال مہینوں، مہینے ہفتے، ہفتے دنوں اور دن گھنٹوں کے برابر ہو جائے گا۔

2- ینقص العلم: علماء کو اٹھا لیا جائے گا، علم کی کمی ہو جائے گی، پڑھنے پڑھانے والا کوئی نہ ہوگا، یہاں تک دو آدمیوں میں بصورت جھگڑا مسئلہ حل کرنے کے لیے کوئی نہ ملے گا۔

3- تظہر الفتن: فتنے ظاہر ہوں گے، بے حیائی عام ہوگی، دین کی نافرمانی کی جائے گی، احکام شرع کی پاسداری نہ کی جائے گی اور شعائر اسلام کی توہین کی جائے گی، ان سے بچنا دشوار ہو گا۔

4- یلقی الشح: بخل پھیل جائے گا، لوگ اس قدر کنجوسی کریں گے کہ صاحب نصاب ہونے کے باوجود زکوۃ ادا نہ کریں گے۔ مال کی محبت ان کے دلوں میں رچ بس گئی ہوگی کہ کوئی امیر غریب پر رحم نہیں کھائے گا۔

5- یکثر الھرج: ہرج کثیر ہوگا۔ ہرج کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرمایا: قتل، قتل۔ یعنی ہر طرف قتل عام ہوگا۔ بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہوگا۔ بیٹا باپ اور باپ بیٹے کو قتل کرنے سے گریز نہ کرے گا۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الخامسة: سنن النسائي وابن ماجة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصے سے دو دو سوال حل کریں۔

حصہ اول...... سنن النسائی

سوال نمبر1:-عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم ای النساء خير قال التی تسره اذا نظر وتطيعه اذا امر ولاتخالفه فی نفسها ومالها بما يكره .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟۱۵=۷+۸

(ب) حدیث مبارکہ کی شرح کریں؟۱۰

سوال نمبر2:-عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رجلا أراد أن يتزوج امرأة فقال النبی صلى الله عليه وسلم انظر إليها فإن فی أعين الأنصار شيئا

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں کہ "فی أعين الأنصار شيئا" سے کیا مراد ہے؟۱۵=۷+۸

(ب) قبل از نکاح عورت کو دیکھنے کے حوالے سے حکم شرعی کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں کہ رشتہ طے کرنے کے لیے کسی سے مشورہ کیا جائے تو کیا خاطب (نکاح کا پیغام بھیجنے والا) کے عیب بیان کیے جا سکتے ہیں۔۱۰

سوال نمبر3:-عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طيب الرجال ماظهر ريحه وخفی لونه وطيب النساء ماظهر لونه وخفی ريحه .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں "ما ظهر لونه وخفی ريحه" سے کیا مراد ہے؟۱۵=۷+۸

(ب) خواتین کے لیے کیسی خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے اور مردوں کے لیے کون سے رنگ ناجائز ہیں؟۱۰

القسم الثانی......سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:-عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دعوت الله فادع ببطون كفيك ولا تدع بظهورهما فإذا فرغت فامسح بها وجهك .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟۱۰

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں آداب دعا پر جامع مضمون تحریر کریں؟۱۵

سوال نمبر 5:-عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سيأتيكم أقوام يطلبون العلم فإذا رأيتموهم فقولوا لهم مرحبا مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم واقنوهم .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟۱۰

(ب) حدیث مبارکہ کی روشنی میں آداب علم اور متعلمین کے حقوق واضح کریں؟۱۵

سوال نمبر 6:-عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند غير أهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟۱۰

(ب) کون سا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟ نیز حدیث شریف کے دوسرے حصہ کی وضاحت سپرد قلم کریں؟۱۵

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی وابن ماجہ

حصہ اول...... سنن النسائی

سوال نمبر 1:- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ قَالَ "اَلَّتِیْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا یَكْرَهُ"

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مبارکہ کی شرح کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسی عورت بہتر ہے؟ فرمایا: وہ عورت کہ جب اسے شوہر دیکھے تو اسے خوش کر دے، وہ حکم کرے تو اس کی فرمانبرداری کرے اور اپنی جان و مال میں اس کی مخالفت نہ کرے، جو اسے پسند نہ ہو۔

(ب) شرح حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے: (۱) مالدار ہو، (۲) حسب ونسب والی ہو، (۳) حسین وجمیل، (۴) وہ دیندار ہو۔ لہٰذا دیندار عورت کو اپنا مطلوب قرار دیا جائے، حسب ونسب اور مالدار عورت کو ہرگز ترجیح نہ دی جائے۔ جو عورت اپنی ذات میں شرف و بلندی رکھتی ہو، وہ قبیلہ و خاندان اور عزت بھی رکھتی ہو۔ انسان کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسی عورت سے نکاح کرے جو صاحب حیثیت، خاندان میں وقار رکھتی ہو۔ عام طور پر لوگ عورت سے نکاح کرنے کے سلسلہ میں مذکورہ چار چیزوں کو بطور خاص ملحوظ خاطر رکھتے ہیں کہ کوئی شخص تو مالدار عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے، بعض لوگ اچھے حسب ونسب والی عورت کو بیوی بنانا پسند کرتے ہیں، بہت سے لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ایک حسین و جمیل عورت ان کی رفیقہ حیات بنے اور کچھ نیک بندے دین دار عورت کو ترجیح دیتے ہیں۔ لہٰذا دین و مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ دین دار عورت سے نکاح کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ اس میں دارین کی بھلائی وفلاح ہے۔

سوال نمبر 2: عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رجلا أراد أن يتزوج امرأة فقال النبي صلى الله عليه وسلم نظر إليها فإن في أعين الأنصار شيئا .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں کہ "في أعين الأنصار شيئا" سے کیا مراد ہے؟

(ب) قبل از نکاح عورت کو دیکھنے کے حوالے سے حکم شرعی کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں کہ رشتہ طے کرنے کے لیے کسی سے مشورہ کیا جائے تو کیا خاطب (نکاح کا پیغام بھیجنے والا) کے عیب بیان کیے جا سکتے ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا، پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے دیکھ لو، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

في أعين الأنصار شيئاً سے مراد:

اس سے مراد یہ ہے کہ انصار کی لڑکیوں کی آنکھوں میں کوئی عیب ہوتا ہے کسی بیماری کے سبب یا قدرتی طور پر۔ ایسا آپ نے اس لیے فرمایا کہ اگر بعد میں پتہ چلنے پر ناپسند ہو اور عورت کو چھوڑ دیا جائے تو یہ اچھی بات نہ ہوگی۔

(ب) مخطوبہ کو ایک نظر دیکھنا:

جمہور کے نزدیک صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھ سکتے ہیں اور باقی بدن دیکھنا جائز نہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لڑکی سے اجازت لینا ضروری ہے تاکہ وہ سج سنور [illegible] کے نزدیک میلان یا شہوت کا اندیشہ ہو تو دیکھنا جائز نہیں جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہے کیونکہ یہی دیکھنے کا مقصد ہے۔

خاطب کے عیب ظاہر کرنا:

اگر کوئی رشتہ طے کرتے وقت کسی سے مشورہ کرے تو اسے چاہیے کہ خاطب سے متعلق جو بات بھی وہ جانتا ہو ظاہر کر دے تاکہ آئندہ پیش آنے والی مشکلوں سے بچا جا سکے۔ اس کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے۔

سوال نمبر 3: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه وطيب النساء ما ظهر لونه وخفي ريحه .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں "ما ظهر لونه وخفي ريحه" سے کیا مراد ہے؟

(ب) خواتین کے لیے کیسی خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے اور مردوں کے لیے کونسے رنگ ناجائز ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر نہ ہو مگر خوشبو ظاہر ہو جائے۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو مگر خوشبو ظاہراً معلوم نہ ہو۔

"ما ظهر لونه وخفي ريحه" کی تشریح:

"ما ظهر لونه وخفي ريحه" سے مراد یہ ہے کہ ایسی خوشبو جس کا رنگ نمایاں اور خوشبو چھپی ہوئی ہو یعنی اس میں عورت کے لیے نمایاں و واضح حکم ہے کہ وہ تیز خوشبو استعمال نہ کرے تاکہ دائیں بائیں نہ پھیلے، گویا قریب سے گزرنے والے اس خوشبو کو محسوس نہ کر سکیں۔

(ب) خواتین کے لیے ممنوعہ خوشبو:

اگر کسی عورت نے ایسی تیز خوشبو استعمال کی کہ وہ جہاں سے گزرے قریب سے گزرنے والے لوگ محسوس کریں، تو وہ عورت زنا کرنے والی ہے۔ لہٰذا عورت کو چاہیے کہ ایسی خوشبو کا استعمال کرے جس کا رنگ ظاہر ہو مگر پھیلنے والی نہ ہو۔

مردوں کے لیے رنگوں کی ممانعت:

مردوں کے لیے کسم، زعفران، خلوق کے رنگ ناجائز ہیں۔ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا، اس نے خلوق لگائی ہوئی تھی، آپ نے اسے بلا کر فرمایا: جاؤ اور دھو ڈالو اور آئندہ کبھی یہ استعمال نہ کرنا۔

حصہ دوم...... سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:- عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا دعوت الله فادع ببطون كفيك ولا تدع بظهورهما فإذا فرغت فامسح بها وجهك۔

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں آداب دعا پر جامع مضمون تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دعا کرو اللہ سے تو اپنی ہتھیلیوں کے باطن سے اور ہاتھ اٹھا کر کے دعا کرو۔ پس جب فارغ ہو جاؤ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل لو۔

(ب) دعا کے آداب:

آداب دعا میں سے یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سینہ کے مقابل اس طرح بلند کیے جائیں کہ انگلیوں کا کچھ

صہ چہرہ کے سامنے ہو اور دونوں ہاتھوں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ ہو۔ پھر جب دعا کا اختتام ہو جائے، تو ہاتھوں کو چہرہ پر مل لیا جائے۔ دعا کرتے ہوئے منہ قبلہ شریف کی طرف ہو۔ دعا عاجزی اور خشوع خضوع سے مانگی جائے۔ دعا رغبت اور خوف سے مانگی جائے اور تین بار دعا کی جائے۔

سوال نمبر5: -عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سيأتيكم أقوام يطلبون العلم فإذا رأيتموهم فقولوا لهم مرحبا مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم واقنوهم .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مبارکہ کی روشنی میں آداب علم اور متعلمین کے حقوق واضح کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی طرف سے لوگ تمہاری طرف آئیں گے، وہ علم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں گے۔ جب وہ تمہاری طرف آئیں، تو انہیں مرحبا کہنا۔ جن سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔

(ب) علم کے آداب:

علمائے کرام نے اسلامی علم کو حاصل کرنے کے لیے آداب بیان کیے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

☆ حصول علم کے لیے نیت خالص ہو۔ ☆ علم حاصل کرنے کی جستجو کی جائے۔ ☆ جو علم حاصل کیا جائے، اس پر عمل کیا جائے۔ ☆ علم کو صبر اور پختگی سے حاصل کیا جائے، ... سے متنفر ہو جائے۔ ☆ حق بات جاننے میں شرم اور ہچکچاہٹ نہ ہو۔ ☆ جو کچھ بھی سیکھیں، اسے ... یاد رکھیں۔ ☆ اپنے لیے ایسی صحبت کا چناؤ کیا جائے، جو علم دوست ہو وغیرہ۔

حقوق متعلمین:

متعلم یا علم حاصل کرنے کے شوقین جب علم حاصل کرنے آئیں، تو انہیں "مرحبا" کہا جائے۔ ☆ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے۔ ☆ ان کی تعلیم و تربیت میں کمی کوتاہی نہ کی جائے۔ ☆ ان کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ ☆ ان کے قلوب کو نور علم سے منور کیا جائے۔

سوال نمبر6: -عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند غير أهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) کون سا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟ نیز حدیث شریف کے دوسرے حصے کی وضاحت سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہل کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات، موتیوں اور سونے کا ہار پہنایا جائے۔

(ب) کونسا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟

ضروریات زندگی کے مطابق علم دین حاصل کرنا فرض عین اور تمام علوم اسلامیہ کا حصول فرض کفایہ ہے یعنی محلہ یا گاؤں یا علاقہ میں سے ایک شخص بھی تمام علوم اسلامیہ حاصل کر لیتا ہے تو سب بری الذمہ ہوں ورنہ سب گناہگار ہوں گے۔ تاہم زندگی کے جس شعبہ میں کوئی کام کرتا ہو اس حوالے سے تمام اسلامی احکام کا علم حاصل کرنا فرض عین ہے۔

حدیث مبارک کے دوسرے حصے کی وضاحت:

حدیث مبارک کے دوسرے حصے میں نااہل لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان سے مراد یہ لوگ ہیں:

"نااہل" سے مراد:

باشعور، عمل کا ذوق رکھنے والے اور مذہبی ذہن رکھنے والے لوگوں کو علم دین کی تعلیم دینا چاہیے مگر نااہل لوگوں کو ہرگز ہرگز تعلیم نہیں دینی چاہیے۔ نااہل سے مراد درج ذیل لوگ ہو سکتے ہیں:

(۱) بدمذہب لوگ، (۲) دینی ومذہبی ذہن نہ رکھنے والے لوگ، (۳) وہ لوگ جن کی بے عملی یقینی ہو (۴) مذہب و اسلام کی بدنامی کا سبب بننے والے لوگ۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تمین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر1:-عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم أنه كان إذا قام إلى الصلوة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه ويصنع مثل ذلك إذا قضى قراءته إذا أراد أن يركع ويصنعه إذا فرغ ورفع من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلاته وهو قاعد وإذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك كبر.

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور تشریح اس طرح کریں کہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف کا موقف مع الدلائل بیان کریں؟ ۱۳

سوال نمبر2:-قال أبو جعفر فعبد الله من الذين كانوا يقربون من النبی صلی الله علیه وسلم ليعلموا أفعاله في الصلوة كيف هي فيعلموا الناس ذلك فما حكوا من ذلك أولى مما جاء به من كان أبعد منه منهم في الصلوة وأما قولكم إن ما ذكرتموه عن ابراهيم عن عبدالله غير متصل.

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی دو روایت بیان کریں جس کی طرف اس عبارت میں اشارہ کیا گیا ہے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) مذکورہ عبارت میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت پر جو اعتراض کیا گیا ہے آپ اس اعتراض کا جواب تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر3:-عن أبی مجلز قال سألت ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول ركعة من آخر الليل.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ حدیث کس کے مذہب کی مؤید ہے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) رکعات وتر کے بارے میں صرف احناف کا مذہب دلائل سے ثابت کریں؟ ۱۳

سوال نمبر 4:-عن جابر قال طلقت خالة لی فارادت ان تخرج فی عدتها الی نخل لها فقال لها رجل لیس ذلك لك فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال اخرجی الی نخلك وجدیه فعسی ان تصدقی وتصنعی معروفا .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) عدت وفات اور عدت طلاق کے دوران عورت کا گھر سے باہر جانا درست ہے یا نہیں؟ اپنا موقف دلائل سے ثابت کریں؟ ۱۳

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چھٹا پرچہ: شرح معانی الآثار

سوال نمبر 1:- عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا قام إلى الصلوة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه ويصنع مثل ذلك إذا قضى قراءته إذا أراد أن يركع ويصنعه إذا فرغ ورفع من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلوته وهو قاعد وإذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك كبر.

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور تشریح اس طرح کریں کہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف کا موقف مع الدلائل بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب آپ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے اپنے کندھوں تک اور ایسا ہی آپ اس وقت کرتے جب اپنی قرأت مکمل کر لیتے اور رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے۔ جب رکوع سے فارغ ہوتے تو پھر بھی ایسا ہی کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں کو بلند نہ فرماتے بقیہ نماز کے دوران۔ جب آپ بیٹھے ہوں (قعدہ) لیکن جب دو سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے، اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور اسی طرح تکبیر کہتے۔

مذکورہ مسئلہ کی تشریح:

امام ابوجعفر رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اہل علم میں سے ایک قوم ان آثار کی طرف گئی ہے انہوں نے رکوع کرتے وقت، اس سے اوپر اٹھتے وقت اور پہلے قعدہ کے بعد دوبارہ کھڑے ہونے کے وقت رفع یدین کرنے کو تمام نمازوں میں واجب قرار دیا ہے۔ وہ مذکورہ حدیث مبارک سے استدلال کرتے ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگ حدیث خطاء کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ مستحق نہیں ہیں کہ اگر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا ہو اور پھر بعد میں خود اس کو چھوڑ دیا ہو۔

(ب) احناف کا موقف مع الدلائل:

نماز میں رفع یدین کے حوالے سے احناف کا موقف یہ ہے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا، یہی مسنون طریقہ ہے اور اس کے علاوہ ہرگز رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ حضرت براء بن عازب

رضی اللہ عنہ والی روایت احناف کی مؤید ہے۔

دلائل:

1- قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ولم یرفع الا فی اول مرۃ ۔ (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں ایسی نماز نہ پڑھاؤں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے، پھر انہوں نے نماز پڑھائی جس میں آغاز (تکبیر تحریمہ) کے علاوہ رفع یدین نہ کیا تھا۔

2- حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا، اس کے بعد دوبارہ ایسا نہ کرتے۔

3- حضرت کلیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولیٰ میں اپنے ہاتھ بلند فرماتے، پھر دوبارہ بلند نہ فرماتے تھے۔

سوال نمبر 2:- قال ابو جعفر فعبد اللہ من اولئک الذین کانوا یقربون من النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیعلموا افعالہ فی الصلوٰۃ کیف ھی؟ لیعلموا الناس ذلک فما حکوا من ذلک اولی مما جاء بہ من کان ابعد منہ منھم فی الصلوٰۃ فان قالوا ما ذکرتموہ عن ابراھیم عن عبداللہ غیر متصل ۔

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ روایت بیان کریں جس کی طرف اس عبارت میں اشارہ کیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ عبارت میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت پر جو اعتراض کیا گیا آپ اس اعتراض کا جواب تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ: امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی تھے، تاکہ وہ علم حاصل کر لیں نماز کے دوران آپ کے افعال کا کہ آپ کیسے نماز ادا کرتے تھے تاکہ وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے سکیں؟ تو ان حضرات نے اس سے متعلق جو بات بیان کی وہ اس سے زیادہ مستند ہوگی کہ اس صحابی کی نقل سے جو دوران نماز ان حضرات سے زیادہ دور ہوتے تھے۔ پس اگر وہ لوگ کہیں کہ تم ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہو، وہ غیر متصل سند رکھتی ہے۔

حضرت ابراہیم کی بیان کردہ روایت:

☆ عن ابراهيم قال: كان عبدالله لا يرفع يديه في شيء من الصلوة الا في الافتتاح .

☆ عن المغيرة قال قلت لابراهيم حديث وائل انه راى النبي يرفع يديه اذا افتتح الصلوة واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع؟ فقال ان كان وائل راه مرة يفعل ذلك فقد راه عبدالله خمسين مرة لا يفعل ذلك .

(ب) حضرت ابراہیم کی روایت پر وارد اعتراض کا جواب:

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترکِ رفع یدین سے متعلق بطورِ دلیل استدلال کیا ہے۔ جب کہ اعتراض یہ ہے کہ ان کی ملاقات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہونا ثابت نہیں۔ لہٰذا ان کی حدیث غیر متصل اور ناقابلِ استدلال ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیم نخعی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جب کوئی روایت "مرسل" روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں اور اس وقت مرسل نقل کرتے ہیں جب وہ ان کے نزدیک زیادہ قوی ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ منقول ہو۔ اعمش نے ان سے کہا کہ جب آپ مجھے حدیث بیان کرتے ہیں، تو سند بھی بیان کیجئے؟ انہوں نے جواب دیا: جب میں کہوں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان فرمایا، تو میں ایسا اس وقت کہوں گا جب کہ میں نے وہ حدیث حضرت عبداللہ کے حوالے سے ایک جماعت نے بیان کی ہو۔ جب کہوں فلاں نے حضرت عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، تو اس سے مراد صرف اس شخص نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

سوال نمبر3:- عن ابی مجلز قال سالت ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول ركعة من اخر الليل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ حدیث کس کے مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) رکعاتِ وتر کے بارے میں صرف احناف کا مذہب دلائل سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر سے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے۔ میں نے سوال کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رات کے آخری حصہ کی ایک رکعت ہے۔

مذکورہ حدیث کا مذہب:

مذکورہ حدیث امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ ان کے نزدیک نماز وتر ایک ہی رکعت ہے۔

(ب) رکعات وتر سے متعلق احناف کا موقف مع الدلائل:

نماز وتر واجب ہے اور نماز وتر تین رکعت ہیں اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے اور نہ سلام پھیرے جیسے نماز مغرب میں کرتے ہیں۔ اگر قعدہ اولیٰ بھول گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ ملانا واجب ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک، تین، پانچ اور اسی طرح گیارہ رکعت سے وتر بناتے تھے۔

تین رکعت والی روایت مضطرب ہے۔

ایک غیر معروف روایت میں تیرہ (۱۳) رکعت وتر کا ذکر ہے۔

تمام رکعتیں جنہیں ... وتر کا نام دیا ہے، یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی نماز یعنی تہجد تھی اور رات کو تہجد پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

دلائل:

1- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ وتر تین رکعت ہیں اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے گا۔

2- سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى۝ دوسری رکعت میں سورۃ الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص و معوذتین پڑھتے تھے۔

3- ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے لیکر فجر تک جو رکعات ادا کرتے ان کی تعداد گیارہ تھی۔

سوال نمبر 4:- عن جابر قال طلقت خالة لی فارادت ان تخرج فی عدتها الی نخل لها فقال لها رجل لیس ذلك لك فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال اخرجی الی نخلك وجدیه فعسی ان تصدقی وتصنعی معروفا۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) حدیث پر اعراب: عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَةٌ لِّیْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَخْرُجَ فِیْ

جِدَّيْهَا إِلَى نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُخْرُجِيْ إِلَى نَخْلِكِ وَجُدِّيْهِ فَعَسٰى أَنْ تَصَدَّقِيْ وَتَصْنَعِيْ مَعْرُوْفًا .

(ب) عدت وفات اور عدت طلاق کے دوران عورت کا گھر سے باہر جانا درست ہے یا نہیں؟ اپنا موقف دلائل سے ثابت کریں؟

ترجمہ عبارت: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہو گئی، پس انہوں نے عدت کے دوران باغ میں جانا چاہا تو ایک شخص نے انہیں کہا: تمہیں اس کا حق حاصل نہیں۔ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، تو آپ نے فرمایا: تم اپنے باغ میں جاؤ اور وہاں محنت مزدوری کرو۔ ہو سکتا ہے تم صدقہ کرو اور اس کو نیکی کے کاموں میں استعمال کرو۔

(ا) دورانِ عدت گھر سے باہر جانا:

بعض حضرات کے نزدیک عدت وفات یا عدت طلاق میں عورت (اپنی عدت کے دوران) جہاں چاہے سفر کر سکتی ہے۔ اس سے متعلق انہوں نے مذکورہ حدیث سے استدلال کیا ہے۔

کچھ حضرات نے اس کی مخالفت کی ہے، وہ کہتے ہیں:

عدت وفات کے دوران عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے گھر سے دن کے وقت نکل سکتی ہے لیکن رات اسے اپنے گھر میں ہی بسر کرنا ہوگی۔ البتہ عدت طلاق کے دوران عورت دن یا رات میں کسی بھی وقت گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔

دلائل:

1- سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ تم تین دن تک گھر میں رہو، اس کے بعد جو چاہو کرو۔ یہ حکم ایک مخصوص وقت کے لیے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا اور عورتوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے گھر میں چار ماہ دس دن تک عدت میں رہیں۔

2- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات بسر نہیں کر سکتی۔

3- حضرت طلق بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی عورت کو طلاق بتہ دے دی، پھر وہ عراق چلے گئے۔ اس عورت نے ابن مسیب، سالم، سلیمان بن یسار وغیرہ سے پوچھا: کیا وہ اپنے گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟ تو ان سب نے جواب دیا: نہیں! تم اپنے گھر میں رہو۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الاولیٰ: لصحیح البخاری

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط.

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وحی کی تعریف اور وحی کی مختلف صورتوں میں سے کوئی دو تحریر کریں؟ ۶+۸=۱۴

سوال نمبر۲: قال انس رضی اللہ عنہ اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دارنا هذه فاستسقی فحلبنا شاة لنا ثم شبته من ماء بئرنا هذه فاعطيته و ابوبکر رضی اللہ عنہ عن يساره وعمر رضی اللہ عنہ تجاهه و اعرابی عن يمينه فلما فرغ قال عمر رضی اللہ عنہ هذا ابوبکر رضی اللہ عنہ فاعطى الاعرابی فضله ثم قال الأيمنون الأيمنون

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ اور خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(ب) مختصر تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ اس حدیث مبارکہ سے امام بخاری کیا ثابت [illegible]

سوال نمبر۳: استعمل النبی رجلا من الأزد علی الصدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا اهدی لی قال فهلا جلس فی بيت ابيه او بيت امه فينظر ايهدى له ام لا والذی نفسی بيده لا يأخذ احد منه شيئا الا جاء به يوم القيامة يحمله على رقبته ان كان بعيرا له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر

(الف) حدیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(ب) عمال و حکام کو ملنے والے تحائف کے بارے حکم شرعی کی وضاحت کریں؟ ۸

سوال نمبر۴: عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان اشتهاه اكله والا تركه

(الف) ترجمہ کریں اور کھانے کے کوئی سے تین آداب زینت قرطاس کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

سئل البراء رضی اللہ عنہ أکان وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل السیف؟ قال لا بل مثل القمر.

(ب) ترجمہ کریں اور رخِ نبوی کو چاند کے مشابہ قرار دینے کی حکمت تحریر کریں؟ ۸+۵=۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر ۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وحی کی تعریف اور وحی کی مختلف صورتوں میں سے کوئی تین تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی انسان تھے، رمضان المبارک کے مہینے میں آپ زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینے میں روزانہ رات کے وقت آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا ورد کرتے تھے۔ بھلائی کے حوالے سے آپ ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کا مظاہرہ فرماتے تھے۔

(ب) وحی کی تعریف:

وحی اس کلام کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی طرف نازل فرماتا ہے۔

بالفاظ دیگر وحی کا اصطلاحی معنی یہ ہے: اللہ کے نبیوں میں سے کسی نبی پر جو کلام نازل کیا جاتا ہے وہ

وحی ہے۔

وحی کی صورتیں:

وحی کی متعدد صورتیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(i) گھنٹی کی آواز کی صورت میں آپ کے پاس وحی آتی تھی۔

(ii) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں کوئی معنی القاء کیا جاتا تھا۔

(iii) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں کوئی واقعہ دکھایا جاتا تھا۔

(iv) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ انسانی شکل میں آتا تھا۔

سوال نمبر۲: قال انس رضی الله عنه اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في دارنا هذه فاستسقى فحلبنا شاة لنا، ثم شبته من ماء بئرنا هذه فاعطيته و ابوبكر رضي الله عنه عن يساره وعمر رضي الله عنه تجاهه واعرابي عن يمينه فلما فرغ قال عمر رضي الله عنه هذا ابوبكر رضي الله عنه فاعطى الاعرابي فضله ثم قال الأيمنون الأيمنون

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ اور خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) مختصر تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ اس حدیث مبارک سے ہماری کیا تربیت ہوتی ہے؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہمارے اس گھر میں تشریف لائے، آپ نے پینے کے لیے کچھ مانگا، ہم نے آپ کے لیے بکری کا دودھ دوہ لیا، پھر اپنے اس کنویں سے اس میں کچھ پانی ملایا، وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ابوبکر آپ کے بائیں طرف موجود تھے حضرت عمر آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا۔ جب آپ پی کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر نے عرض کیا: حضرت ابوبکر اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بچا ہوا اس دیہاتی کو دیا اور فرمایا: دائیں طرف والا پہلے ہوگا، دائیں طرف والا پہلے ہوگا۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

اتانا: صیغہ مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مہموز الفاء و ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ نا ضمیر منصوب متصل مفعول ہے۔

فحلبنا: صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معروف صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں چند امور کی طرف راہنمائی کی گئی ہے جو یہ ہیں:

(i) اگر کوئی دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کیا جائے۔

(ii) پینے کے لیے دودھ میں پانی ملایا جا سکتا ہے لیکن بیچنے کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

(iii) دودھ پینا مسنون ہے۔

(iv) بغیر کسی شرعی مانع اور عذر کے ہدیہ قبول کیا جائے۔

(v) مجلس میں کسی مشروب یا کھانے پینے کی چیز کی تقسیم میں دائیں طرف سے ابتداء کی جائے گی اگرچہ بائیں جانب زیادہ اہل شرف لوگ موجود ہوں۔

سوال نمبر3: استعمل النبی رجلا من الازد علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم وهذا اهدی لی قال فهلا جلس فی بیته ابیه او بیت امه فینظر ایهدی له ام لا والذی نفسی بیده لایأخذ احد منه شیئا الا جاء به یوم القیامة یحمله علی رقبته ان کان بعیر اله رغاء او بقرة لها خوار او شاة تیعر

(الف) حدیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) عمال و حکام کو ملنے والے تحائف کے بارے میں شرعی حکم کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں؟

ترجمة الحدیث:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے پر مامور کیا، وہ آیا اور بولا: یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے تاکہ پتہ چلتا کہ انہیں تحفہ ملتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جو بھی شخص اس طرح کی کوئی بھی چیز وصول کرے گا تو قیامت کے دن وہ اسے اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ آواز نکال رہا ہوگا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ بھی اپنی مخصوص آواز نکال رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو وہ بھی منمنا رہی ہوگی۔

(ب) عمال و حکام کو ملنے والے تحائف کا شرعی حکم:

حکومت کا منصب دار ہوتے ہوئے مستحق حق سے زیادہ لینا خواہ لوگ اپنی مرضی سے کیوں نہ دیں اور

کسی کو دیا ہے تو وہ مال بھی بیت المال کا حق ہے اور قومی امانت ہے۔ اسے ذاتی تصرف میں لانا جائز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اگر یہ گھر بیٹھ جائیں تو یہ تحائف ان کو نہیں ملتے تھے اور جو ہدیہ کسی ناجائز یا غیر قانونی کام کرانے کے لیے دیا جائے وہ رشوت ہے لینے والے کے لیے ہر حال میں حرام ہے اور دینے والا اگر ظلم سے بچنے یا اپنا حق حاصل کرنے کے لیے دے تو اس کے حق میں رشوت نہیں ہے۔

سوال نمبر ۳: عن ابی هريرة رضی الله عنه قال ما عاب النبی صلی الله علیه وسلم طعاما قط ان اشتهاه اكله والا تركه

(الف) ترجمہ کریں اور کھانے کے کوئی سے تین آداب زینت قرطاس کریں؟

سئل البراء رضی الله عنه اكان وجه النبی صلی الله علیه وسلم مثل السیف قال لا بل مثل القمر .

(ب) ترجمہ کریں اور رخ نبوی کو چاند کے مشابہ قرار دینے کی حکمت تحریر کریں؟

جواب: ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھانے میں کوئی نقص نہیں نکالا، آپ کو کوئی چیز پسند ہوتی تھی تو اسے کھا لیتے تھے اور اگر ناپسند ہوتی تو چھوڑ دیتے تھے۔

کھانے کے آداب:

کھانا کھانے کے آداب مندرجہ ذیل ہیں:

(i) کھانے پینے والی چیزوں میں عیب نہ نکالا جائے۔

(ii) کھانا سامنے آئے تو اطمینان سے کھایا جائے۔

(iii) کھانے کو دائیں ہاتھ سے کھائیں، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

(ب) ترجمۃ الحدیث:

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی مانند تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی مانند تھا۔

رخ نبوی کو چاند سے تشبیہ دینے کی حکمت:

سائل نے اس حدیث مبارکہ میں آپ کے رخ انور کی بابت جاننا چاہا کہ آیا وہ کیسا تھا، تلوار کی طرح

لمبوترا اور چمکدار تھا یا کسی اور طرح کا تھا؟ حضرت براء نے جواب دیا کہ وہ تلوار کی مانند لمبوترا نہیں بلکہ چاند کی مانند گول تھا۔ تلوار سے زیادہ روشن و چمکدار تھا۔ چاند سے تشبیہ دے کر آپ کے چہرہ مبارک کی ملاحت واضح کر دی گئی۔ چاند سے تشبیہ دینے کا ایک مقصد یہ بھی ہے آپ کے چہرہ مبارک کو سب سے حسین چیز سے تشبیہ دی جائے ورنہ یہ سورج، چاند اور سب آپ کے نور سے پیدا اور روشن کیے گئے ہیں۔ سو یہ تمام چیزیں فروعات اور آپ کا نور اصل ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثانية: لصحيح مسلم

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر۱: عن ابن عباس رضي الله عنهما ان رجلا كان مع النبي صلى الله عليه وسلم فوقصته ناقته وهو محرم، فمات، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر، وكفنوه في ثوبيه، ولا تمسوه بطيب، ولا تخمروا رأسه، فانه يبعث يوم القيامة ملبيا.

(الف) حدیث مذکور کی تشکیل کر کے اردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو گیا اس کا سر اور چہرہ کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا موقف مدلل لکھیں؟ ۱۳

سوال نمبر۲: عن انس رضي الله عنه قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يلبي بالحج والعمرة جميعا قال بكر: فحدثت بذلك ابن عمر، فقال: لبى بالحج وحده فلقيت انسا فحدثته بقول ابن عمر، فقال انس: ما تعدوننا الا صبيانا، سمعت رسول الله ﷺ يقول: لبيك عمرة وحجا

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں، نیز حج قران، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات لکھیں؟ ۱۰+۱۲=۲۲

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ تفصیل سے لکھیں؟ ۱۱

سوال نمبر۳: عن ابي عثمان، قال: لما ادعي زياد لقيت ابا بكرة، فقلت له: ما هذا الذي صنعتم؟ اني سمعت سعد بن ابي وقاص يقول سمع اذناي من رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول من ادعى ابا في الاسلام غير ابيه، يعلم انه غير ابيه فالجنة عليه حرام فقال ابو بكرة وانا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(الف) حدیث مذکور کا تشکیل اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) جان بوجھ کر اپنے باپ کے نسب سے انکار کرنا کفر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جنت کے حرام ہونے کا معنی کیا ہوگا؟ ۱۳

احناف، شوافع کا مذہب مع الدلائل درج ذیل ہے:

احناف کا مذہب:

احناف کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد اس کا سر اور چہرہ کفن سے ڈھانپا جائے گا۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ محرم کی وفات کے بعد اس کا احرام قائم نہیں رہتا۔ اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی۔

آپ اس حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کاموں (صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور نیک صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے) کے سوا موت سے انسان کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے۔

پس احرام بھی اس کے اعمال میں سے ایک عمل ہے، تو مرنے کے ساتھ احرام بھی باقی نہ رہا۔ کیونکہ اگر احرام باقی رہتا تو میت کی طرف سے طواف کیا جاتا اور اس کے باقی مناسک بھی پورے کیے جاتے۔

مصنف عبدالرزاق میں عطاء سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے چہرے ڈھانپ دو اور ان کو یہود سے مشابہت مت کرو۔

آپ کے [illegible] موطا میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے حضرت واقد حالت احرام میں وفات پا گئے تو انہوں نے کفن دیا، اس کا سر اور چہرہ ڈھانپا اور کہا: اگر ہم محرم نہ ہوتے تو ہمیں خوشبو بھی لگاتے۔

شوافع کا مذہب:

امام شافعی کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد بھی اس کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح نہیں کی جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں: جب کوئی محرم مر جائے تو اسے خوشبو لگانا، سلے ہوئے کپڑے پہنانا اور اس کا سر ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔ ان کے نزدیک محرم کا سر ڈھانپنا حرام ہے اور چہرہ ڈھانپنا حرام نہیں۔ آپ کی دلیل سوال میں مذکورہ حدیث ہے۔

احناف کی طرف سے جواب:

اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث عام قاعدہ کے خلاف ہے۔ یہ حکم اس شخص کی خصوصیت کی بنا پر تھا، کیونکہ حدیث میں عموم کا لفظ نہیں ہے اس لیے دوسرے فوت ہونے والے محرمین پر اس کا حکم لاگو نہ ہوگا۔

سوال نمبر ۳: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) ایمان کا لغوی اور شرعی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ حلاوت ایمان سے کیا مراد ہے؟ ۲+۳+۸=۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

صحیح مسلم

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال ۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو گیا اس کا سر اور چہرہ کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا موقف مدلل لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حالت احرام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ وہ اپنی اونٹنی سے گر کر انتقال کر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو، اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو، کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے زندہ ہوگا۔

(ب) محرم مردے کا سر اور چہرہ ڈھانپنے میں اختلاف:

احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو جائے اس کا سر اور چہرہ کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ اس میں

احناف و شوافع کا مذہب مع الدلائل درج ذیل ہے:

احناف کا مذہب:

احناف کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد اس کا سر اور چہرہ کفن سے ڈھانپا جائے گا۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ محرم کی وفات کے بعد اس کا احرام قائم نہیں رہتا۔ اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی۔

آپ اس حدیث مبارک سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کاموں (صدقہ جاری، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور نیک و صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے) کے سوا موت سے ابن آدم کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے۔

چونکہ احرام بھی اس کے اعمال میں سے ایک عمل ہے، تو مرنے کے ساتھ احرام بھی باقی نہ رہا۔ کیونکہ اگر باقی رہتا تو میت کی طرف سے طواف کیا جاتا اور اس کے باقی مناسک بھی پورے کیے جاتے۔

مصنف عبد الرزاق میں عطاء سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے چہرے ڈھانپ دو اور ان کو یہود سے مشابہ مت کرو۔

آپ کے موقف کی تائید میں موطا میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے بیٹے حضرت واقد حالت احرام میں وفات پا گئے تو انہوں نے اسے کفن دیا۔ اس کا سر اور چہرہ ڈھانپا اور کہا: اگر ہم محرم نہ ہوتے تو تمہیں خوشبو بھی لگاتے۔

شوافع کا مذہب:

امام شافعی کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد بھی اس کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح نہیں کی جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں: جب محرم فوت ہو جائے تو اس کو خوشبو لگانا، سلے ہوئے کپڑے پہنانا اور اس کا سر ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔ ان کے موافقین کے نزدیک محرم کا سر ڈھانپنا حرام ہے اور چہرہ ڈھانپنا حرام نہیں۔ آپ کی دلیل سوال میں مذکورہ حدیث ہے۔

احناف کی طرف سے جواب:

اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث عام قاعدہ کے خلاف ہے۔ یہ حکم اس شخص کی خصوصیت کی بناء پر تھا، کیونکہ حدیث میں محرم کا لفظ نہیں ہے۔ اس لیے دوسرے فوت ہونے والے محرمین پر اس کا حکم لاگو نہ ہوگا۔

سوال نمبر۲: عن انس رضی اللہ عنہ عنہ قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرۃ جمیعا قال بکر: فحدثت بذلک ابن عمر، فقال، لبی بالحج وحدہ فلقیت انسا فحدثتہ بقول ابن عمر، فقال انس: ما تعدوننا الا صبیانا، سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: لبیک عمرۃ و حجا

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں، نیز حج قران، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات لکھیں؟

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ تفصیل سے لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج و عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ (بکر کہتے ہیں:) میں نے اس کا ذکر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو وہ بولے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا تلبیہ کہا تھا، پھر میں حضرت انس سے دوبارہ ملا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگے: تم ہمیں بچہ سمجھتے ہو، میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے: میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں۔

اصطلاحات کی تعریفات

حج قران:

قرآن کا لغوی معنی ہے: دو چیزوں کو جمع کرنا۔ اصطلاح میں حج قران سے مراد یہ ہے کہ میقات سے حج و عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جائے۔

حج تمتع:

حج تمتع اس حج کو کہا جاتا ہے جس میں میقات سے اشہر حج میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جائے اور مناسک عمرہ مکمل کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے۔ پھر جب حج کے دن شروع ہوں، تو دوبارہ حج کا احرام باندھا جائے اور حج ادا کیا جائے۔

حج افراد:

حج افراد یہ ہے کہ محرم صرف اکیلے حج کا احرام باندھے اور جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف قدوم اور حج کی سعی کرے، نہ تو سر منڈائے اور بال چھوٹے کروائے اور نہ ہی احرام کھولے بلکہ عید کے دن جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک اسی احرام میں رہے گا۔

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ:

حج قران کا طریقہ کار یہ ہے کہ محرم میقات سے حج و عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھے اور نماز کے بعد کہے: "اے اللہ میں حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں، پس تو انہیں میرے لیے آسان فرما دے اور انہیں میری طرف سے قبول فرمالے۔ پھر جب مکہ میں داخل ہو تو طواف عمرہ کرنے کے ساتھ آغاز کرے۔ پس بیت اللہ کا سات چکروں میں طواف کرے پہلے تین چکروں میں رمل کرے اور باقی چار میں عام طریقے سے چلے۔ اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرے۔ یہ عمرہ کے افعال ہیں۔ اس کے بعد پھر طواف قدوم اور سعی کرے۔ اب جب رمی کرے تو ایک بکری یا گائے اور یا اونٹ ذبح کرے یا اونٹ اور گائے کا ساتواں حصہ لے۔

سوال نمبر ۳: عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ لَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ؟ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: سَمِعَ أُذُنَايَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: مَنِ ادَّعَى أَبًا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ، يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(الف) حدیث مذکورہ کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسب کو منسوب کرنا کفر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جنت کے حرام ہونے کا معنی کیا ہوگا؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

ابو عثمان بیان کرتے ہیں جب زیاد نے اپنے نسب (سے ہٹ کر دوسرے نسب) کا دعویٰ کیا، تو میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا: یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ (وہ فرماتے ہیں) کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو مسلمان جان بوجھ کر (اپنے نسبی تعلق کو) اپنے والد کی بجائے کسی اور کی طرف سے منسوب کرے، اس پر جنت حرام ہوگی۔ حضرت ابوبکرہ نے جواب دیا: میں نے بھی رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

زیاد کی والدہ زمانہ جاہلیت میں حارث بن کلاوہ کی باندی تھی اور وہ حضرت ابوبکرہ کے اخیافی بھائی تھے۔ حارث بن کلاوہ اور سمیہ [illegible] سے ابوبکرہ کی پیدائش ہوئی۔ بعدازاں [illegible] رث نے سمیہ کی شادی ایک آزاد غلام سے کر دی۔

ابوسفیان نے بھی جب کہ وہ طائف گئے ہوئے تھے تو انہوں نے سمیہ سے زمانہ جاہلیت رائج نکاح جیسا نکاح کیا تھا۔ دونوں کی مباشرت سے زیاد پیدا ہوئے۔ اس طرح ابو بکرہ اور زیاد ماں شریک بھائی ہوئے۔ سمیہ نے زیاد کو ابوسفیان کی طرف منسوب کیا کہ یہ اس کا بیٹا ہے۔ حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت زیاد نے حضرت معاویہ سے صلح کر لی اور ایک شخص کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا تاکہ وہ ابوسفیان کے بارے بتلائیں۔ حضرت معاویہ بھی زیاد کو اپنے نسب کے ساتھ لاحق کرنے کی طرف مائل تھے۔ چنانچہ انہوں نے گواہ طلب کیے جو اس واقعہ میں واقف ہوں۔ چنانچہ بصرہ کے چند بے والوں نے اس بات کی گواہی دی کہ زیاد کا نسب ابوسفیان سے ملتا ہے۔ لیکن ان کے ماں شریک بھائی حضرت ابو بکرہ اس الحاق کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(ب) نسب سے انکار کرنے والے کا حکم:

جان بوجھ کر اپنے باپ کے نسب سے انکار کرنے والا کافر نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص جانتے ہوئے اپنے آپ کو غیر باپ سے ملائے تو اس نے کفر کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر وہ حلال سمجھ کر ایسا کرے تو پھر اس پر جنت حرام ہے یا پھر اس کا یہ مطلب ہے کہ اس نے رحمت کا انکار اور احسان فراموشی کی اور اللہ تعالیٰ اور اپنے باپ کا حق ادا نہیں کیا۔ پھر اس کفر سے مراد وہ کفر نہیں جو ملت اسلام سے نکال دے۔

جنت کے حرام ہونے کا وہی مطلب ہے کہ وہ حلال سمجھ کر ایسا کرے۔

سوال نمبر۳: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) ایمان کا لغوی اور شرعی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ حلاوت ایمان سے کیا مراد ہے؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا:

جس شخص میں یہ تین خوبیاں موجود ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت (مٹھاس) کو پا لے گا۔ ایک جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھے دوسرا جو کسی سے محبت اللہ کے لیے کرے اور تیسرا جب اللہ نے کفر سے نجات دی تو وہ کفر کی طرف لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔

(ب) ایمان کا لغوی معنی:

ایمان کا لغوی معنی ہے "تصدیق کرنا" کسی بات کو دل سے مان لینا۔

ایمان کا شرعی معنی:

ایمان کا شرعی معنی یہ ہے کہ تمام عقائد اسلامیہ کا دل سے مان لینا اور زبان سے اقرار کرنا یعنی اللہ کی وحدانیت، رسول اللہ کی رسالت کی گواہی، ملائکہ، آسمانی کتب، تقدیر وغیرہ کو دل سے مان لینا۔

حلاوت ایمان کا مطلب:

حلاوت ایمان سے مراد ہے کہ انسان کو عبادت کرنے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی خاطر مشقت برداشت کرنے میں لذت حاصل ہو۔ جس شخص میں مذکورہ بالا تین خوبیاں موجود ہوں گی وہی شخص ایمان کا مزہ چکھ سکتا ہے، وہی ایمان کی مٹھاس کو محسوس کر سکتا ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيْدَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ احادیث کی روشنی میں اختلاف احناف وغیر مقلدین مع دلائل تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر۲: عن النعمن بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعير خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبيب خمرا ومن العسل خمرا.

(الف) ترجمہ تحریر کریں اور خمر کا لغوی وشرعی معنی لکھیں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف میں مذکور خمر کی اقسام کا کیا حکم ہے؟ اختلاف فقہا مع دلائل تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک جامع الترمذی کی شمائل ترمذی کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر۴: عن انس ان ناسا من عرينة قدموا المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابوالها هذا حديث حسن صحيح غريب.

(الف) ترجمہ تحریر کریں نیز حدیث کی وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا پلید؟ اس بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف مع الدلائل تحریر کریں؟ ۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

سوال نمبر ۱: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيْدَ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ احادیث کی روشنی میں احناف و غیر مقلدین کا اختلاف مع دلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) تشکیل عبارت:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی؟ تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پہلے چار رکعت پڑھتے تم ان کے حسن اور طوالت کے بارے نہ پوچھو، پھر چار رکعت نماز ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

(ب) وتر کی رکعات میں احناف اور غیر مقلدین کا اختلاف:

وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ اس میں احناف اور غیر مقلدین کا اختلاف ہے۔

احناف کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں اور ان کی دلیل اوپر والی حدیث ہے، جو سوال میں مذکور ہوئی۔ اس کے علاوہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ حدیث ہے جس میں وہ بیان کرتے

ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا یعنی ایک رکعت نماز پڑھنے سے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رکعت وتر کو ہرگز کافی نہیں سمجھتا۔

غیر مقلدین کے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے۔ ان کی دلیل ام المومنین حضرت ام سلمہ کی بیان کردہ حدیث ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل احدى عشرة ركعة فلما كبر وضعف اوتر :

اسی طرح صحیحین میں سیدنا عبداللہ عمر سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "رات کی نماز" دو دو رکعتیں ہیں اور جب تم سے کوئی صبح کا ڈر کرے تو ایک رکعت پڑھے تو یہ اس کے وتر ہو جائیں گے۔ (او کما قال علیہ السلام)

سوال: عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعير خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبيب خمرا ومن العسل خمرا .

(الف) ترجمہ کریں اور خمر کا لغوی و شرعی معنی لکھیں؟

(ب) حدیث شریف میں مذکور خمر کی اقسام کا حکم ہے؟ اختلاف فقہاء مع دلائل سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت بشیر بن نعمان روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم سے شراب بنائی جاتی ہے جو سے شراب بنائی جاتی ہے، کھجور سے شراب بنائی جاتی ہے [illegible] سے شراب بنائی جاتی ہے۔

خمر کا لغوی معنی:

خمر کا لغوی معنی ہے ڈھانپنا، لیکن امام اعظم کے نزدیک لغت میں خمر انگور کے اس کچے شیرہ کو کہتے ہیں جو جوش پڑنے پر جھاگ چھوڑ دے۔

شرعی معنی:

اصطلاح شریعت میں ہر پینے والی مسکر کو خمر کہتے ہیں چاہے انگور سے لی جائے یا کشمش یا کھجور وغیرہ سے۔

(ب) خمر کی اقسام کا حکم:

حرام شرابیں چار ہیں یہ

(۱) خمر:

یعنی انگور کا کچا شیرہ جب اس میں جوش آئے اور اس پر جھاگ آ جائے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ بالاتفاق حرام 13
ہے اس کو حلال جاننے والا کافر ہے اور یہ نجاست غلیظہ ہے۔ اس کا قلیل وکثیر مقدار حرام ہے۔ اس کے پینے والے پر حد لگائی جائے گی خواہ نشہ ہو یا نہ ہو۔

(۲) طلاء:

انگور کا شیرہ جب پکایا جائے، دو تہائی سے کم ہو جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو اسے طلاء کہتے ہیں۔

(۳) سکر:

یعنی چھوہارے یا کھجوریں پانی میں بھگو دی جائیں اور گل جائیں اور پانی میٹھا ہو جائے پھر اس میں جوش آئے اور نشہ پیدا ہو جائے۔

(۴) نقیع الزبیب:

یعنی خشک انگور یا منقیٰ پانی میں بھگو دیا جائے اور اس میں جوش پیدا ہو اور نشہ آور ہو جائے۔

تینوں کا حکم:

آخری تینوں قسمیں بھی اول کی طرح بالاتفاق حرام ہیں مقدار قلیل ہو یا کثیر۔ ایک روایت میں آخری تینوں نجاست خفیفہ ہیں۔

سوال نمبر۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک جامع الترمذی کی شمائل ترمذی کی روشنی میں تحریر کریں؟

جواب: (الف): حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے تھے، نہ ہی بہت زیادہ (چونے کی طرح) سفید تھے اور نہ ہی بالکل گندمی رنگ کے تھے اور نہ ہی گھنگھریالے بالوں والے تھے اور نہ بالکل سیدھے بالوں والے۔

(ب) حلیہ مبارک:

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بڑی تفصیل سے بیان کرتے تھے، میری خواہش یہ تھی کہ وہ میرے سامنے کچھ بیان کریں تاکہ میں اسے یاد رکھوں، تو انہوں نے بتایا: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شان والے اور معزز تھے۔ آپ کا چہرۂ انور یوں چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور آپ کے بال مبارک ذرا سے بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر آپ کے سر مبارک میں مانگ از خود نکل آتی تو آپ اسے ویسے ہی رہنے دیتے۔ البتہ خود اہتمام کے ساتھ نہیں نکالتے تھے۔ آپ بالوں کو بڑھایا کرتے تھے، وہ کانوں کی لو سے نیچے آ جایا کرتے تھے۔ آپ چمکدار رنگت کے مالک تھے، آپ کی پیشانی کشادہ تھی، آپ کے ابرو خم والے تھے، باریک تھے، گھنے تھے اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ آپ کے دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت سرخ ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کی ناک مبارک تھوڑی سی بلند تھی مگر بہت خوبصورت اور روشن تھی۔ جو شخص آپ کو غور سے دیکھتا تھا وہ یہی خیال کرتا تھا کہ آپ کی ناک مبارک اونچی ہے۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی، آپ کے رخسار نرم تھے اور ہموار تھے۔ آپ کا منہ کشادہ تھا، آپ کے دانتوں کے درمیان ہلکا سا خلا تھا، آپ کا چہرہ گول نہیں تھا، تاہم کسی حد تک چہرہ انور میں گولائی کا عنصر موجود تھا۔ آپ سرخی مائل سفید رنگ کے مالک تھے۔ آپ کی آنکھیں انتہائی سیاہ تھیں، پلکیں گھنی تھیں۔ ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور تلوار کی طرح چمکتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ چاند کی طرح چمکتا تھا۔

سوال نمبر۳: عن انس ان ناسا من عرينة قدموا المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابوالها هذا حديث حسن صحيح غريب .

(الف) ترجمہ تحریر کریں نیز حدیث کی وضاحت کریں؟

(ب) حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا پلید؟ اس بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف مع الدلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل عرینہ سے کچھ لوگ مدینہ آئے، تو وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی پس انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں کی طرف بھیجا اور فرمایا:

"اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو"۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حدیث کی وضاحت:

قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے اور حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی اور "جوئی" بیماری نے انہیں پکڑ لیا۔ نبی علیہ السلام نے انہیں زکوۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا حکم دیا۔ وہ یہ چیزیں پی کر تندرست ہو گئے۔ پھر ان کی نیت بگڑ گئی تو انہوں نے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ چرا کر لے گئے۔ ایک چرواہے نے آ کر مدینہ خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا جو اونٹوں سمیت انہیں گرفتار کر کے لے آیا اور انہیں چوری کی سزا دی۔

"جوئی" بیماری میں اونٹوں کا دودھ پیا جاتا ہے جبکہ پیشاب سونگھا جاتا ہے پیا نہیں جاتا۔ بخاری شریف کی روایت میں صرف دودھ پینے کا ذکر ہے، پیشاب کا نہیں۔ یہاں جو حدیث ہے اس کا مطلب یہ ہے "اشربوا البانها وابوالها" یعنی اونٹوں کا دودھ پیو اور پیشاب سونگھو۔ پھر دوسرے فعل کو حذف کر کے اس کے معمول کو پہلے فعل کے ساتھ جوڑ دیا تو اشربوا من البانها وابوالها ہو گیا۔

(ب) حلال جانوروں کے پیشاب کا حکم:

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام شافعی علیہم الرحمۃ کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب ناپاک اور پلید ہے۔ امام محمد کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے۔ امام مالک کے نزدیک بھی جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے جیسے ان جانوروں کے جھوٹا پاک کہاتے ہیں۔

امام مالک اور امام محمد کی دلیل سوال میں مذکور حدیث مبارکہ ہے جس میں اہل عرینہ کو اونٹوں کا پیشاب پینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر حلال جانوروں کا پیشاب پلید ہوتا تو نبی کریم علیہ السلام پینے کا حکم صادر نہ فرماتے۔ یہی موقف اور دلیل حنابلہ کی ہے۔

احناف کی دلیل حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث ہے کہ کپڑے کو پانچ چیزوں سے دھویا جائے گا۔ انہوں نے ان پانچ میں ایک پیشاب کو شمار کیا (خواہ حلال جانور کا ہو یا حرام کا)۔

ایک حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے فرمایا: پیشاب سے بچو بے شک عام طور پر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے: "ویحرم علیهم الخبائث" اور وہ نبی ان پر گندی چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔ یہ بات معلوم ہے کہ طبیعت سلیمہ پیشاب کو گندا سمجھتی ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الرابعة: السنن لابی داؤد

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَوا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح و توضیح کریں؟ ۱۰

(ج) وصیت کا لغوی اور شرعی معنی تحریر کریں؟ ۵

سوال نمبر۲: عن جابر بن عبد الله انه اخبره ان اباه توفي وترك عليه ثلاثين وسقا لرجل من يهود فاستنظره جابر فابى فكلم جابر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يشفع له اليه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم اليهودي لياخذ ثمر نخله بالذي له عليه فابى وكلمه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينظره فابى.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۳

(ب) حدیث شریف کی تشریح سپرد قلم کریں؟ ۱۰

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے برکات پر جامع نوٹ تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوْبَ فَحَلَفَ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى قَدْ فَعَلْتَ وَلٰكِنْ غُفِرَ لَكَ بِإِخْلَاصِ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح و توضیح تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) نذر کا مفہوم بیان کریں؟ ۳

سوال نمبر۳: عن ابی مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتھلکوا جمیعا وان لا یظھر اھل الباطل علی اھل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالۃ

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) اہل حق اور اہل باطل سے کون مراد ہیں؟ ۱۰

(ج) امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی قلمبند کریں؟ ۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چوتھا پرچہ: سنن ابی داؤد

سوال نمبر۱: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبٰوا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح کریں؟

(ج) احصان کا لغوی اور شرعی معنی تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کردینے والے اعمال سے بچو۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! وہ کون سے (اعمال) ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور پاکدامن غافل عورتوں پر (زنا کا) الزام لگانا۔

(ب) حدیث کی تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں سات ایسے اعمال بتائے گئے جن کو کرنے سے انسان تباہی و بربادی کے دہانے پر آ کھڑا ہوتا ہے۔ ان میں سب سے پہلا شرک ہے یعنی اللہ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا، کیونکہ مشرک کی اللہ تعالیٰ کبھی بخشش نہ کرے گا۔ دوسری چیز یہ ہے جادو کرنا، کسی ایسی جان کو قتل کرنا جس کے قتل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہو۔ بغیر اس صورت کے جب ایسا کرنے کا کوئی شرعی جواز موجود ہو۔ تیسری چیز ہے سود لیا جائے یا کھایا جائے یا کسی بھی انداز میں اس سے نفع حاصل کیا جائے۔ یتیم کے مال میں ناحق تصرف کیا جائے اور کفار کے ساتھ جنگ میں راہ فرار اختیار کرنا اس سے اسلام کی عزت وحرمت متاثر ہو اور بے گناہ اور پاکدامن عورتوں پر زنا کا بہتان لگایا جائے۔ یہ سارے کبیرہ گناہ ہیں، تاہم

ان میں سب سے بڑا شرک ہے کیونکہ یہ کبھی معاف نہیں ہوگا۔ مشرک ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس کے برعکس دوسرے کبیرہ گناہوں کو اگر اللہ چاہے گا تو معاف فرما دے گا، بصورت دیگر اس کے مرتکب کو سزا ملے گی۔ اس کے بعد اسے جنت میں بھیج دیا جائے گا، اگر وہ مومن ہوگا۔

(ج) وصیت کا لغوی معنی:

وصیت کا لغوی معنی ہے: "کسی کام کو کرنے کا عہد کرنا"۔

شرعی معنی:

کسی پر احسان کرتے ہوئے مرنے کے بعد اسے اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانے کو وصیت کہا جاتا

عن جابر بن عبد الله انه اخبره ان اباه توفي وترك عليه ثلاثين وسقا لرجل من اليهود فاستنظره جابر فابى فكلم جابر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يشفع له اليه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم اليهودي لياخذ ثمر نخله بالذي له عليه فابى وكلمه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينظره فابى ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح سپرد قلم کریں؟

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے برکات پر جامع نوٹ [illegible]؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد وفات پا گئے ان کے ذمے ایک یہودی کا تیس وسق قرض تھا، حضرت جابر نے مہلت مانگی اور اس نے انکار کر دیا۔ حضرت جابر نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کر دیں نبی اکرم آئے اور آپ نے یہودی سے بات کی کہ وہ ان کے باغ کا پھل وصول کرے اس چیز کے عوض جو ان کے والد کے ذمہ تھی تو اس نے اس سے انکار کر [illegible] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس بارے میں بات کی کہ وہ حضرت [illegible] کو مہلت دے دے مگر اس نے یہ بات بھی نہ مانی۔

(ب) تشریح و توضیح:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ انہیں اپنے والد گرامی کی وفات کی جب خبر ملی تو ان پر تیس وسق قرض جو ایک یہودی کے دینے تھے۔ وسق ایک پیمانہ ہے جس سے اجناس معلوم

کرتے ہیں اور ساٹھ صاع کا ہوتا تھا۔ پہلے تو یہودی نے قرض کی مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ جب دیکھا کہ اس نے مہلت نہیں دی تو نبی علیہ السلام باغ میں داخل ہوئے اور اس میں چلتے رہے۔ پھر حضرت جابر سے فرمایا: باغ کا پھل توڑ کر اس کا عوض ادا کرو، جب نبی علیہ السلام واپس تشریف لائے تو انہوں نے یہودی کا تیس وسق قرض ادا کر دیا۔ اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ قرض ادا کرنا ضروری ہے۔ جس کا دیا ہوا ہے معاف کرنے، مہلت دینے کا اختیار ہے، اور اس پر کسی قسم کا جبر نہیں کیا جائے گا۔

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی برکات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر برکات کا سرچشمہ ہے۔

(i) آپ کا چہرہ مبارک:

آپ کا چہرہ مبارک آپ کی صداقت کا گواہ تھا، جو آپ کے چہرے مبارک کی طرف دیکھتا وہ آپ کا بن جاتا۔

(ii) زبان مبارک:

اللہ نے آپ کی زبان مبارک میں بھی برکت رکھی اور آپ کی زبان مبارک سے جب بھی کچھ نکلا حق کے سوا نہ ہوتا یعنی حق ہی نکلا۔

(iii) دل مبارک:

آپ کے دل کی یہ خصوصیت و برکت تھی کہ آپ کی آنکھ سو جاتی مگر دل بیدار رہتا۔

(iv) لعاب مبارک:

آپ کے لعاب کی برکت سے بیمار تندرست ہو جاتا۔ اگر کسی زخم پر لگایا جاتا تو وہ ٹھیک ہو جاتا۔

(v) پسینہ مبارک:

آپ کا پسینہ مبارک بھی برکت والا تھا یعنی خوشبو سے بھرا ہوا تھا اور لوگ اسے بطور خوشبو استعمال کرتے تھے۔

(vi) آپ کے ہاتھ مبارک:

آپ کے ہاتھوں میں اللہ نے اس قدر برکت رکھی کہ آپ کا ہاتھ لگتے ہی ایسی بکری بھی دودھ دینے

لگ جاتی جس سے زمانے بختی ہی نہ کی ہوتی۔

(vii) انگلیاں مبارک:

آپ کی انگلیوں میں بھی اللہ نے بڑی برکت رکھی تھی کہ آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑتے۔

(viii) پاؤں مبارک:

اللہ نے آپ کے پاؤں میں بھی بڑی برکتیں رکھی تھیں۔ ایک دفعہ آپ جبل احد پر چڑھے تو وہ ہلنے لگا۔ آپ نے اس پر پاؤں لگا کر اسے روکا تو وہ رک گیا۔

(ix) جسم اطہر:

آپ کے جسم اطہر کو مٹی پر حرام کر دیا گیا۔ غرض کہ آپ وفات کے بعد بھی محفوظ ہے۔

سوال نمبر ۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوْبَ فَحَلَفَ بِاللهِ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى قَدْ فَعَلْتَ وَلٰكِنْ غُفِرَ لَكَ بِإِخْلَاصِ قَوْلِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح و توضیح تحریر کریں؟

(ج) نذر کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے مدعی سے ثبوت طلب کیا، اس کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔ پھر آپ نے مدعی علیہ سے قسم لی۔ اس نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے جو تم نے کیا، تمہارے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھنے کی وجہ سے تمہاری مغفرت کر دی گئی ہے۔

(ب) تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں مدعی کے پاس گواہ موجود نہ ہوں یا کوئی ثبوت نہ ہو تو پھر مدعی علیہ کے ذمہ قسم واجب ہوگی۔ یعنی وہ قسم کھا کر کہے کہ یہ الزام مجھ پر غلط اور جھوٹا ہے دونوں کا شہادت۔

یہ تو اصول شرعی کے خلاف ہے۔ ہمارے نظام قضاء کی بہت حد تک بہتری اور آسانی اسی حدیث پر عمل کے ذریعے ممکن ہو سکتی ہے۔

(ج) نذر کا مفہوم:

اصطلاح شرع میں نذر سے وہ عبادت مقصود ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندے پر واجب نہ ہو بلکہ بندے نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہو۔

سوال نمبر ۲: عن ابی مالك رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتهلکوا جمیعا وان لا یظهر اهل الباطل علی اهل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالة۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں۔

(ب) اہل حق اور اہل باطل سے کون مراد ہیں؟

(ج) امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی قلمبند کریں۔

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو طے کر دیا ہے: ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے دعائے ضرر نہیں کرے گا جس کے نتیجے میں تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ، اہل باطل، اہل حق پر مکمل طور پر غالب نہ آئیں گے۔ تم لوگ گمراہی پر متفق نہیں ہو گے۔

(ب) اہل حق:

اہل حق کا مصداق وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام اور تابعین کے مسلک پر ہوں اور اس پر عمل کریں جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ہیں۔

اہل باطل:

جو لوگ نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام کے راستے سے الگ ہو کر چلیں وہ اہل باطل ہیں۔ نبی علیہ السلام اور

صحابہ کرام کی اجاع ذکر یں؟

(ج) امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالاتِ زندگی:

آپ کا نام سلیمان بن اشعث اور کنیت "ابوداؤد" ہے۔ آپ کا اسم منسوب سجستانی ہے۔ آپ ۲۰۲ھ میں سجستان میں پیدا ہوئے۔ مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی تصنیف "تہذیب التہذیب" میں آپ کے اساتذہ کی طویل فہرست دی ہے جن میں "صحاح ستہ" کے دیگر مؤلفین کے اساتذہ بھی ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی اور امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی کے نام قابل ذکر ہیں۔ آپ نے بہت سی کتب لکھیں جن میں سب سے زیادہ مشہور سنن ابی داؤد ہے۔ ۱۶ شوال ۲۷۵ھ کو تہتر برس کی عمر میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الخامسة: سنن النسائي و ابن ماجه

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوالات حل کریں۔

الجز الاول ---- سنن النسائی

السوال الاول: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَنَا فِي الْقَوْمِ إِذْ قَالَتِ امْرَأَةٌ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَ فِيَّ رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ اِذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَعَكَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ فَزَوَّجَهُ بِمَا مَعَهُ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(ب) شرعی حق مہر کی کم از کم مقدار کیا ہے؟ اور کیا نکاح میں مہر کا ذکر ضروری ہے؟ وضاحت کریں؟

السوال الثانی: عن علی رضی الله عنه قال جهز رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة رضی الله عنها فی خمیل وقربة و وسادة حشوها الاذخر

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے جہیز میں کون کون سا سامان تھا؟

(ب) جہیز کا شرعی حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

السوال الثالث: عن علی رضی الله عنه نهی رسول الله ﷺ ان تحلق المراة راسها

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ ابرو تراشنا، پلکیں بنانا اور چہرے کے بال نوچنا ان کا شرعی حکم کیا ہے؟

عن عائشة رضی الله عنها عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عشرة من الفطرة

(ب) "عشرة من الفطرة" کی تفصیل بیان کریں؟

الجز الثانی ---- ابن ماجه

السوال الرابع: عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من الناس مفاتیح للخیر مغالیق للشر وان من الناس مفاتیح للشر مغالیق للخیر فطوبی لمن

جعل اللہ مفاتیح الخیر علی یدیہ وویل لمن جعل اللہ مفاتیح الشر علی یدیہ

(الف) ترجمہ کریں اور مفاتیح اور مغالیق کی لغوی اور صرفی وضاحت کریں؟

۱۰+۱۰=۲۰

(ب) التحیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟ ۵

السوال الرابع: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاكَ قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۰

السوال الخامس: قام ابوبکر رضی اللہ عنہ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ایھا الناس انکم تقرءون ھذہ الآیۃ یا ایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم وانا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا راوا المنکر فلا یغیرونہ اوشك اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ

(الف) ترجمہ کریں نیز تاکید کون سا ہے؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟ ۱۰

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی و ابن ماجہ

الجزء الاول..... سنن النسائی

السوال الاول: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنَّا لَفِي الْقَوْمِ اِذْ قَالَتِ امْرَاَةٌ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَ فِيَّ رَاْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ اِذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَعَكَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ فَزَوَّجَهٗ بِمَا مَعَهٗ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) شرعی حق مہر کی کم از کم مقدار کیا ہے؟ نیز کیا عقد نکاح میں مہر کا ذکر ضروری ہے؟ وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک قوم میں تھا کہ ایک عورت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! میں اپنا آپ آپ کو ہبہ کرتی ہوں، آپ نے نگاہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور نظر جھکالی۔ نبی اکرم کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کیا: آپ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور جائزہ لو، اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ پس وہ گئے پس ان کو کوئی چیز نہ ملی اور نہ ہی لوہے کی انگوٹھی (واسطے حق مہر کے) تو رسول اللہ نے فرمایا: کیا تمہیں قرآن کی کچھ سورتیں یاد ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے، اس کے عوض میں نے اس کی شادی تم سے کر دی۔

(ب) شرعی حق مہر کی کم از کم مقدار:

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے اگر کوئی اس سے کم مقرر کرے تو وہ مہر صحیح نہ ہوگا۔ احناف کا موقف یہی ہے۔ امام مالک کے نزدیک چوتھائی دینار ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جو بھی چیز ثمن ہونے کی صلاحیت رکھے اس کا حق مہر باندھنا جائز ہے۔

عقد نکاح میں مہر کا ذکر کرنا یا نہ کرنا:

نکاح کے وقت مہر کا ذکر کرنا نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط نہیں ہے۔ اگر مہر کا ذکر نہ بھی کیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا اور شوہر پر مہر مثل واجب ہوگا۔

السوال الثانی: عن علی رضی اللہ عنہ قال جھز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ رضی اللہ عنھا فی خمیل وقربۃ و وسادۃ حشوھا الاذخر۔

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے جہیز میں کون سا سامان تھا؟

(ب) جہیز کا شرعی حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کو ایک خمیل، ایک مشکیزہ اور ایک تکیہ جس میں اذخر بھری ہوئی تھی دیا۔

سیدہ فاطمۃ الزہراء کے جہیز میں شامل سامان:

آپ کے جہیز میں ایک اور روایت کے مطابق چار چیزیں شامل تھیں۔ تمیل (چکی)، مشکیزہ، تکیہ اور چادر۔

(ب) جہیز کا شرعی حکم:

اگر والدین بغیر جبر واکراہ کے اور بغیر نمود ونمائش کے اپنی حیثیت کے مطابق بطیب خاطر لڑکی کو تحفہ دیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور لڑکی اس کی مالک ہوگی۔

اگر جہیز کے نام پر لڑکے والوں کی طرف سے مطالبہ کرنے پر یا معاشرتی دباؤ کی وجہ سے محض رسم پوری کرنے کے لیے لڑکے والوں کو سامان دینا پڑے اور مذکورہ سامان دینے میں بچی کے والدین کی رضامندی بھی نہ ہو، تو ایسی صورت میں لڑکے والوں کے لیے ایسا جہیز لینا جائز نہیں۔ اگر ایسا جہیز بچی کے حوالے کر بھی دیا تو بچی ہی اس کی مالک ہوگی اور اس کی اجازت کے بغیر جہیز کا سامان لڑکے والوں کے لیے استعمال کرنا [illegible] لڑکے والوں کی طرف سے اس کا مطالبہ کرنا اور دینے کے لیے دباؤ ڈالنا شرعاً درست نہیں۔

السوال الثانی: عن علی رضی اللہ عنہ نهى رسول الله ﷺ ان تحلق المرأة رأسها

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ ابرو تراشنا، پلکیں بنانا اور چہرے کے بال نوچنا ان کا شرعی حکم کیا ہے؟

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة من الفطرة

(ب) "عشرة من الفطرة" کی تفصیل بیان کریں۔

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنے سر کو منڈوائے۔

ابرو تراشنے کا شرعی حکم:

عورت کے لیے ابرو کے اطراف سے بال اکھاڑ کر باریک دھاری بنانا جائز نہیں۔ اس پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے اگر اس کا مقصد زیب وزینت ہو۔ البتہ اگر بال پھیلے ہوئے ہوں، تو ان کو درست کر کے عام حالت کے مطابق معتدل کرنے کی گنجائش ہے۔

پلکیں بنانے کا شرعی حکم:

پلکیں انسانی بالوں کی بنی ہوئی ہوں تو ان کو لگانا جائز نہیں۔ اگر پلکیں مصنوعی یا کسی جانور وغیرہ کے بالوں سے بنی ہوں تو شوہر کی خاطر یا زیب وزینت کے لیے اس کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ دھوکا یا فیشن مقصد نہ ہو۔ لہذا صورت مسئولہ میں شوہر کی خاطر تزئین وآرائش کے لیے مصنوعی پلکیں لگانے کی گنجائش ہے۔

چہرے کے بال نوچنا:

اگر عورت کے چہرے پر بال اُگتے ہیں یعنی داڑھی اور مونچھ وغیرہ تو ان کو صاف کر سکتی ہے۔ مقصد چہرے کی بدنمائی کو صاف کرنا ہے تو جائز ہے۔

(ب) ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "عشرہ من الفطرۃ" کی تفصیل:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو "فطرۃ" سے گنوایا وہ یہ ہیں: (۱) مونچھیں کم کرنا (۲) ناخن تراشنا (۳) جوڑوں کو دھونا (۴) داڑھی کو بڑھانا (۵) مسواک کرنا (۶) ناک میں پانی ڈالنا (۷) زیرِ ناف بالوں کا مونڈنا (۸) زیرِ بغل بالوں کو مونڈنا (۹) پیشاب کے بعد پانی سے استنجاء کرنا۔ راوی کا بیان ہے: میں دسویں چیز بھول گیا ہوں، میرے خیال کے مطابق وہ کلی کرنا ہے۔

الجز الثاني...... ابن ماجه

السوال الرابع: عن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الناس مفاتيح للخير مغاليق للشر وان من الناس مفاتيح للشر مغاليق للخير فطوبى لمن جعل الله مفاتيح الخير على يديه وويل لمن جعل الله مفاتيح الشر على يديه .

(الف) ترجمہ کریں اور مفاتح اور مغالق کی لغوی اور صرفی وضاحت کریں؟

(ب) تقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ لوگ بھلائی کے لیے چابی ہوتے ہیں اور برائی کے لیے تالہ ہوتے ہیں۔ لوگوں میں سے کچھ لوگ برائی کے لیے چابی ہوتے ہیں اور بھلائی کے لیے تالہ ہوتے ہیں تو اس شخص کے لیے مبارک باد ہے جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ بھلائی کی چابیاں رکھ دیتا ہے۔ اس شخص کے لیے بربادی ہے جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ برائی کی چابیاں رکھ دیتا ہے۔

لغوی معنی: مفاتح:

یہ مفتاح کی جمع ہے لغوی معنی ہے "کنجی یا چابی"۔

مغالیق:

یہ مغلاق کی جمع ہے۔ لغوی معنی ہے بند، مسدود۔

صرفی تحقیق:

مفاتح: صیغہ جمع منتہی الجموع ہے۔ مغالیق: صیغہ جمع منتہی الجموع ہے۔ 14

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان کے لیے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

السوال الخامس: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَرْضَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاكَ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں، جو (اللہ تعالیٰ کو) سب سے زیادہ راضی کرنے والا ہو، تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا ہو، تمہارے حق میں سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہو جب تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! وہ کون سا (عمل) ہے؟ فرمایا: اللہ کا ذکر۔

(ب) ذکر الٰہی کی فضیلت پر نوٹ:

ذکر الٰہی کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر بالقلب (۲) ذکر باللسان۔ یعنی ذکر دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی لیکن سب سے افضل ذکر وہ ہے جو دل اور زبان دونوں سے ہو۔

اللہ کا ذکر کرنے سے دل کو سکون و اطمینان ملتا ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا کی لذتوں کی خواہش اور ماسوا اللہ کی لذت و طلب دل سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں استغراق و استحضار اور اس کی طرف توجہ نصیب ہوتی ہے۔ سکینہ کا نازل ہونا قرآنی آیت سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: "آگاہ رہو اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے"۔ (الرعد: ۲۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اپنے ہونٹوں کو میری وجہ سے حرکت دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی فرشتے (مسلمانوں کے) راستے میں پھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں تا کہ ان سے ملیں اور ان کا ذکر سنیں۔ چنانچہ جب وہ ان کو پالیتے ہیں جو ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مطلوب کی طرف جلدی آجاؤ اور اس کے بعد وہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔

السؤال السادس: **قام ابوبکر رضی اللہ عنہ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ایھا الناس انکم تقرءون هذه الآیة یا ایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم وانا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا راوا المنکر فلا یغیرونه اوشک ان یعمهم اللہ بعقابه .**

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کون سا صیغہ ہے؟

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے پس انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت جس کی تم تلاوت کرتے ہو: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ اور میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب لوگ برائی کو دیکھیں اور اس سے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔

خط کشیدہ صیغہ:

تقرء ون: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب فَتَحَ یَفْتَحُ

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

☆☆☆☆

صرفی تحقیق:

مفاتیح: صیغہ جمع منتہی الجموع ہے۔ مغالیق: صیغہ جمع منتہی الجموع ہے۔

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان کے لیے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

السؤال الخامس: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَرْضَاهَا عَنْ مَلِيْكِكُمْ وَارْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاكَ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں، جو (اللہ تعالیٰ کی) بارگاہ میں سب سے زیادہ راضی کرنے والا ہو، تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا ہو، تمہارے حق میں سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہو جب تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ! وہ کون سا (عمل) ہے؟ فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا۔

(ب) ذکر الٰہی کی فضیلت پر نوٹ:

ذکر الٰہی کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر بالقلب (۲) ذکر باللسان۔ یعنی ذکر دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی لیکن سب سے افضل ذکر وہ ہے جو دل اور زبان دونوں سے ہو۔

اللہ کا ذکر کرنے سے دل کو سکون و اطمینان ملتا ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا کی لذتوں کی خواہش اور ماسوا اللہ کی لذت و طلب دل سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں استغراق و انحصار اور اسی کی طرف توجہ نصیب ہوتی ہے۔ سکینہ کا نازل ہونا قرآنی آیت سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ترجمہ: "آگاہ رہو اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے"۔ (الرعد:۲۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اپنے ہونٹوں کو میری وجہ سے حرکت دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی فرشتے (مسلمانوں کے) راستے میں پھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں تاکہ ان سے ملیں اور ان کا ذکر سنیں۔ چنانچہ جب وہ ان کو پالیتے ہیں جو ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں، تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مطلوب کی طرف جلدی آجاؤ اور اس کے بعد وہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔

السؤال السادس: قام ابو بکر رضی اللہ عنہ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ایھا الناس انکم تقرءون ھذہ الآیۃ یا ایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم وانا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا راوا المنکر فلا یغیرونہ اوشک ان یعمھم اللہ بعقابہ .

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کون سا صیغہ ہے؟

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے، پس انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت جس کی تم تلاوت کرتے ہو: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ط اور میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب لوگ برائی کو دیکھیں گے اور اس سے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔

خط کشیدہ صیغہ:

تقرءون: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب فَتَحَ يَفْتَحُ

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

السؤال الاول: عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا كبر لافتتاح الصلوة رفع يديه حتى يكون ابهاماه قريبا من شحمتی اذنيه ثم لا يعود .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرنے کے بعد بیان کریں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی موید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں ائمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) اس بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

السؤال الثانی: عن ابی عبيد الله قال رايت ابا الدرداء وفضالة بن عبيد و معاذ بن جبل يدخلون المسجد والناس في صلوة الغداة فيتنحون الى بعض السوارى فيوتر كل واحد منهم بركعة ثم يدخلون مع الناس في الصلوة

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوۃ الوتر کے حکم میں ائمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

السؤال الثالث: عن سعيد بن جبير ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرأته مائة فقال ثلاث تحرمها عليه وسبعة وتسعون في رقبته انه اتخذ آيات الله هزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) ائمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

السؤال الرابع: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۵

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) "معانی الآثار" اور "شرح معانی الآثار" کا مفہوم بیان کریں؟ ۸

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: شرح معانی الآثار

سوال نمبر۱: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لافتتاح الصلوۃ رفع یدیه حتی یکون ابهاماه قریبا من شحمتی اذنیه ثم لا یعود ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرنے کے بعد بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب لے آتے تھے۔ پھر آپ دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کا مذہب:

یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے، ان کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور اس کے علاوہ نہیں۔

(ب) تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین میں اختلاف آئمہ:

تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین سے متعلق اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام محمد و امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز میں ہر اونچ نیچ پر اللہ اکبر کہے، جب سجدہ کرے اور دوسرے سجدے کے لیے جھکے تو تکبیر کہے۔ پس نماز میں رفع یدین کا مسئلہ تو یہ ہے کہ نمازی نماز کے شروع میں صرف ایک بار کانوں کے برابر ہاتھوں کو اٹھاتا ہے، اس کے بعد نماز میں کسی مقام پر بھی رفع یدین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے اور اس بارے میں کثیر آثار ہیں۔

اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین ہے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں ہے اور انہوں نے جھکنے کے لیے اور رکوع والی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے میں اختلاف

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادسة: شرح معاني الآثار

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

السوال الاول: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لافتتاح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یکون ابہاماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرنے کے بعد بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی موید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

السوال الثانی: عن ابی عبداللہ قال رایت اباالدرداء وفضالۃ بن عبید و معاذبن جبل یدخلون المسجد والناس فی صلوۃ الغداۃ فیتنحون الی بعض السواری فیوتر کل واحد منہم برکعۃ ثم یدخلون مع الناس فی الصلوۃ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

السوال الثالث: عن سعد بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرأتہ مائۃ فقال ثلاث تحرمہا علیہ وسبعۃ وتسعون فی رقبتہ انہ اتخذ آیات اللہ ہزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

السوال الرابع: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۵

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) "معانی الآثار" اور "شرح معانی الآثار" کا مفہوم بیان کریں؟ ۸

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: شرح معنی الآثار

سوال نمبر۱: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لافتتاح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یکون ابہاماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب لے آتے تھے۔ پھر آپ دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کا مذہب:

یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے جن کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور اس کے علاوہ نہیں۔

(ب) تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین میں اختلاف آئمہ:

تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین سے متعلق اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام محمد وامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز میں ہر اونچ نیچ پر اللہ اکبر کہے، جب سجدہ کرے اور دوسرے سجدے کے لیے جھکے تو تکبیر کہے۔ پس نماز میں رفع یدین کا مسئلہ تو یہ ہے کہ نمازی نماز کے شروع میں صرف ایک بار کانوں کے برابر ہاتھ کو اٹھاتا ہے، اس کے بعد نماز میں کسی مقام پر بھی رفع یدین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے اور اس بارے میں کثیر آثار ہیں۔

اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین ہے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں ہے اور انہوں نے جھکنے کے لیے اور رکوع والی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے میں اختلاف

کیا ہے۔ پس ایک قوم نے کہا: ان دونوں کا حکم افتتاح والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح وہاں رفع یدین ہے، تو ان دونوں مقامات پر بھی رفع یدین ہوگا۔ جبکہ دوسری جماعت نے کہا ہے کہ ان دونوں تکبیروں کا حکم سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح دو سجدوں کے وقت رفع یدین نہیں ہے ایسے ہی رکوع کے وقت بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ، قاضی ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ تینوں کا ہے کہ رفع یدین صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا مگر رکوع اور سجدوں کے وقت نہیں۔

دلیل:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترک رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے کہا: میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی جس میں سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یدین نہیں ہے۔ ہاں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔

امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ نماز میں رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کیا کرتے تھے۔

شوافع کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین سنت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الام میں یہی تصریح موجود ہے۔

دلیل:

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے، جب آپ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہتے اس وقت اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھتے تھے۔ تاہم آپ دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

(ج) رفع یدین اور نظر طحاوی:

بالاتفاق تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین سنت ہے اور دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت سنت

نہیں ہے۔ رکوع اور سجدہ کی تکبیر کے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے۔ تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے اور دیگر تکبیرات نماز کے ارکان سے نہیں ہے۔ تو نظر کا تقاضا ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تکبیرات کو دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ لاحق کیا جائے نہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔

سوال نمبر۲: عَنْ اَبِیْ عُبَیْدِ اللہِ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ وَفُضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ وَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ یَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَیَنْتَحُوْنَ اِلٰی بَعْضِ السَّوَارِیْ فَیُوْتِرُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِرَکْعَةٍ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِی الصَّلٰوةِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب:

اعراب سوال میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

ابو عبید اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو درداء، حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ یہ حضرات مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ اس وقت فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ لوگ مسجد میں ایک ستون کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کیا پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔

(ب) تعداد رکعات وتر اور نظر طحاوی:

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صلوٰۃ رکعۃ واحدۃ مع کا مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں تا کہ یہ رکعت شفع یعنی اس ایک رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں رکعتوں کو طاق کر دے، گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صلوٰۃ الوتر واجب ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت موکدہ ہے۔

سوال نمبر۳: عن سعید بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرته مائة

کیا ہے۔ پس ایک قوم نے کہا: ان دونوں کا حکم افتتاح والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح وہاں رفع یدین ہے تو ان دونوں مقامات پر بھی رفع یدین ہوگا۔ جبکہ دوسری جماعت نے کہا ہے کہ ان دونوں تکبیروں کا حکم سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے، جس طرح دو سجدوں کے وقت رفع یدین نہیں ہے ایسے ہی رکوع کے وقت بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ یہی قول امام اعظم ابوحنیفہ، قاضی ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ تینوں کا ہے کہ رفع یدین صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا مگر رکوع اور سجدوں کے وقت نہیں۔

دلیل:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترک رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے کہا: میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی جس میں سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یدین نہیں ہے، ہاں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے۔

امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ نماز میں رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کیا کرتے تھے۔

شوافع کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین سنت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الام میں یہی تصریح موجود ہے۔

دلیل:

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے، جب آپ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہتے اس وقت اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھتے تھے۔ تاہم آپ دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

(ج) رفع یدین اور نظر طحاوی:

بالاتفاق تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین سنت ہے اور دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت سنت

نہیں ہے۔ رکوع اور سجدہ کی تکبیر کے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے۔ تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے اور دیگر تکبیرات نماز کے ارکان سے نہیں ہے۔ تو نظر کا تقاضا ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تکبیرات کو دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ لاحق کیا جائے نہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔

سوال نمبر۲: عَنْ اَبِیْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ رَأَیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ وَفَضَالَۃَ بْنَ عُبَیْدٍ وَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ یَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ فَیُصَلُّوْنَ اِلٰی بَعْضِ السَّوَارِیْ فَیُوْتِرُوْنَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِرَکْعَۃٍ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِی الصَّلٰوۃِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

(ج) صلوۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب:

اعراب سوال میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

ابو عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو درداء، حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ یہ حضرات مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ اس وقت فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ لوگ مسجد میں ایک ستون کے پاس کھڑے ہوئے اور ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کیا پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔

(ب) تعداد رکعات وتر اور نظر طحاوی:

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا الصلوۃ رکعۃ واحدۃ ہے کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں تاکہ یہ رکعت شفع یعنی اس ایک رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں رکعتوں کو طاق کر دے گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔

(ج) صلوۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صلوۃ الوتر واجب ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت موکدہ ہے۔

سوال نمبر۳: عن سعید بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرتہ مائۃ

فقال ثلاث تحرمها عليه وسبعة وتسعون في رقبته انه اتخذ آيات الله هزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ و تشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دورِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعے وہ عورت اس پر حرام ہوگئی ہے اور ستانوے اس کی گردن پر ہیں۔ بیشک اس نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ تین طلاقیں اپنی بیوی کو دے دے تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ شادی نہیں کرسکتا جب تک وہ عورت دوسری شادی نہ کرلے۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا سنت کے خلاف ہے جو تین سے زائد طلاقیں دے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے احکام کا مذاق اڑایا ہے یعنی نافرمانی کی ہے، جس وجہ سے وہ گناہگار ہوگا۔

(ب) تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کا حکم:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہے۔ امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا حرام نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ امام احمد اور امام مالک کے نزدیک بدعت ہے۔ سب اس پر متفق ہیں کہ تینوں اکٹھی طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی ایک نہیں۔

(ج) عہدِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقوں کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو آپ نے اسے نافذ کر دیا اور اس کو ایک شمار نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تین طلاقوں کو تین شمار کرتے تھے ایک نہیں۔

سوال نمبر۳: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟

(ج) "معانی الآثار" اور "شرح معانی الآثار" کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) امام طحاوی کے حالات زندگی:

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک ہے۔ آپ کی کنیت "ابو جعفر" ہے۔ ازدی مصری اور طحاوی آپ کے اسمائے منسوب ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ آپ نے فقہ شافعی پڑھنے کی ابتداء امام ابو ابراہیم مزنی سے کی جو امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ پھر ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر کے عظیم فقیہ احمد بن ابو عمران سے علمی استفادہ کیا اور ان سے فقہ حنفی کا درس لیا۔ پھر آپ شام تشریف لے گئے اور وہاں پر آپ نے قاضی القضاۃ ابو حازم سے علم فقہ میں استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی میں جتنے بھی محدثین مصر آئے آپ نے ان سے بھرپور استفادہ کیا۔ بہت جلد آپ علم حدیث و فقہ کے ماہر کے طور پر معروف ہو گئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، ابو محمد عبدالعزیز بن محمد التمیمی الجوہری اور احمد بن قاسم بن عبداللہ بغدادی وغیرہ شامل ہیں۔

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور کلام وغیرہ کے موضوعات پر بہت سی یادگار تصانیف لکھیں؟ جن میں احکام القرآن، مشکل الآثار، شرح معانی الآثار اور اختلاف العلماء جیسی کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۲۱ھ، ۸۲ سال کی عمر میں ہوا۔

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف:

شرح معانی الآثار لکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعے احناف کے موقف کے دلائل فراہم کیے جائیں اور جو روایات بظاہر احناف کے موقف کے خلاف ہیں ان کی تاویل پیش کی جائے یا ان کے منسوخ ہونے کو واضح کیا جائے۔

(ج) معانی الآثار کا مفہوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی توضیحات کرنا۔

شرح معانی الآثار کا مفہوم:

احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی تشریح کرنا اور روایتوں کے درمیان آنے والے ظاہری تعارض کو رفع کرنا اور ان میں تطبیق پیدا کرنا۔

☆☆☆☆

فقال ثلاث تحرمها عليه و سبعة و تسعون في رقبته انه اتخذ آيات الله هزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ و تشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

جوابات: (الف) ترجمة الحديث:

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعے وہ عورت اس پر حرام ہو گئی ہے اور ستانوے اس کی گردن پر ہیں۔ بیشک اس نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ تین طلاقیں اپنی بیوی کو دے دے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یعنی وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسری شادی نہ کر لے۔ ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا سنت کے خلاف ہے جو تین سے زائد طلاقیں دے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے احکام کا مذاق اڑایا ہے یعنی نافرمانی کی ہے، جس وجہ سے وہ گناہگار ہوگا۔

(ب) تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کا حکم:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا حرام نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ امام احمد اور امام مالک کے نزدیک سنت ہے۔ سب اس پر متفق ہیں کہ تین اکٹھی طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی ایک نہیں۔

(ج) عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقوں کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو آپ نے اسے نافذ کر دیا اور اس کو ایک شمار نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تین کو تین شمار کرتے تھے ایک نہیں۔

سوال نمبر ۳: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟
(ج) "معانی الآثار" اور "شرح معانی الآثار" کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) امام طحاوی کے حالات زندگی:

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک ہے۔ آپ کی کنیت "ابو جعفر" ہے۔ ازدی مصری اور طحاوی آپ کے اسمائے منسوب ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ آپ نے فقہ شافعی پڑھنے کی ابتداء امام ابو ابراہیم مزنی سے کی جو امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ پھر ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر کے عظیم فقیہ احمد بن ابو عمران سے علمی استفادہ کیا اور ان سے فقہ حنفی کا [illegible] کیا۔ پھر آپ شام تشریف لے گئے اور وہاں پر آپ نے قاضی القضاۃ ابو حازم سے علم فقہ میں استفادہ کیا۔ [illegible] کی زندگی میں جتنے بھی محدثین مصر آئے آپ نے ان سے بھرپور استفادہ کیا۔ بہت جلد آپ علم حدیث [illegible] کے طور پر معروف ہو گئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں [illegible] سلیمان بن احمد طبرانی، ابو محمد عبدالعزیز بن محمد التمیمی الجوہری اور احمد بن قاسم بن عبداللہ بغدادی وغیرہم شامل ہیں۔

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، احکام وغیرہ کے موضوعات پر بہت سی یادگار تصانیف لکھیں؟ جن میں احکام القرآن، مشکل الآثار، شرح معانی الآثار اور اختلاف العلماء جیسی کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۲۱ھ ۸۲ سال کی عمر میں ہوا۔

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف:

شرح معانی الآثار لکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعے احناف کے موقف کو دلائل فراہم کیے جائیں اور جو روایات بظاہر احناف کے موقف کے خلاف ہیں ان کی تاویل پیش کی [illegible] کے منسوخ ہونے کو واضح کیا جائے۔

(ج) معانی الآثار کا مفہوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی توضیحات کرنا۔

شرح معانی الآثار کا مفہوم:

احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی تشریح کرنا اور روایتوں کے درمیان آنے والے ظاہری تعارض کو رفع کرنا اور ان میں تطبیق پیدا کرنا۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد: ثلاث ساعات | الورقة الاولى: لصحيح البخارى | مجموع الارقام: ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط۔

السوال الاول: اول ما بدء به رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الوحى الرؤيا الصالحة فى النوم فكان لايرى رؤيا الاجاءت مثل فلق الصبح ثم حبب اليه الخلاء وكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه۔

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وحی کا لغوی وشرعی معنی اور انبیاء کرام کے حق میں وحی کی اقسام سپرد قلم کریں؟

السوال الثانى: ان ميمونة زوج النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعتقت وليدة لها فقال لها لو وصلت بعض اخوالك كان اعظم لاجرك۔

(الف) ترجمہ کریں ور خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) العائد فى هبته كالعائد فى قيئه و قال ليس لنا مثل السوء الذى يعود فى هبته كالكلب

عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے رجوع کا حکم بیان کریں؟

(ج) عمریٰ کا لغوی اور شرعی معنی بیان کرتے ہوئے حکم بیان کریں؟

السوال الثالث: خرج رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم من اسلم يتناضلون بالسوق فقال ارموابنى اسماعيل فان ابا كم كان راميا و انا مع بنى فلان لاحد الفريقين فامسكوا بايديهم قال فقال ما لهم قالوا و كيف نرمى و انت مع بنى فلان قال ارموا انا معكم كلكم۔

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب بخاری شریف کی احادیث کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب لکھیں؟

السوال الرابع: (الف) فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث صحیحہ کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ج) ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد اور اسماء لکھیں؟
(د) اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق سپرد قلم کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الاولی: لصحیح البخاری

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط.

السوال الاول: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ.

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟
(ب) وحی کا لغوی و شرعی معنی اور انبیاء کرام کے حق میں وحی کی اقسام سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) مذکورہ حدیث مبارکہ پر اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء نیک (سچے) خوابوں سے ہوئی۔ آپ جو بھی رات کو دیکھتے صبح روشن کی طرح اس کی تعبیر ظاہر ہو جاتی۔ پھر آپ کے دل میں گوشہ نشینی/خلوت کی محبت ڈال دی گئی آپ خلوت کے لیے غار حرا چلے جاتے اور عبادت میں مشغول رہتے۔

(ب) وحی کا لغوی معنی:

وحی کا لغوی معنی "لکھنا"، "اشارہ کرنا، الہام اور "کلام خفی" ہے۔
اصطلاحی معنی: وحی ان کلمات الٰہیہ کو کہتے ہیں جن کو اللہ اپنے انبیاء اور اولیاء کی طرف القاء فرماتا ہے۔ یہ القاء یا تو اس فرشتے کے واسطے سے ہوتا ہے، جو دکھائی دے اور اس کا کلام سنائی دے یا بغیر مشاہدہ سائنہ کا کلام سنائی دے یا نبی کے دل میں کوئی بات ڈال دی جائے۔

انبیاء کے حق میں وحی کی اقسام:

انبیاء کرام کے حق میں وحی کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:
☆ قدیم کلام کا سننا بغیر کسی واسطہ کے۔ ☆ بذریعہ فرشتہ اللہ کا پیغام آنا
☆ وحی کو دل میں ڈالنا

السوال الثانی: ان میمونة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتقت ولیدة لها فقال لها لو وصلت بعض اخوالك كان اعظم لاجرك.

(الف) ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) العائد فی هبته كالعائد فی قيئه و قال لیس لنا مثل السوء الذی یعود فی هبته كالكلب

عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے رجوع کا حکم بیان کریں؟

(ج) عمریٰ کا لغوی اور شرعی معنی بیان کرتے ہوئے حکم بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث:

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا تو انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم یہ لونڈی اپنے کسی ماموں کو دے دیتیں تو تمہارے لیے یہ زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔

خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق:

اعتقت: صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی معلوم ثلاثی مزید فیہ از باب افعال۔

وصلت: صیغہ واحد مونث حاضر فعل ماضی معلوم مثال واوی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

اعظم: صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔

(ب) مذکورہ عبارت کی وضاحت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "ہبہ میں رجوع کرنے والا اس کی مانند ہے جو قے کر کے چاٹ لے۔ ہبہ سے رجوع (واپس لینا) کرنے والا ہونے کے لیے اس سے بری کوئی مثال نہیں جس طرح کتا اپنی قے چاٹ لیتا ہے"۔ ان احادیث میں ہبہ واپس لینے کی مذمت بیان کی گئی ہے کیونکہ ہبہ دینے کا اصل مقصد باہم محبت بڑھانا اور نیکی ہے۔ جبکہ واپس لینے یا رجوع کرنے کے سبب یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسا کرنے سے موہوب لہ کی دل آزاری ہوتی ہے۔

رجوع کا حکم:

ہبہ کی ہوئی چیز واپس نہ لینا بہتر ہے، اگر مجبوری لاحق ہو جائے تو واپس لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ موہوب لہ کے پاس اسی حالت میں موجود ہو۔ ہبہ کی ہوئی چیز موہوب لہ کی ملک ہو جاتی ہے۔

(ج) عمریٰ:

...معنی:
...دوسرے کے لیے کسی کو اپنا مکان دے دینا۔

...معنی:
...کسی کا اپنا گھر دوسرے شخص کو اس کی عمر بھر دے دینا۔ جب وہ مر جائے تو وہ گھر [illegible] پہلے شخص یا
...ورثاء کی طرف لوٹ آئے گا۔

...
...جاتا ہے، اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک ہے [illegible]
...روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ جائز ہے۔
...الثالث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ
...فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمَاعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ
...بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا
...كُلِّكُمْ.
...حدیث مذکورہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟
...سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب بخاری شریف کی احادیث کی روشنی میں لکھیں؟
...نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب لکھیں؟

...(الف) اعراب:

...حوالہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔
...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کی جانب تشریف لے گئے۔ وہ بازار میں تیر اندازی
...آپ نے فرمایا "اے بنی اسماعیل! تیر چلاؤ" کیونکہ تمہارے والد بھی تیر انداز تھے" اور میں دو
...والوں میں سے ایک بنی فلاں کی معیت میں ہوں۔ اس پر انہوں نے اپنے ہاتھوں کو روک
...کیا ہو گیا ہے؟ غرض کیا ہم کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ بنو فلاں کی معیت میں ہیں۔
...تم تیر اندازی کرو، میں تم سب کی معیت میں ہوں۔

...سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب:

...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی تھیں۔ آپ کا نام فاطمہ
...ایک روایت کے مطابق آپ اعلان نبوت کے پہلے سال پیدا ہوئیں۔ بعض

کے نزدیک نبوت کے اعلان سے ایک سال قبل اور ایک روایت کے مطابق پانچ سال قبل پیدا ہوئیں: آپ کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور آپ کے شکم مبارک سے ان کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ آپ کا وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے چھ ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11ھ میں ہوا۔

آپ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ارشادات ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے گوشت (جگر) کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ سیدۃ نساء العالمین ہیں (تمام جہاں کی عورتوں کی سردار)۔

(ج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مبارک:

آپ کا نسب مبارک درج ذیل ہے: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ۔ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

السوال الرابع: (الف) فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث صحیحہ کی روشنی میں تحریر کریں؟

(ب) ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد اور اسماء لکھیں؟

(ج) اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) فضائل صحابہ کرام:

صحابہ کرام کے فضائل سے متعلق متعدد احادیث مروی ہیں:

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کو بُرا بھلا نہ کہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری (محمد) جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے/خیرات کرے تو ان کے ایک مد (ایک سیر) خیرات کرنے کے برابر بلکہ آدھا مد خیرات کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، پس تم ان میں سے جس

کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہماری امت میں ہمارے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک، طعام نمک کے بغیر مزیدار نہیں ہوتا۔
حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مسلمان کو آگ نہ چھوئے گی جس نے میری زیارت کی اور جس نے میری زیارت کرنے والوں کی زیارت کی۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو، وہ تمہارے نیک ترین لوگوں میں سے ہیں، پھر وہ جوان کے ساتھ متصل ہیں، پھر وہ جوان کے ساتھ متصل ہیں۔
ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل احادیث میں وارد ہیں۔

(ب) ازواجِ مطہرات کی تعداد و اسمائے مبارک:

ازواج مطہرات کی تعداد اور ان کے نکاحوں کی ترتیب میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن گیارہ پر سب کا اتفاق ہے۔ ازواجِ مطہرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد ۲۔ حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیق
۳۔ حضرت حفصہ بنت عمر فاروق ۴۔ حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان
۵۔ حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ ۶۔ حضرت سودہ بنت زمعہ
۷۔ حضرت زینب بنت جحش ۸۔ حضرت میمونہ بنت حارث
۹۔ حضرت زینب بنت خزیمہ ۱۰۔ حضرت صفیہ بنت حیی
۱۱۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہن۔

(ج) اہل بیت کا مصداق:

اہل بیت سے مراد نبی علیہ السلام کی ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ اور ان کی اولاد ہیں۔



تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد: ثلاث ساعات | الورقة الثانية: لصحیح مسلم | مجموع الارقام ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

السوال الاول: عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلونی، فهابوه ان یسالوه، قال فجاء رجل، فجلس عند رکبتیه، فقال: یا رسول الله، ما الاسلام؟ قال: لا تشرك بالله شیئا و تقیم الصلاة و توتی الزکاة، و تصوم رمضان، قال: صدقت، قال: یا رسول الله، ما الایمان؟ قال: ان تومن بالله، و ملائکته، و کتابه، و لقائه، و رسله، و تومن بالبعث، و تومن بالقدر کله، قال: صدقت .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) آنے والے "رجـــــل" کا نام بتائیں نیز مذکورہ حدیث کی روشنی میں پانچ علامات قیامت لکھیں؟

السوال الثانی: عن ابی سعید الخدری، فی حدثیه هذا: ان انا سا من عبد القیس قدموا علی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فقالو: مرنا بامر نامر به من وراء نا، وندخل به الجنة اذا نحن اخذنا به، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر کم باربع، و انها کم عن اربع: اعبدوا الله ولا تشرکو ابه شیئا، و اقیموا الصلاة، و اتوا الزکاة، و صوموا رمضان، و اعطوا الخمس من الغنائم، و انها کم عن اربع: عن الدباء، و الحنتم، و المزفت، و النقیر .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو کا ترجمہ کریں؟

(ب) الدباء الحنتم، المزفت، النقیر کی تشریح کریں؟

السوال الثالث: عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قال: وقت رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاهل الشام الجحفۃ، ولاهل نجد، قرن المنازل، ولاهل الیمن، یلملم، قال: فهن لهن، ولمن اتی علیهن من غیر اهلهن، ممن اراد الحج و العمرة، فمن کان دونهن فمن اهله، و کذا فکذلك، حتی اهل مکة یهلون منها .

...حدیث مذکورہ کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

...کی تعریف کریں نیز اہل مدینہ اور پاکستانیوں کا میقات تحریر کریں؟

...لوگ حج کا اور عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں گے؟

...رابع: عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ ان النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مربہ و ...حدیبیۃ، قبل ان یدخل مکۃ و ھو محرم و ھو یوقد تحت قدر، والقمل بتھافت ...وجھہ، فقال: ایوذیک ھو امک ھذہ؟ قال: نعم، قال: فاحلق راسک.

...سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

...اگر کوئی عذر کی وجہ سے سر منڈوا لے تو قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا حکم تحریر کریں؟

...کون سے چھ جانور ہیں جنہیں حالتِ احرام میں بھی مارنا جائز ہے؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثانية: لصحیح مسلم

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط.

...الاول: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ...فَهَابُوْهُ اَنْ یَّسْاَلُوْهُ، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَیْهِ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللہِ، مَا ...قَالَ: لَا تُشْرِكُ بِاللہِ شَیْئًا وَ تُقِیْمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِی الزَّكَاةَ، وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ، قَالَ: ...قَالَ: یَارَسُوْلَ اللہِ، مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللہِ، وَ مَلَائِكَتِهٖ، وَ كِتَابِهٖ، وَلِقَائِهٖ، ...وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ، وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهٖ، قَالَ: صَدَقْتَ.

...اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

...آنے والے "رجـــــل" کا نام بتائیں نیز مذکورہ حدیث کی روشنی میں پانچ علامات قیامت ...لکھیں؟

...(الف) اعراب: سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

...ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ ...صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ...

روز ایک آدمی حاضر ہوا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو زانوں ہو کر بیٹھ گیا، اس نے عرض کیا: یا
رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز ادا کرو،
زکوٰۃ دو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو، وہ آدمی عرض گزار ہوا: آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر اس نے
عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی
کتابوں، اس سے ملاقات، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر سے تعلق رکھنے
والے تمام امور پر ایمان لانا، اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔

(ب) "رجل" کا نام:

اس آنے والے "رجل" کا نام حضرت جبرئیل علیہ السلام تھا۔ جو انسانی شکل میں آ کر لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے۔

علامات قیامت:

علامات قیامت درج ذیل ہیں:

i- لونڈیاں اپنے آقا کو جنم دیں گی۔

ii- برہنہ بدن، ننگے پاؤں اور بہرے گونگے علاقوں کے سردار بن جائیں گے۔

iii- چرواہے، بہت عالیشان عمارتیں تعمیر کرنے لگ جائیں گے۔

iv- یاجوج ماجوج کا خروج

v- سورج کا مغرب سے نکلنا۔

السوال الثانی: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ، فِیْ حَدِیْثِہٖ ھٰذَا: اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ عَبْدِ الْقَیْسِ
قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: مُرْنَا بِاَمْرٍ نَّاْمُرُ بِہٖ مِنْ وَّرَآءِنَا
وَنَدْخُلُ بِہِ الْجَنَّۃَ اِذَا نَحْنُ اَخَذْنَا بِہٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ
وَّاَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: اعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا، وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ، وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ،
وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ، وَاَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ، وَاَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: عَنِ الدُّبَّاءِ، وَ الْحَنْتَمِ
وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِیْرِ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو کا ترجمہ کریں؟

(ب) الدباء الحنتم، المزفت، النقیر کی تشریح کریں؟

(الف) اعراب:

… میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

… حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد القیس کے کچھ لوگ رسول اللہ کی … اور عرض کیا: ہمیں آپ کوئی ایسا حکم دیں جسے ہم اپنے قبیلہ والوں کو پہنچا دیں اور اس پر ہم … جنت میں داخل ہو جائیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں … اور چار چیزوں سے منع کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ … قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو۔ میں چار … تم کو روکتا ہوں: دباء، حنتم، مزفت اور نقیر ہرگز استعمال نہ کرو۔

اصطلاحات کی تشریح:

دباء کی تشریح: سوکھا کدو، جو برتن کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس میں بھی نبیذ بنائی جاتی ہے اور … بنانے سے جلدی اس میں شدت آ جاتی ہے۔ اردو میں اسے "تونبی" کہتے ہیں۔ یعنی "تمبا" … پچا سوا ہوتا ہے۔ اس کو فقیر سکھا کر کشکول بناتے ہیں۔

حنتم کی تشریح: حنتم کے معنی ہیں روغنی گھڑا۔ جب اس میں نبیذ بنائی جائے، تو اس میں جلدی … ہو جاتا ہے۔

مزفت کی تشریح: تارکول پھیرا ہوا گھڑا، اس میں بھی نبیذ بنانے سے جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ … کے نزدیک ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت پہلے تھی، پھر منسوخ ہو گئی۔ پہلے اس لیے … شراب کے برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آئے۔ پھر جب شراب سے طبیعتیں ہٹ گئیں، تو … اس حوالے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ آپ نے فرمایا: … کچھ برتنوں سے روکا تھا، اب جان لو کہ کوئی برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام کرتا … نشہ آور چیز حرام ہے۔

نقیر کی تشریح: اس کا معنی ہے کریدنا، کھودنا۔ لوگ درخت کے تنے کو کھود کر برتن بناتے تھے، اس … بنانے سے اس میں جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

… الثالث: عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا، قال: وقت رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ … الشام الجحفة، ولاهل نجد، قرن المنازل، ولاهل اليمن، يلملم، قال: فهن … عليهن من غير اهلهن، ممن اراد الحج و العمرة، فمن كان دونهن فمن … كذلك، حتى اهل مكة يهلون منها . . .

(الف) حدیث مذکور کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟
(ب) میقات کی تعریف کریں نیز اہل مدینہ اور پاکستانیوں کا میقات تحریر کریں؟
(ج) مکی لوگ حج کا اور عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں گے؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن، اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔ یہ مواقیت وہاں کے رہنے والوں کے لیے بھی اور جو دوسری جگہوں سے ان کی حدود میں آتے ہیں چاہے ان کا حج کا ارادہ ہو یا عمرہ کا۔ جو لوگ ان مواقیت کی حدود میں ہوں وہ اسی مقام پر سے احرام باندھیں۔ یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے احرام باندھیں۔

(ب) میقات کی تعریف:

میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج وعمرہ کے لیے کہ مکہ جانے والے کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو۔

اہل مدینہ کا میقات:

اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ (بئر علی) ہے۔

اہل پاکستان کا میقات:

پاکستان سے جانے والی کا میقات یلملم ہے۔

(ج) اہل مکہ کا میقات:

مکی لوگ حج کا اور عمرہ کا احرام مکہ مکرمہ سے باندھیں گے۔

السوال الرابع: عن كعب بن عجرة رضى الله عنه ان النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مربه و هو بالحديبية، قبل ان يدخل مكة و هو محرم و هو يوقد تحت قدر، والقمل يتهافت على وجهه، فقال: ايوذيك هو امك هذه؟ قال: نعم، قال: فاحلق راسك.
(الف) سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟
(ب) اگر محرم عذر کی وجہ سے سر منڈوالے تو قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حکم تحریر کریں؟
(ج) وہ کون سے چھ جانور ہیں جنہیں حالتِ احرام میں بھی مارنا جائز ہے؟

(الف) ترجمہ:

... کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ میں تھے۔ ... مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوئے تھے، میں حالت احرام میں دیگچی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور ... کے اوپر جوؤں کا گرنا ہو رہا تھا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو ان جوؤں نے تکلیف دے ... عرض کی: جی ہاں، ارشاد فرمایا: پھر سر کو منڈ والو۔

... بوجہ عذر محرم کو سر منڈوانے کا حکم:

... عذر کی وجہ سے سر منڈ والے، تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن اس کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ چھ مسکینوں کو ... بانٹنا یا تین دن روزے رکھنا یا قربانی کرنا۔ اس کی دلیل قرآن وسنت کے مطابق درج ذیل

... کی روشنی میں:

... كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ

... تم میں جو تم میں مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو، تو وہ اس (سر منڈوانے) کے بدلے میں ... صدقہ دے یا قربانی کرے۔

... مبارکہ کی روشنی میں:

... کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حدیبیہ والے ... کے پاس سے ہوا، تو دریافت کیا ان جوؤں نے تم کو تکلیف دے رکھی ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ ... فرمایا: سر کو منڈ والو۔ ان کے بعد ایک بکری کو ذبح کر ڈالو یا تین روزے رکھ لو یا تین صاع ... چھ مساکین کو کھلا ڈالو۔

... حالت احرام میں مارنے جانے والے جانوروں کے نام:

۱- ... ۲- سفید اور کالا کوا ۳- کاٹنے والا کتا
... ۵- سانپ ۶- بچھو

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الثالثة:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	لجامع الترمذی	۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط .

السوال الاول: جابر بن سمرة رضی الله عنه نزل رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علی ابی ایوب رضی الله عنه و کان اذا اکل طعاما بعث الیه بفضله فبعث الیه یوم طعام ولم یاکل منه النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلما اتی ابوب النبی علیه السلام فذکر ذلك له فقال النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فیه الثوم فقال یا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احرام هو قال لا ولکنی اکرهه من اجل ریحه .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے حل کریں، نیز کچے اور پکے لہسن کے کھانے کا حکم ایک ہے یا مختلف؟

السوال الثانی: (۱) عن انس رضی الله عنه ان النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهی ان یشرب الرجل قائما فقیل الاکل قال ذاك اشد .

(۲) عن ابن عمر رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قال کنانا کل علی عهد رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و نحن نمشی و نشرب و نحن قیام .

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں اور بظاہر تضاد کا جواب کیا ہے؟

(ب) آب زم زم کھڑے ہو کر پینے کی حکمت کیا ہے؟ جب کہ دیگر پانی کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔

السوال الثالث: عن ابی هریرة رضی الله عنه قال اتی النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بلحم فدفع الیه الذراع و کان یعجبه فنهس منها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں، نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کو کھانا پسند فرماتے تھے ان میں سے پانچ کے نام لکھیں؟

(ب) کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث مبارکہ تحریر کریں؟

السوال الرابع: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل پر پندرہ سطروں پر مشتمل مضمون قلمبند کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

الاول: جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
... اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ
... النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتٰى أَبُوْ أَيُّوْبَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ
... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الثُّوْمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَرَامٌ
... وَلٰكِنِّيْ أَكْرَهُهٗ مِنْ أَجْلِ رِيْحِهٖ.

... حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟
... کشیدہ صیغے حل کریں نیز کچے اور پکے لہسن کے کھانے کا حکم ایک ہے یا مختلف؟

(الف) اعراب:

... میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

... "حضرت جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
... ایوب کے ہاں پڑاؤ کیا۔ اور جب نبی علیہ السلام کچھ کھا لیتے تو بچا ہوا (کھانا) ابوایوب کی طرف
... بھیجتے، ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا حضرت ابوایوب کو بھجوایا اور آپ صلی اللہ علیہ
... وسلم نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا، پس جب حضرت ابوایوب نبی علیہ السلام کے پاس آئے اور اس
... کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اس میں لہسن موجود تھا۔ پس حضرت
... ابوایوب نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں اسے اس کی بُو کی
... وجہ سے ناپسند کرتا ہوں"۔

... خط کشیدہ صیغے:

اکل: صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔
... صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب سَمِعَ يَسْمَعُ۔
... واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب فَتَحَ يَفْتَحُ۔

... لہسن کھانے کا حکم:

... لہسن کا حکم ایک نہیں بلکہ مختلف ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے "عن علی قال نهى
... صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الثوم الا مطبوخا" کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے لہسن کے کھانے سے منع فرمایا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو"۔ (تو اس کا حکم مختلف ہے) کیونکہ پکنے کی وجہ سے اس کی بو ختم ہو جاتی ہے۔

السوال الثانی: (۱) عن انس رضی اللہ عنہ ان النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى ان يشرب الرجل قائما فقيل الاكل قال ذاك اشد.

(۲) عن ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قال كنانا كل على عهد رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و نحن نمشى و نشرب و نحن قيام.

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں اور بظاہر تضاد کا جواب کیا ہے؟

(ب) آب زم زم کھڑے ہو کر پینے کی حکمت کیا ہے؟ جب کہ دیگر پانی کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔

جوابات: (الف) ۱- ترجمہ حدیث:

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانے کا حکم دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ زیادہ شدید (برا) ہے"۔

۲- ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں چلتے پھرتے کھا لیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پانی پی لیا کرتے تھے"۔

رفع تضاد: بظاہر تو دونوں حدیثیں متعارض ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ احادیث میں تعارض نہیں، کیونکہ نہی تنزیہی ہے۔ صحابہ کرام کا عمل بیان جواز کے لیے ہے۔ مختار یہ ہے کہ چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر کھانا پینا نہیں چاہیے اگرچہ جائز ہے۔

بعض محدثین کہتے ہیں کہ ممانعت کا تعلق اس شخص سے ہے جو اپنے ساتھیوں کے لیے پانی لائے اور جلدی کر کے کھڑے کھڑے ان سے پہلے ہی پی لے اور ان کی رعایت نہ کرے۔

کھڑے ہو کر پینے کی نہی جب تنزیہی ہے تو اولیٰ یہی ہے کہ کھڑا ہو کر نہ پئے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ لہسن کا کھانا مباح ہے لیکن اس شخص کے لیے مکروہ ہے جو جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتا ہو یعنی لہسن کھا کر نماز کے لیے مسجد میں جانا مکروہ ہے۔ اسی طرح بعض محدثین فرماتے ہیں کہ کچے پیاز اور لہسن کے کھانے سے ممانعت ہے پکے ہوئے سے نہیں۔ اصح یہ ہے کہ وہ نہی بھی تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ جو شخص یہ چیزیں کھائے وہ اس وقت تک گھر میں بیٹھے جب تک کہ بو باقی ہو، مسجد میں نہ جائے کہ ایسی حالت میں مسجد جانا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف، امام محمد کا یہی مختار ہے۔

(ب) آب زم زم کھڑے ہو کر پینے میں حکمت:

بعض فقہی روایات میں ہے کہ زمزم اور وضو کا پانی کھڑے ہو کر پئیں اور باقی پانی بیٹھ کر۔ زمزم پانی کی اس کی وجہ یہ ہے کہ ماء زمزم میں مطلوب یہ ہے کہ اس کی برکت تمام اعضاء کو پہنچے اور ایسا کھڑے ہو کر پینے ہی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینے میں بھی یہی حکمت ہے۔ دونوں پانی کھڑے ہو کر پینے میں طہارت ظاہری اور طہارت باطنی کو جمع کرنا بھی ہے۔

سوال الثالث: عن ابی هريرة رضی الله عنه قال اتی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بلحم فرفع اليه الذراع و كان يعجبه فنهس منها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کا کھانا پسند فرماتے تھے ان میں سے پانچ کے نام لکھیں؟

(ب) کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث مبارکہ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں گوشت لایا گیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ گوشت رکھا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہت پسند فرمایا اور آپ علیہ السلام نے اس سے دانتوں کے ذریعے نوچ کر تناول فرمایا۔

پسندیدہ اشیاء کے نام:

۱- شہد ۲- میٹھی چیز ۳- کدو ۴- ران کا گوشت

۵- جو کی روٹی ۶- کھجور ۷- ثرید ۸- تلبینہ

(ب) کھانے سے قبل تسمیہ کے بارے احادیث:

۱ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش تربیت میں تھا اور میرا ہاتھ پیالہ میں گردش کرتا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ"۔

۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہارے لیے (اس گھر میں) رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے۔

۳ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کھانے پر ...

نہ پڑھی جائے شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے۔

السوال الرابع: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل پر پندرہ سطروں پر مشتمل مضمون قلمبند کریں؟

جواب: شمائل مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اف تک نہ کہا۔ یہ نہ کہا: یہ کیوں کیا اور کیوں نہ کیا" خواہ ان کا تعلق امور دنیا سے تھا یا امور دین سے۔ اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ حضور نے مجھے ایک دفعہ کسی کام کے لیے بھیجا تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نہ جاؤں گا۔ میرے دل میں یہ تھا کہ اس کام کے لیے جاؤں جس کا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ چنانچہ میں روانہ ہو گیا حتیٰ کہ میں کچھ بچوں پر گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے میری گردن پکڑ لی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: اے انس! کیا تم وہاں جا رہے ہو جہاں جانے کا میں نے تم کو حکم دیا تھا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جا رہا ہوں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال شفقت اور حسن اخلاق ہی ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی عملی تفسیر ہیں۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی علیہ السلام کے خلق کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے سورۃ مومنون کی ایک سے دس تک کی آیتیں پڑھی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق سب سے اچھا تھا۔ آپ کو صحابہ اور اہل بیت میں سے جو بھی بلاتا تو آپ فرماتے: "لبیک"۔

اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے میرے رب نے ادب سکھایا سو اچھا ادب سکھایا۔ یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال و اعلیٰ اخلاق و عادت کی دلیل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ نہ طبعاً فحش گفتار تھی اور نہ تکلفاً۔ نہ ہی آپ بازار میں بلند آواز سے باتیں کرتے اور نہ برائی کا جواب برائی سے دیتے بلکہ معاف اور درگزر فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ مبارک سے نہیں مارا ماسوائے جہاد فی سبیل اللہ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سائل کو لفظ "نہیں" سے جواب نہیں دیا۔

ع "نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

آپ تحفہ قبول فرماتے اور جواباً تحفہ پیش بھی کرتے۔ اپنے گھر کا کام خود ہی کر لیتے۔ الغرض! نبی علیہ السلام کی ذات اخلاق و عادات میں اکمل تھی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وانك لعلى خُلُقٍ عظيم"۔

☆☆☆

[illegible] ۱۴۴۵ھ [illegible]

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

امتحان ... (سال دوم) بابت ۲۰۲۴ء/۱۴۴۵ھ

الورقة الرابعة — مجموع الارقام ۱۰۰

الوقت — الحديث

الملاحظة: اجب عن الثلاثة اسئلة فقط

السؤال الاول: (الف) عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لان يتصدق المرء في حياته بدرهم خير له من ان يتصدق بمائة عند موته .

(ب) عن ابن عباس ان ... الوصية للوالدين و الاقربين فكانت الوصية كذلك حتى نسختها آية الميراث .

(ج) ... ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني فقير ليس لي شيء ولي يتيم قال كل من مال يتيمك غير مسرف و لا مبادر و لا متأثل .

... [illegible] ؟

السؤال الثاني: عن ابن عباس قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يخطب اذا هو برجل قائم في الشمس فسأل عنه فقالوا هذا ابو اسرائيل نذر ان يقوم و لا يقعد و لا يستظل و لا يتكلم و يصوم قال مروه فليتكلم و ليستظل و ليقعد و ليتم صومه .

(الف) حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ... [illegible] کریں؟

(ج) ... [illegible] حل کریں؟

السؤال الثالث: عن عمير بن هانئ العنسي قال سمعت عبد الله بن عمر يقول كنا قعودا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الفتن فاكثر في ذكرها حتى ذكر فتنة الاحلاس فقال قائل يا رسول الله و ما فتنة الاحلاس؟ قال هي هرب و حرب ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمي رجل من اهل بيتي .

(الف) ... [illegible] کا ترجمہ و تشریح کریں؟

(ب) فتنة السراء، فتنة الدهيماء، فتنة الاحلاس کی مکمل وضاحت کریں؟

(ج) ... [illegible] کریں؟

السوال الرابع: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت قرأ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هذه الآية هو الذى انزل عليك الكتب منه آيات محكمات الى "اولى الالباب" قالت قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاذا رأيتم الذين يتبعون ماتشابه منه فاولئك الذين سمى الله فاحذروهم.

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ محکمات اور متشابہات سے کیا مراد ہیں؟ تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الرابعة: السنن لابی داؤد

السوال الاوّل: (الف) عن ابی سعید الخدری ان رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لان يتصدق المرء فى حيوته بدرهم خيرله من ان يتصدق بمائة عند موته.

(ب) عن ابن عباس ان ترك خيرا الوصية للوالدين و الاقربين فكانت الوصية كذلك حتّٰى نسختها اية الميراث.

(ج) ان رجلا اتى النَّبِىَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال انى فقير ليس لى شىء ولى يتيم قال فكل من مال يتيمك غير مسرف ولا مبادر ولا متاثل.

مذکورہ تینوں احادیث مبارکہ کا ترجمہ و تشریح و توضیح تحریر کریں؟

جوابات: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی حیات/زندگی میں صرف ایک درہم صدقہ کرتا ہے، تو اس سے بہتر ہے کہ اپنی موت کے قریب سو درہم صدقہ کرے۔

تشریح و توضیح: مذکورہ حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ صدقہ دینے کا کون سا وقت بہتر ہے؟ اور صدقہ بلا کو ٹالتا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اس وقت دو جب تم تندرست، حریص اور بقائے حیات ہو اور تمہیں فقر کا خوف ہو، کیونکہ اپنا مال کسی کو دینا ایک مشکل امر ہوتا ہے۔ صدقہ و

...اس وقت تک موخر نہ کرو کہ تمہاری جان حلق میں آگئی ہو، کیونکہ مذکورہ بالا صورتوں میں دیا ہوا کم
...صدقے سے افضل ہے جو تم حالت موت میں دیتے ہو۔

...) حدیث کا ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر مال چھوڑتے تو وصیت والدین اور اقرباء کے
...بارے ہی ہوتی تھی حتیٰ کہ اسے آیت میراث نے منسوخ کر دیا۔

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ پہلے وصیت اپنے والدین اور اقرباء کے
...تھی۔ جس کا قرآن مجید میں بھی ذکر کیا گیا ہے لیکن بعد میں یہ آیت مبارکہ منسوخ ہوگئی جس کی
...یہ تھی کہ والدین اور اقرباء کو اصحاب فرائض ہونے کی وجہ سے حصہ مل جاتا ہے۔ لہٰذا وصیت
...دار کے حق میں کرنی چاہیے جو وارث نہ ہو، تاکہ انہیں بھی مال کا کچھ حصہ مل سکے، جس سے ان
...ناداری اور غربت دور ہو جائے اور انہیں کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے اور وہ ایک باعزت
...زندگی... اس کا فائدہ وصیت کرنے والے کو یہ ہو سکتا ہے کہ اس کے ذریعے اس کی مغفرت ہو جائے
...تقویٰ و شہادت کا مقام مل جائے۔

...) حدیث مبارکہ کا ترجمہ:

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: میں فقیر ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہے،
ایک یتیم کا ولی ہوں فرمایا: تم یتیم کا مال کھا لیا کرو سوائے اسراف کے سوائے جلدی کرنے اور سوائے جمع
...کے۔

تشریح و توضیح: پہلے لوگ یتیموں کا مال کھا لیا کرتے مگر جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی "جو لوگ
...مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں۔ عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں
...جائیں گے"۔ جس کی وجہ سے لوگوں نے یتیموں کے پاس جانا اور ان مال کے کھانے کو چھوڑ دیا۔ پھر
...آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ "وہ آپ سے یتیموں کے مال کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تو فرما
...ان کی اصلاح کرنا نیکی ہے ان کو اپنے ساتھ شامل کرو تو وہ تمہاری بھائی ہیں"۔
...حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر یتیم کی کفایت کرنے والا مفلس ہو اور یتیم مالدار ہو، تو وہ
...(کفالت کرنے والا) اس کے مال کو اس کی تعلیم و تربیت پر خرچ کر سکتا ہے۔ اس کی ضروریات کو پورا
...کے ساتھ خود بھی اس میں شامل ہو سکتا ہے لیکن یہ مال خرچ کرتے وقت وہ ذہن میں رکھے کہ اس
...فضول کاموں میں خرچ نہ کرے اور نہ اس کی نیت اسے اپنے لیے جمع کرنا ہو اور نہ ہی اس کی
...یتیم کے سن بلوغت تک پہنچنے سے پہلے پہلے اس کا مال ختم کر دے۔

السوال الثانی: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا هَذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَ يَصُومَ قَالَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَ لْيَسْتَظِلَّ وَ لْيَقْعُدْ وَ لْيُتِمَّ صَوْمَهُ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) کفارہ نذر ویمین تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کو دھوپ میں کھڑا دیکھا تو اس کے بارے میں دریافت کیا، لوگوں نے عرض کیا: اس نے نذر مان رکھی ہے کہ کھڑا رہے گا نہ بیٹھے گا اور نہ سایہ میں جائے گا نہ کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو کلام کرے، سایہ میں جائے، بیٹھ جائے اور اپنے روزہ کو مکمل کرلے۔

(ب) کفارہ:

نذر: ''نذر کا کفارہ قسم کا ہی کفارہ ہے یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلانا درمیانی قسم کا، یا تین روزے رکھنا یا غلام آزاد کرنا ہے''۔ یہ حدیث مبارکہ ہے۔

قسم: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا غلام آزاد کرنا یا تین روزی رکھنا ہے۔

(ج) خط کشیدہ صیغے:

يقوم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف اجوف واوی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

لا يَسْتَظِلّ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی معلوم ثلاثی مزید از باب استفعال۔

السوال الثالث: عن عمير بن هانی العنسی قال سمعت عبد الله بن عمر يَقُوْلُ كنا قعود اعند رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فذكر الفتن فاكثرفی ذكرها حتى ذكر فتنة الاحلاس فقال قائل يا رسول الله و ما فتنة الاحلاس؟ قال هرب وحرب ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمى رجل من اهل بيتى .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) فتنة السراء، فتنة الدهيماء، فتنة الاحلاس کی مکمل وضاحت کریں؟
(ج) "كما قعودًا" کے "قعودًا" کے منصوب ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: ایک دفعہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے، آپ نے فتنوں کا ذکر کیا۔ آپ نے تفصیل سے ان کا تذکرہ کیا۔ آپ نے "احلاس" کے فتنہ کا تذکرہ کیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! "احلاس" کا فتنہ کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: (جان بچانے کے لیے) بھاگنا اور جنگ ہے۔ پھر فتنہ سراء کا ذکر ہوا۔ جس کا فساد میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے قدموں کے نیچے ہوگا۔

توضیح وتشریح: اس روایت میں مختلف فتنوں کو بالتفصیل بیان کرنے کا تذکرہ ہے۔ آپ نے فتنوں کی تفصیل بیان کر کے ان سے محفوظ رہنے کا درس دیا ہے۔ تا قیامت فتنے برپا ہوتے رہیں گے۔ مسلمانوں کو بھی ان سے حفاظت کا التزام کرنا ہوگا۔ معاشرے میں اسلامی تعلیمات کے منافی برانگیختہ والی تحریک فتنہ ہے۔ اس کے اپنے گمراہ کن کچھ اغراض و مقاصد ہوتے ہیں مثلاً فتنہ خوارج جس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوب سرکوبی کی تھی۔ متعدی بلا سے محفوظ رہنے کے لیے دوسرے مقام یا شہر کی طرف منتقل ہونا بھی فتنہ ہے اور جنگ بھی ایک متعدی مرض سے کم نہیں ہوتی۔ اس لیے اس کے نتیجہ میں بے شمار نفوس لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ عصر حاضر میں سب سے بڑا فتنہ قادیانیت ہے۔ جس کی علمی اور سیاسی سطح پر امام شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سرکوبی فرمائی۔ اس فتنہ کے خاتمہ کے لیے مزید کوشش کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ فتنہ وطن، ایمان اور معاشرے کا دشمن ہے۔ اس فتنہ سے باخبر ہونا اور اسے دبانے کے جہاد میں شامل ہونا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(ب) مذکورہ فتنوں کی وضاحت:

ایک روایت میں "فتنہ السراء" اور "فتنہ الدھیماء" کی تفصیل مذکور ہے۔ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فتنہ السراء" کا ذکر کیا جو میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ظاہر ہوگا۔ "وہ سمجھے کہ اس کا مجھ سے تعلق ہے، حالانکہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا، کیونکہ میرے ساتھی پرہیزگار لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص کو اپنا امیر مقرر کر لیں گے، جو پسلی پر سرین کی طرح ہو گا۔

پھر آپ نے "فتنة الدهيماء" کا ذکر کیا، جو اس امت کے کسی بھی فرد کو نہیں چھوڑے گا۔ اسے

کم از کم طمانچہ ضرور مارے گا۔ جب یہ کہا جائے گا کہ اب ختم ہونے لگا ہے، تو وہ مزید ابھرے گا۔ اس میں صبح کے وقت بندہ مومن کا ہوگا اور شام کے وقت کافر ہوگا۔ یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہوں گے۔ ایک گروہ میں صرف ایمان ہوگا اور اس میں کوئی نفاق نہیں ہوگا اور ایک گروہ میں صرف نفاق ہوگا اس میں کوئی ایمان نہیں ہوگا۔ جب ایسی صورت حال پیش آئے، تو اسی دن یا اس سے اگلے دن دجال کے آنے کا انتظار کرنا۔

۳۔ فتنۃ الاحلاس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فتنوں کا تذکرہ کیا، آپ نے کثرت سے ان کا تذکرہ کیا۔ آپ نے "احلاس" کے فتنہ کا تذکرہ کیا، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احلاس کا فتنہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جان بچانے کے لیے بھاگنا ہوگا اور جنگ ہوگی۔

(ج) کنا قعودا میں قعودا کے منصوب ہونے کی وجہ:

قعودًا اس لیے منصوب ہے، کیونکہ یہ کان کی خبر ہے۔

السوال الرابع: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ اِلٰى "اُولِى الْاَلْبَابِ" قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ محکمات اور متشابہات سے کیا مراد ہیں؟ تحریر کریں۔

(ج) خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی: "وہی ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی۔ جس میں محکمات آیات ہیں یہی کتاب کی اصل ہیں تاکہ عبرت حاصل کریں"۔ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیات کی پیروی کر رہے ہیں۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کا نام اللہ

نے کہا ہے پس ان سے دور/الگ رہو۔

(ب) تشریح حدیث مبارکہ: اس حدیث مبارکہ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں بدعتی لوگ پیدا ہوتے رہیں گے، جن سے بچنا ضروری ہے۔ محکمات و متشابہات آیات اس لیے اتاری گئیں تاکہ دلوں کو ایمان کے لیے پرکھا جائے۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں تاکہ اس سے زمین پر فتنہ وفساد پھیلائیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں سے بچنے میں ہی کامیابی ہے، کیونکہ محکمات آیات ہی قرآن کی اصل ہیں پس جو سچے مومن ہیں وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں محکمات ومتشابہات سارے کا سارا قرآن اللہ تعالیٰ نے ہی نازل فرمایا ہے۔ اور وہ حق ہے۔

محکمات: محکمات ان آیات کو کہتے ہیں، جو ظاہر اور واضح ہوں اور اس میں کسی تاویل کی ضرورت نہ ہو مثلاً عذاب وثواب، حلال وحرام اور امر ونہی کا حکم وغیرہ۔

متشابہات: متشابہات ان آیات کو کہا جاتا ہے جن میں مختلف معانی کا احتمال پایا جاتا ہو جیسا کہ حروف مقطعات۔

یا

وہ آیات جن کے ظاہری معانی واضح نہ ہوں اور نہ ہی سمجھ میں آتے ہوں اور اگر سمجھ آ بھی جائیں تو وہ معنی مراد نہیں ہوتے جیسے ید اللہ (اللہ کا ہاتھ) وغیرہ۔

(ج) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

رَأَیْتُم: جمع مذکر حاضر فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مہموز العین ناقص یائی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ

سَمّٰی: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب تفعیل۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اهلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد: ثلاث ساعات | الورقة الخامسة: سنن النسائی و ابن ماجة | مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر قسم سے دو دو سوالات حل کریں؟

القسم الاول ...... سنن النسائی

السوال الاول: عَنْ عَائِشَةَ ان فتادة دخلت عليها فقالت ان ابی زوجنی ابن اخیه ليرفع بی خسيسته و انا كارهة فقالت اجلسی حتی یاتی النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فجاء رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاخبرته فارسل الی ابيها فدعاه فجعل الامر اليها فقالت يا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اجزت ما صنع ابی و لكن اردت ان اعلم النساء من الامر شیء .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے باکرہ کے نکاح "باذنها و بغیر اذنها" کا حکم تحریر کریں؟

السوال الثانی :۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت دخل علی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و عندی رجل قاعدفا شتدذلك عليه و رايت الغضب فی وجهه فقلت يا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه اخی من الرضاعة فقال انظرن ما اخوانكن و مرة اخری انظرن من اخوانكن من الرضاعة فان الرضاعة عن المجاعة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

السوال الثالث: عن ابن عمر قال لعن رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الواصلة و المستوصلة و الواشمة و الموتشمة ۔ عن عبد الله قال لعن الله المتنمصات والمتفلجات الا العن من لعن رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(الف) مذکورہ دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

القسم الثانی ...... ابن ماجہ

السوال الرابع: عن ابی هريرة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلموا القرآن و اقرأوه و ارقدوا فان مثل القرآن و من تعلمه فقام به كمثل جراب محشو مسكا يفوح ريحه كل مكان و مثل من تعلمه فرقد و هو فی جوفه كمثل جراب اوكی علی مسك.

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں علم وعلماء کی فضیلت پر نوٹ لکھیں؟

السوال الخامس: عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طلب العلم فريضة على كل مسلم و اضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير الجوهر و اللؤلؤ و الذهب.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

(ب) نااہل کے سامنے علم پیش کرنے والے کو خط کشیدہ کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ تحریر کریں؟

السوال السادس: عن سهل بن سعد الساعدی قال اتی النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دلنی علی عمل اذا انا عملته احبنی الله و احبنی الناس فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازهد فی الدنيا يحبك الله وازهد فيما فی ايدی الناس يحبوك.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الخامسة: سنن النسائی و ابن ماجة

القسم الاوّل ...... سنن النسائی

السوال الاوّل: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنَّ اَبِیْ زَوَّجَنِیْ ابْنَ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ

بِیْ خَسِیْسَتَهٗ وَ اَنَا كَارِهَةٌ فَقَالَتْ اِجْلِسِیْ حَتّٰی یَاْتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِیْ وَ لٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ اَلِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے باکرہ کے نکاح "باذنها و بغیر اذنها" کا حکم تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (فرماتی ہیں) کہ ایک دن ایک جوان لڑکی میرے پاس آئی اور وہ کہنے لگی: میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بھائی کے بیٹے سے اس وجہ سے کیا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں عزت والا بن جائے اور میں اسے ناپسند کرتی ہوں۔ میں نے اس سے کہا: بیٹھ جاؤ، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پس آپ نے آپ کو سارا واقعہ بتایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ کو بلوایا اور اس لڑکی کو اختیار دیا، تو وہ عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! میرے باپ نے جو کچھ کیا مجھے قبول ہے، مگر میں یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کو بھی اس معاملہ میں کسی طرح کا کوئی اختیار ہے؟

(ب) تشریح: اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ بالغہ عورت/لڑکی کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اگر اس کے ولی اس کی کہیں شادی کرنا چاہیں تو وہ انکار یا اقرار کرسکتی ہے؟ یعنی اسے یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ چاہے تو اس شادی کو قبول کرلے اور چاہے تو اس سے انکار کردے، کیونکہ بالغہ عورت آزاد ہونے کے ساتھ ساتھ شرع کے احکام کی مخاطب اور مکلف ہوتی ہے۔ اب اس کی کم عقلی بھی ختم ہوگئی ہے۔

نکاحِ باکرہ میں "بِاِذْنِهَا" کا حکم:

اگر باکرہ کے ولی نے اس سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی اور باکرہ عورت اس کی بات سن کر خاموش رہی یا مسکرانے لگے تو یہ اس کی رضامندی کی/اجازت کی دلیل ہوگی اور اس کے ولی کو اس کا نکاح کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ وہ بالغہ اور عاقلہ ہو۔

بغیر اِذْنِهَا کا حکم:

اگر بالغہ وعاقلہ باکرہ اگر زبان سے انکار کردے یا رونے لگے، تو یہ اس کی رضامندی نہ ہوگی تو اس پر

ولی جبر نہیں ہے لیکن اگر وہ باکرہ نابالغہ ہے تو اس کا ولی اس کی اجازت کے بغیر بھی اس کا نکاح منعقد کروا سکتا ہے وہ صحیح ہوگا۔

سوال الثانی :۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت دخل علی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعندي رجل قاعدا فاشتد ذلك عليه و رايت الغضب في وجهه فقلت يا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه اخي من الرضاعة فقال انظرن ما اخوانكن و مرة اخرى انظرن من اخوانكن من الرضاعة فان الرضاعة عن المجاعة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

جوابات:(الف) ترجمہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں آئے۔ میرے پاس ایک آدمی کو بیٹھے ہوئے پایا، تو آپ کو بہت ناگوار گزرا اور آپ کے چہرہ انور پر جلال کے آثار نمایاں تھے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا رضاعی بھائی ہے، اس پر آپ نے فرمایا: تم دیکھ لیا کرو، تمہارے بھائی کون کونسے ہیں؟ دیکھ لیا کرو تمہارے بھائی کون کون سے ہیں؟ کیونکہ رضاعت کا اعتبار بھوک سے ہے۔

(ب) تشریح: اس حدیث مبارکہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ رضاعت کا تعلق چھوٹی عمر سے ہے یعنی اگر کسی عورت نے دو برس کے اندر اندر (جو کہ مدت رضاعت ہے) بچہ کو دودھ پلایا، تو اس سے رضاعت ثابت ہو جائے گی اور پھر رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب ولادت سے ہوتی ہے۔

مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ: مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ درج ذیل ہیں:

(۱) جمہور اور صاحبین کا مذہب: ان کے نزدیک مدت رضاعت دو برس ہے، انہوں نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 233 سے استدلال کیا:

ترجمہ: "مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال دودھ پلائیں"۔

(۲) حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ مدت رضاعت دو سال دو ماہ ہے۔

(۳) حضرت امام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ کا نظریہ ہے کہ مدت رضاعت تین سال ہے۔

(۴) علامہ ابن حزم کے نزدیک مدت رضاعت کا تعین نہیں ہے، بچپن یا جوانی میں جب بھی کوئی دودھ پیئے گا، رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ البتہ وہ منہ سے چوس کر دودھ پینا شرط قرار دیتے ہیں۔

کوئی شخص برتن میں ڈال کر عورت کا دودھ پئے گا تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

(۵) حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا نقطہ نظر ہے کہ مدت رضاعت اڑھائی سال ہے۔اس سے زیادہ مدت میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس ارشاد ربانی سے استدلال کیا ہے ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ (الاحقاف ۱۵) بچے کے حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت اور دودھ پلانے کی مدت تیس ماہ ہے۔

مقدار رضاعت میں آئمہ اربعہ کا مذہب:

رضاعت کی مقدار کم ہو زیادہ جب وہ مدت رضاعت میں حاصل ہو تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔امام شافعی کے نزدیک مقدار رضاعت پانچ گھونٹ ہیں۔

السوال الثالث: عن ابن عمر قال لعن رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الواصلة والمستوصلة والواشمة والموتشمة .عن عبد اللہ قال لعن اللہ المتمصات والمتفلجات الا العن من لعن رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

(الف) مذکورہ دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

جوابات: (الف) حدیث (۱) کا ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی بال جوڑنے اور جڑوانے والی عورت پر، بالوں کو گودنے اور گدوانے والی عورت پر۔

حدیث (۲) کا ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بالوں کو اکھیڑنے اور دانتوں میں کشادگی کرنے والی عورتوں پر اللہ نے لعنت کی ہے۔مگر میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

المستوصلة: صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل

الموتشمة: صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل

المتمصات: صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل

القسم الثانی ۔۔۔ ابن ماجه

السوال الرابع: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ

وَاقْرَءُوْهُ وَارْقُدُوْا فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوْكِيَ عَلَى مِسْكٍ.

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں علم وعلماء کی فضیلت پر نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پاک سیکھو اور اس کو پڑھا کرو، کیونکہ جو شخص قرآن پاک کا علم حاصل کرنے کے بعد اس کی قرات بھی کرے اور قیام کی حالت میں اسے پڑھے بھی، اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے، جو مشک سے بھری ہوئی ہو اور اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلی ہو۔ جو شخص قرآن مجید کا علم حاصل کر کے سو جائے اور قرآن مجید اس کے ذہن و دل میں ہو، تو اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے جس کے منہ کو باندھ دیا گیا ہو۔

(ب) تشریح حدیث مبارکہ: اس حدیث مبارکہ میں قرآن کریم کو سیکھنے اور پڑھنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے، قرآن سیکھنے اور پڑھنے والے کے سینے کو تھیلی سے تشبیہ دی گئی ہے اور قرآن کریم کو مشک سے۔ لہٰذا جب قاری قرآن قرآن پڑھتا ہے، تو اس کی آواز پھیلتی ہے اور ہر سننے والے کی سماعت تک پہنچتی ہے اور اس کی برکت گھر میں پھیل جاتی ہے۔ جو قرآن پڑھتے ہوئے ہونے کے باوجود اس کو نہیں پڑھتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے تھیلی کا منہ بند ہو، جس سے نہ تو خوشبو پھیلتی ہے اور نہ ہی اس سے کسی کا فائدہ ہوتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں یہ مسئلہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ نماز میں فرض قرأت کی بقدر سورتوں یا آیتوں کا سیکھنا ہر مسلمان کے لیے فرض عین ہے۔

علم کی فضیلت: جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی کے لیے چن لیتا ہے تو اسے علم کی دولت سے نوازتا ہے، تاکہ وہ اللہ کی معرفت حاصل کر سکے۔ بلاشبہ علم وہ نور ہے جو اللہ دلوں میں ڈالتا ہے۔ علم کے ذریعے انسان اچھے اور برے میں تمیز کر سکتا ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جگہ سے ہوا تو وہاں پر دو مجلسیں ہو رہی تھیں، ایک میں اللہ کا ذکر ہو رہا تھا اور دوسری مجلس مذاکرہ علم سے متعلق تھی۔ آپ دوسری مجلس میں شریک ہو گئے اور فرمایا: یہ زیادہ بہتر ہے یعنی عالموں کی ہم نشینی اختیار فرما کر اس کی فضیلت کو واضح فرمایا۔ اس کی فضیلت درج ذیل احادیث سے بھی واضح ہوتی ہے:

۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس علم کے طالب لوگ آئیں گے، جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق انہیں مرحبا مرحبا کہنا اور انہیں اچھی طرح سے علم سکھانا۔ راوی کا بیان ہے: میں نے حکم سے دریافت کیا: "اقنوھم" سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: علم سکھانا۔

۲- حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے، تو ان کا گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا، اس پر انہوں نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حتیٰ کہ آپ کا گھر بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کروٹ کے بل استراحت فرما تھے، جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا، تو اپنے قدمین شریفین کو سمیٹ لیا اور فرمایا: میرے بعد تمہارے پاس لوگ حصول علم کے لیے آئیں گے، تو تم انہیں مبارک باد دینا اور انہیں علم سکھانا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا، جو نہ تو ہمیں مرحبا کہتے ہیں اور نہ ہی مبارک دیتے ہیں، ماسوا اس کے کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں، تو وہ لاپرواہی اختیار کرتے ہیں۔

۳- اطلبوا العلم ولو بالصین یعنی تم علم دین حاصل کرو، خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

پس اگر علم کی کوئی اہمیت وفضیلت نہ ہوتی، تو ان احادیث مبارکہ میں اس کے حصول پر زور نہ دیا جاتا اور نہ ہی اس کے سیکھانے کا ذکر ہوتا۔

علماء کی فضیلت:

العلماء سے مراد وہ لوگ ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

ترجمہ: "بے شک اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں"۔ (فاطر: 28)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟" (الزمر: 9)

ایک عالم کی فضیلت بہت سی احادیث میں بھی وارد ہے:

۱- حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو علم سکھایا، تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر وثواب ملے گا اور عمل پیرا ہونے والے لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت عابد، اور عالم کو لایا جائے گا، عابد سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ' جبکہ عالم سے کہا جائے گا رکو! اور لوگوں کی شفاعت کرو' کیونکہ تم نے ان کے اخلاق کو سنوارا ہے۔ (شعیب الایمان)

[س]وال الخامس: عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طلب العلم فريضة على كل مسلم و اضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير الجوهر و اللؤلؤ والذهب .

[ال]ف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

ب) نااہل کے سامنے علم پیش کرنے والے کو خط کشیدہ کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ تحریر کریں؟

[جو]ابات: (الف) ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل [کرنا] ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہل کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات، موتیوں اور سونے [کا ہا]ر پہنایا جائے۔

تشریح وتوضیح: حدیث مبارکہ کے پہلے حصہ میں علم کی فرضیت بیان کی گئی ہے۔ جس سے مراد وہ علم [ہے جو] ہر مسلمان کے لیے سیکھنا فرض ہے یعنی دین کے بنیادی وضروری مسائل اور قرآن کی تعلیم وغیرہ۔ [دوس]رے حصے میں نااہل کے سامنے علم کے اعلیٰ نکات کو بیان کرنے سے روکا گیا ہے، کیونکہ جب نااہل کے [سام]نے علم کے اسرار ورموز بیان کیے جائیں جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہوں' تو وہ غلط فہمی کا شکار ہو جائے گا۔ [یا] ناسمجھی کی وجہ سے ان کا منکر ہو جائے گا۔ لہٰذا نااہل لوگوں کے سامنے علم کی بات کرنا علم کو مہمل وبیکار [کر]نے کے مترادف ہے، کیونکہ نہ تو وہ علم وحکمت کی بات سمجھیں گے اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور [اس و]جہ سے وہ علم تلف اور ضائع ہونے کے مترادف ہوگا۔

(ب) خط کشیدہ سے تشبیہ دینے کی وجہ: ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ نااہل کو علم [کی] باریکیاں سکھانا جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہوں۔ بعض ... خنزیر ایک نجس اور قابل [مذ]مت جانور ہے۔ قیمتی جواہرات کو حقیر حیوانات کے گلے میں پہنانا، جواہرات کی توہین ہے۔ اسی [طرح] علم کو نااہل لوگوں کے سامنے پیش کرنا علم کو بے مول کرنا ہے۔ کیونکہ جب وہ ایسی باتیں سنیں گے جو [ان] کی عقل کے ادراک سے باہر ہوں' تو وہ اسے جھٹلا دیں گے، نااہل لوگوں سے مراد بد مذہب دینی وعقلی

ذہن نہ رکھنے والے، اسلام کی بدنامی کا سبب بننے والے اور بے عمل لوگ مراد ہیں۔

السوال السادس: عن سهل بن سعد الساعدی قال اتی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دلنی علی عمل اذا اناعملته احبنی الله و احبنی الناس فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ازهد فی الدنیا یحبك الله وازهد فیما فی ایدی الناس یحبوك .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کی طرف راہنمائی کیجیے جس کے کرنے سے اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں؟ رسول اللہ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، اللہ تم سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے قبضے میں ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ، وہ (لوگ) تم سے محبت کرنے لگیں گے/تم سے محبت کریں گے۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں دنیا سے بے رغبتی اور اس کے مال ودولت سے بے رغبتی کا درس دیا گیا ہے کہ دنیاوی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے بارش سے اُگا یا ہوا سبزہ کہ کسانوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے لیکن پھر وہ کسی آسمانی آفت یا زمینی آفت کے سبب سوکھ جائے تو بے کار ہو جاتا ہے۔ یہی حال دنیا کے طالب کا ہے۔ وہ اپنی زندگی کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے اور اس کے لیے ہر حد سے گزر جاتا ہے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارکہ میں دنیا سے بے رغبتی کا درس دیا تاکہ انسان ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اللہ کا ہو جائے اور جو اللہ کا ہو جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے محبت فرمانے لگتا ہے اور اس کے ہاتھ، ناک، آنکھ، کان اور پاؤں وغیرہ بن جاتا ہے۔ الغرض انسان کی رضا اللہ کی رضا بن جاتی ہے۔ یہ بھی دنیا کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص کسی کی چیز پر نظر رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس چلے جائے اور میرے پاس آ جائے، تو ایسے حاسد سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ جب وہ ان سے اور ان کی چیزوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے، تو وہ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں۔

(ب) خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

دلنی: صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد مضاعف از باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔

ازهد: صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

الوقت المحدد: ثلاث ساعات

مجموع الارقام: ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط۔

السوال الاول: عن عمرو بن مرة قال دخلت مسجد حضر موت فاذا علقمة بن وائل يحدث عن ابيه ان رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يرفع يديه قبل الركوع و بعده فذكرت ذلك لا براهيم فغضب و قال رآه هو و لم يره ابن مسعود ولا اصحابه۔

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت پر کیوں ترجیح حاصل ہے؟ حالانکہ دونوں صحابہ میں سے ہیں۔

(ج) رفع یدین کے مسئلہ کے بارے میں نظرِ طحاوی ذکر کریں؟

السوال الثانی: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قالت كان الوتر سبعا و خمسا والثلث بتيراء فكرهت ان تجعل الوتر ثلثالم يتقد مهن شىء حتّٰى يكون قبلهن غيرهن۔

(الف) ترجمہ کریں اور وتر کا حکم عند الائمة الاربعة بیان کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر میں اختلاف ائمہ بیان کرتے ہوئے نظرِ طحاوی ذکر کریں؟

السوال الثالث: عن ابن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قال طلقت امر اتى و هى حائض فردها على رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتّٰى طلقتها و هى طاهر۔

(الف) ترجمہ کریں، نیز حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم دلیل کے ساتھ تحریر کریں؟

عن طاؤس ان ابا الصهباء قال لابن عباس اتعلم ان الثلاث كانت تجعل واحدة۔

(ب) حدیث مذکور ائمہ اربعہ کے مؤقف کے خلاف ہے ان کی طرف سے کیا جواب ہے؟

(ج) طلاق بدعت سے کیا مراد ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

السوال الرابع: (الف) عدت کا حکم و حکمت بیان کرتے ہوئے عدت وفات، عدت طلاق اور عدت منکوحہ پر نوٹ قلم کریں؟

قال ابو جعفر اختلف الناس فى الاقراء فقال قوم هى الحيض و قال آخرون هى

الاظہار۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف بیان کرتے ہوئے احناف کا مؤقف مع دلیل تحریر کریں؟

(ج) امام طحاوی کا نام قلمبند کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

السوال الاوّل: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ فَإِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَاٰهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَلَا أَصْحَابُهُ.

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت پر کیوں ترجیح حاصل ہے؟ حالانکہ دونوں صحابہ میں سے ہیں۔

(ج) رفع یدین کے مسئلہ کے بارے میں نظر طحاوی ذکر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضر موت والی مسجد میں داخل ہوا، پس وہاں حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے رکوع کرنے سے پہلے اور رکوع کرنے کے بعد۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم نخعی سے کیا، تو اس پر وہ ناراض ہوئے اور فرمانے لگے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں کرتے دیکھا ہے، تو پھر (اصل بات یہ ہے کہ) حضرت ابن مسعود اور ان کے ساتھیوں نے ایسا کیوں نہ دیکھا؟

(ب) حضرت ابن مسعود کی روایت کو ترجیح دینے کا سبب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اگرچہ دونوں صحابی ہیں اور حضرت علقمہ بن وائل کی روایت کی تردید اس لیے کی گئی ہے، کیونکہ حضرت ابن مسعود پہلے صحابی ہیں اور اس وجہ سے وہ رسول اللہ صلی

...اللہ علیہ وسلم کے احوال وافعال سے حضرت علقمہ بن وائل کی بنسبت زیادہ واقف تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مہاجروں کے ساتھ رہیں تاکہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال سے اچھی طرح واقف رہیں اور انہیں یاد رکھ پائیں۔ اس کے علاوہ ترجیح دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ امام ابو جعفر طحاوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی تھے، تاکہ وہ علم حاصل کر لیں نماز کے دوران آپ کے افعال کا کہ آپ کیسے نماز ادا کرتے تھے تاکہ وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے سکیں؟ تو ان حضرات نے اس سے متعلق جو بات بیان کی وہ اس سے زیادہ مستند ہوگی کہ اس صحابی کی نقل سے جو دوران نماز ان حضرات سے زیادہ دور ہوتے تھے۔

(ج) رفع یدین اور نظر طحاوی: امام طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا مقصود کسی بھی راوی کے ضعف کو نمایاں کرنا نہیں اور نہ ہی یہ میرا طریقہ ہے مگر صرف فریق مخالف کی زیادتی کو واضح وعیاں کرنا مقصد ہے۔ پھر اگر فکر ونظر کے حوالے سے غور کریں تو اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ ابتدا تکبیر میں رفع یدین پایا جاتا تھا۔ دونوں سجدوں کے درمیان جو تکبیر ہے، اس میں رفع یدین نہیں ہے مگر سجدہ سے اٹھنے اور رکوع کی تکبیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے کہا: اس کا حکم صرف شروع والی تکبیر جیسا ہے، جس طرح اس کے اندر ہاتھ بلند کیا کرتے ہیں یونہی ان کے اندر بھی ہاتھوں کو بلند کریں گے۔ بعض دوسروں نے کہا: ان کا حکم دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر تو وہ حکم نہیں رکھتی، اس لیے کہ اگر فرضی طور پر مان لیں کہ ان کو چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی جبکہ وہ دونوں نماز کے سنن سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت وہ نماز کی سنتوں میں سے ہے، جس طرح اٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان سے تعلق نہیں رکھتی، اس لیے کہ اگر مان لیں کہ اگر اس کو ترک کر دے، تو نماز ٹوٹے گی نہیں۔ یہ دونوں تکبیریں نماز کی سنتوں سے تعلق رکھتی ہیں، تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے، جس طرح کہ دونوں سجدوں کے مابین تکبیر کا حکم ہے، تو وہی حکم ان کا بھی ہے۔ لہٰذا دونوں کے اندر رفع یدین نہیں ہوگا، اس بارے میں نظر وفکر کا یہی تقاضا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ اسی بات کے قائل ہیں۔

ابو بکر بن عیاش کا بیان ہے کہ میں نے کسی بھی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا۔

السوال الثانی: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قالت كان الوتر سبعا و خمسا والثلث بتراء لكرهت ان تجعل الوتر للثالم يتقدمهن شيء حتى يكون قبلهن غيرهن.

(الف) ترجمہ کریں اور وتر کا حکم عند الائمة الاربعة بيان کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر میں اختلاف ائمہ بیان کرتے ہوئے نظر طحاوی ذکر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ (آپ کے) وتر سات، پانچ اور تین رکعتیں تھیں۔ تین بہترین ہیں آپ یہ بات پسند نہیں کرتی تھیں کہ صرف تین رکعتیں وتر پڑھیں۔ ان سے پہلے کچھ بھی نوافل وغیرہ ادا نہ کیے جائیں۔

وتر کا حکم: حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قول معتمد کے مطابق وتر کی نماز واجب ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک نماز وتر سنت مؤکدہ ہے اور دیگر ائمہ وشوافع کا مسلک یہ ہے کہ نماز وتر مسنون ہے۔

(ب) تعداد رکعات وتر میں اختلاف:

نماز وتر کی ادائیگی میں کسی کا اختلاف نہیں لیکن اس کی رکعات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کسی کے نزدیک ایک رکعت اور کسی کے نزدیک تین رکعات وتر ہیں۔ آیئے آئمہ کے مؤقف کو جانتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ کا مؤقف: امام ابوحنیفہ کے نزدیک وتر تین رکعت ہیں اور ان میں ایک ہی سلام ہے۔

دلیل: عقبہ بن مسلم کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم دن کے وتر کو جانتے ہو؟ تو میں نے کہا وہ نماز مغرب ہے۔ انہوں نے کہا: تم نے سچ کہا یا تم نے اچھا جواب دیا: پھر آپ نے فرمایا: ہم مسجد میں تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر یا رات کی نماز کے متعلق پوچھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو، دو رکعت ہے، جب تمہیں صبح (صادق) ہو جانے کا خوف ہو، تو ایک رکعت سے نماز کو وتر بنا دو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رات کے وتر کو دن کے یعنی مغرب کی نماز کی طرح قرار دیا تو واضح ہو گیا کہ وتر تین رکعات ہیں، ان میں سلام نہیں جیسا کہ مغرب کی نماز تین رکعات ہیں ان کے درمیان سلام نہیں۔ مذکورہ بالا حدیث بھی ہمارے مؤقف کی دلیل ہے۔

امام شافعی وامام مالک کا مؤقف: ان حضرات کے نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں مگر ان میں سلام کے ذریعے فصل کیا جائے یعنی دو سلاموں کے ساتھ۔ اس میں ایک رکعت کا بھی احتمال پایا جاتا ہے۔

دلیل: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دو رکعت ہیں، جب تمہیں صبح (صادق) ہو جانے کا خوف ہو، تو ایک رکعت پڑھ کر اپنی نماز کو وتر بنا لو۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دو رکعت اور وتر کو سلام سے علیحدہ کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی

...رنے تھے۔
تعداد رکعات وتر اور نظر طحاوی: امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صلوٰۃ رکعۃ واحدۃ [illegible]
...مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں تاکہ یہ رکعت شفع یعنی ان
...رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں
...دونوں کو طاق کر دے، گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔

...سوال الثالث: عن ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قال طلقت امرأتی و ھی حائض فردھا
علی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حتی طلقتہا و ھی طاھر۔
...اس کا ترجمہ کریں نیز حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم دلیل کے ساتھ تحریر کریں؟
...عن طاؤس ان ابا الصھباء قال لابن عباس اتعلم ان الثلاث کانت تجعل واحدۃ۔
...حدیث مذکور ائمہ اربعہ کے مؤقف کے خلاف ہے ان کی طرف سے کیا جواب ہے؟
...(ج) طلاق بدعت سے کیا مراد ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

...جوابات: (الف) ترجمہ:

...حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں
...طلاق دے دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مجھے واپس لوٹانے کا حکم صادر فرمایا، یہاں تک کہ
...میں نے اسے حالت طہر میں طلاق دی۔

...**حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم:** صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حالت حیض میں اپنی
...بیوی کو طلاق دیتا ہے، تو وہ طلاق واقع ہو جائے گی، اور ایسا کرنا گناہ ہے۔ ہر چند کہ اچھے لوگوں کے یہاں
...یہ ...ت اچھا نہیں سمجھا جائے گا، مگر اس کے باوجود وقوع طلاق میں کسی بھی طرح کا کوئی شبہ یا شائبہ نہیں ہے۔
...بہتر یہ ہے کہ شوہر طلاق سے رجوع کرے۔

...حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر کسی فقہی مذہب کی حمایت یا مخالفت کے بغیر
...اجتہاد کی بنیاد پر مؤقف اختیار کیا ہے کہ حالت حیض میں دی گئی طلاق واقع ہو جائے گی۔ انہوں نے
...حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واقعہ سے استدلال کیا ہے کہ انہوں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو
...طلاق دے دی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہونے پر رجوع کرنے کا حکم دیا، پھر رجوع کے بعد انہوں
...نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ حالت طہر میں تھی۔

(ب) تین طلاقوں کے وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا مؤقف:

...بیک وقت تین طلاقیں دینے سے ان کے وقوع یا عدم وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا متفقہ مؤقف

یہ ہے کہ اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ چنانچہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

ایک بار تین طلاق دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ اجماع مذاہب اربعہ تین طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ آئمہ متبوعین سے کوئی امام اس باب میں اصلاً خلاف نہیں رکھتا۔ عورت اس کے نکاح سے ایسی خارج ہوئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اس کے نکاح میں نہیں آ سکتی۔ اگر یونہی رجوع کر لیا جائے بلا حلالہ نکاح جدید باہم کر لیا، تو دونوں مبتلائے حرام کاری ہوں گے اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا یعنی: "جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے راستہ نکال دیتا ہے۔"

اس نے تقویٰ نہ کیا بلکہ خلاف خدا اور رسول تین طلاقیں لگا تار دینے کا مرتکب ہوا، اللہ عزوجل نے اس کے لیے مخرج نہ رکھا، اب حلالہ کے سخت تازیانے سے اسے ہرگز مفر نہیں، یہاں تک کہ آئمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے، تو وہ حکم باطل و مردود ہے۔

جمہور صحابہ، تابعین اور ان کے بعد والے مسلمانوں کے آئمہ کرام کا مسلک ہے، بیک لفظ تین طلاقیں تین ہوں گی۔ امام مجاہد سے سنن داؤد میں مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، تو ایک شخص آیا اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر خاموش رہے، تو میں نے خیال کیا کہ شاید ابن عباس سائل کو بیوی واپس کر دیں گے، تو کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے بعض لوگ بیوی کی طلاق دیتے ہوئے حماقت سے کام لیتے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں، تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی سبیل پیدا فرما دیتا ہے، جبکہ تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے لاتعلق ہو چکی ہے۔

(ج) طلاق بدعت اور اس کا حکم:

طلاق بدعت کی تین صورتیں ہیں:

i- ایک ہی مجلس میں بیک وقت تین طلاقیں دینا خواہ ایک کلمہ سے ہوں یا متعدد کلمات سے، تو یہ تینوں واقع ہو جائیں گی۔

ii- حالت حیض میں ایک طلاق دینا، اس میں رجوع کرنا واجب ہے لیکن ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

iii- جن ایام میں عورت سے صحبت کی ہو ان میں ایک طلاق دینا، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ مگر یاد

رہے کہ طلاق بدعت دینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ (در مختار مع الرد المحتار، ج4، ص32)

السوال الرابع: (الف) عدت کا حکم و حکمت بیان کرتے ہوئے عدت وفات، عدت طلاق اور عدت مفقود پر قلم کریں؟

قال ابو جعفر اختلف الناس فی الاقراء فقال قوم ھی الحیض و قال آخرون ھی الاطھار۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف بیان کرتے ہوئے احناف کا مؤقف مع دلیل تحریر کریں؟

(ج) امام طحاوی کا نام قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) عدت کا حکم و حکمت:

عورت کے لیے عدت گزارنا واجب ہے، عدت گزارنے میں ایک حکمت یہ ہے کہ استبرائے رحم ہو جائے۔عدت کے ذریعے نکاح کا مقام و مرتبہ واضح ہو جاتا ہے اور نسب محفوظ رہے۔

عدت وفات: اگر کسی عورت کا شوہر وفات پا جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہیں (قمری مہینوں کے اعتبار سے)۔

عدت طلاق: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور وہ غیر حاملہ ہو تو اس کی عدت تین حیض ہیں۔اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔

عدت مفقود: اگر کسی عورت کا شوہر لاپتہ ہو جائے تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اس کی واپسی کا انتظار کرے، لیکن اگر وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو وہ قاضی کے پاس جا کر اپنا مسئلہ مع گواہان بیان کرے تو قاضی بیوی کو چار سال تک مزید انتظار کا حکم دے گا، اگر اس دوران بھی شوہر کا پتہ نہ چلے تو قاضی شوہر کو مردہ قرار دے تو وہ عورت چار ماہ دس دن عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے، لیکن اگر ایک سال تک نکاح فسخ کا وقت ہو جائے یا نفقہ نہ ہو تو پھر عورت تین حیض عدت پوری کرے گی۔

(ب) مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

امام ابو جعفر فرماتے ہیں کہ لفظ "اقراء" میں اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے، ایک گروہ کے نزدیک یہ "حیض" ہے اور دوسرے کہتے ہیں یہ "طہر" ہے۔ مذکورہ مسئلہ یعنی لفظ "اقراء" کے معنی میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا اختلاف درج ذیل ہے:

احناف کا مؤقف: احناف کے نزدیک "قروء" سے مراد "حیض" ہے۔

شوافع کا مؤقف: شوافع کے نزدیک "قروء" سے مراد "طہر" ہے۔

موقف احناف پر دلیل: آپ نے ایک مستحاضہ عورت سے فرمایا: "تم اپنے اقراء کے ایام میں نماز ترک کر دو۔" اس حدیث مبارکہ میں "اقراء" سے صریحاً "حیض" مراد ہے۔ جو کہ نبی پاک کی زبان مقدس سے جاری ہوا، اور یہی ہماری دلیل ہے۔

(ج) امام طحاوی کا اسم گرامی:

امام طحاوی کا پورا نام "الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک بن مسلمہ بن سلیم بن خباب الازدی المصری الطحاوی حنفی" ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلِ سُنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات 2025



5 سالہ

نُورانی گائیڈ

حلُ شُدہ پرچہ جاتُ



مُفتی محمد الحسند نُورانی دامت برکاتہم العالیہ

تنظیم المدارس (اہلِ سنّت) پاکستان

الشهادة العالمية فى العلوم العربية والاسلامية

(ایم اے عربی واسلامیات) السنة الثانية (للطالبات)

الوقت المحدد الورقة الاولى: لصحيح البخارى مجموع الارقام

ثلاث ساعات ۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط۔

السوال الاول: (الف) ان جابر بن عبد الله الانصارى قال و هو يحدث عن فترة الوحى فقال فى حديثه بينا انا امشى اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت بصرى فاذا الملك الذى جاء نى بحراء جالس على كرسى بين السماء والارض فرعبت منه فرجعت فقلت زملونى زملونى ۔

حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) فترة الوحى سے کیا مراد ہے؟ اور اس کی مدت اور حکمت بیان کریں؟

(ج) "زَمِّلُوْا" کی صرفی تحقیق لکھیں؟

السوال الثانى: (الف) عن ابى حميد الساعدى قال استعمل النبى صلى الله عليه وسلم رجلا من الازد يقال له ابن الاتبية على الصدقة فلما قدم قال هذا لكم و هذا اهدى لى قال فهلا جلس فى بيت ابيه اوبيت امه فينظر ايهدى له ام لا ۔

اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عاملین کو ملنے والے ہدایا کا حکم بیان کریں؟

(ج) ہبہ کی تعریف قلمبند کریں؟

السوال الثالث: (الف) عن عائشة قالت ماغرت على امرءة للنبى صلى الله عليه وسلم ماغرت على خديجة هلكت قبل ان يتزوجنى لما كنت اسمعه يذكرها و امره الله ان يبشرها ببيت من قصب و ان كان ليذبح الشاة فيهدى فى خلائلها منها ما يسعهن ۔

حدیث مذکور کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ج) سیرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر جامع نوٹ لکھیں جس میں ان کی عمر اور ان کی اولاد کا تذکرہ ضرور قلمبند ہو؟

السوال الرابع: (الف) بنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء اور احوال بالاختصار تحریر کریں؟

(ب) حدیث کی کس کتاب کو جامع کہا جاتا ہے؟ جامع بخاری کے علاوہ کوئی دو نام اور ذکر کریں؟

(ج) امام بخاری کا نام، ولادت، وصال اور مختصر احوال سپرد قلم کریں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات ۱۴۴۶ھ/2025ء

الورقة الاولى: لصحيح البخارى

السوال الاوّل: (الف) اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ وَ هُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ ۔

حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) فترة الوحى سے کیا مراد ہے؟ اور اس کی مدت اور حکمت بیان کریں؟

(ج) "زَمِّلُوْا" کی صرفی تحقیق لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ انقطاع وحی کا حال بیان کر رہے تھے انہوں نے کہا: جس وقت میں جا رہا تھا تو میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ ہے جو میرے پاس غار حراء میں آیا تھا۔ میں مرعوب ہو کر پلٹ گیا/آیا۔ میں نے کہا: مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔

(ب) "فترۃ الوحی" کا مطلب: فترۃ الوحی سے مراد ہے "انقطاع وحی کا زمانہ"۔ یعنی وہ زمانہ جس میں آپ پر وحی کو روک لیا گیا تھا۔

فترۃ الوحی کی مدت: فترۃ الوحی کی مدت کے حوالے سے حسب ذیل اقوال ہیں:

☆ علامہ حجر عسقلانی نے لکھا ہے۔

"تاریخ احمد بن حنبل" میں شعبی روایت کرتے ہیں کہ فترت الوحی کی مدت تین سال تھی۔ اسی پر امام ابن اسحاق کا اعتماد ہے۔ امام بیہقی نے روایت کیا ہے کہ نبوت کی ابتداء میں سچے خواب دیکھنے کی مدت چھ مہینے تھی۔ حالت بیداری میں وحی کی ابتداء ماہ رمضان میں ہوئی۔

☆ بعض روایات کے مطابق فترت الوحی کی مدت اڑھائی برس ہے۔

☆ بعض روایات کے مطابق فترۃ الوحی کی مدت چھ مہینے ہے۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فترۃ الوحی کی مدت چند ایام ہیں۔

☆ علامہ بدرالدین محمد بن الزرکشی لکھتے ہیں کہ فترۃ الوحی کی مدت اڑھائی سال ہے۔

فترۃ الوحی کی حکمت: فترۃ الوحی میں حکمت یہ تھی کہ جب آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ بتقاضا بشریت گھبرا گئے اور آپ پر خوف طاری ہو گیا تھا لہٰذا آپ کو وحی سے مانوس کرنے اور آپ کو وحی کا اشتیاق دلانے کے لیے آپ پر کچھ عرصہ کے لیے وحی کو روک لیا گیا۔

(ج) صرفی تحقیق: زَمِّلُوْ: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ مجرد از باب تفعیل۔

السوال الثانی: (الف) عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہُ ابْنُ الْاُتْبِیَّۃِ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ قَالَ فَھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ اَوْ بَیْتِ اُمِّہٖ فَیَنْظُرَ یُھْدٰی لَہٗ اَمْ لَا .

اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عاملین کو ملنے والے ہدایا کا حکم بیان کریں؟

(ج) ہبہ کی تعریف قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی کو صدقات وصول کرنے کا عامل بنایا، اس کا نام ابن الاتبیہ تھا۔ جب وہ صدقات لے کر آیا تو کہنے لگا: یہ صدقات آپ کے لیے ہیں اور یہ چیزیں مجھے ہدیہ کی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ شخص جا کر اپنی ماں یا اپنے باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا پھر یہ دیکھتا کہ اسے ہدیہ دیا جاتا ہے یا

نہیں۔

(ب) عاملین کو ملنے والے ہدیہ کا حکم: حکومت کا منصب دار ہوتے ہوئے معین حق سے زیادہ لینا خواہ لوگ اپنی مرضی سے کیوں نہ دیں اور کہیں کہ یہ ہدایہ ہے، تو وہ مال بھی بیت المال کا حق ہے اور قومی امانت ہے۔ اسے ذاتی تصرف میں لانا جائز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اگر یہ گھر بیٹھ جائیں تو یہ تحائف ان کو نہیں ملتے تھے اور جو ہدیہ کسی ناجائز یا غیر قانونی کام کرانے کے لیے دیا جائے وہ رشوت ہے لینے والے کے لیے ہر حال میں حرام ہے اور دینے والا اگر ظلم سے بچنے یا اپنا حق حاصل کرنے کے لیے دے تو اس کے حق میں رشوت نہیں ہے۔

(ج) ہبہ کی تعریف: کسی دوسرے کو بغیر کسی معاوضے کے کسی مال کا مالک بنانے کو ہبہ کہا جاتا ہے۔

السوال الثالث: (الف) عن عائشة قالت ماغرت على امرءة للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ماغرت علی خدیجة هلكت قبل ان یتزوجنی لما كنت اسمعه یذكرها و امره الله ان یبشرها ببیت من قصب و ان كان لیذبح الشاة فیهدی فی خلائلها منها ما یسعهن .

حدیث مذکور کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ج) سیرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر جامع نوٹ لکھیں جس میں ان کی عمر اور ان کی اولاد کا تذکرہ ضرور قلمبند ہو۔

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ مجھے ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی زوجہ پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی غیرت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی۔ مجھ سے نکاح سے پہلے ان کا انتقال ہو چکا تھا، کیونکہ میں اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا ذکر سنا کرتی تھی اور اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ آپ انہیں جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری دیں جو کھلے موتیوں کا بنا ہوا ہے۔ جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو ان کی سہیلیوں کو اس کے گوشت میں سے بھیجتے جو ان کے لیے کافی ہوتا۔

(ب) خط کشیدہ صیغے:

فاغرت: صیغہ واحد متکلم ماضی مثبت معلوم اجوف یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

یتزوجنی: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم باب تفعل۔

(ج) حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کی سیرت پر جامع نوٹ:

نام ونسب: آپ کا نام خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا نسب ''قصی'' میں جاملتا ہے۔ آپ تمام ازواج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب النسب تھیں۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ بن الاصم تھا۔ آپ کا لقب جاہلیت کے زمانہ میں بھی ''طاہرہ'' تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مکہ کی بہت معزز اور مالدار خاتون تھیں، جب آپ بیوہ ہوئیں تو قریش کا ہر سردار آپ سے نکاح کا خواہش مند تھا۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغرض تجارت آپ کا مال لے کر گئے اور غیر معمولی منافع کمایا، توانہوں نے آپ کے ساتھ نکاح میں رغبت دکھائی۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔

حسن سیرت: حضرت خدیجہ بہت عالمہ وفاصلہ تھیں، اللہ سے بہت ڈرنے والی تھیں۔ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اپنے مال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح مدد کی اور ابتدائے اسلام میں آنے والی تمام مشکلات کا سامنا ڈٹ کر کیا۔ رسول اللہ کے لیے ہمیشہ مونس، غمخوار اور باعث تسکین بنی رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح قبل نکاح اور اولاد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرنے سے پہلے جب آپ کنواری تھیں تو آپ کا نکاح عتیق بن عابد سے ہوا۔ اور ان سے ایک بچی پیدا ہوئی جس کا نام ''ہند بنت عتیق'' تھا۔ پہلے شوہر کی وفات کے بعد انہوں نے ابوحالہ بن النباش بن زارہ سے نکاح کیا۔ اس سے ان کی ایک بچی ''ہند بنت ابی ہالہ'' اور ایک بیٹا ہالہ بن ابی ہالہ پیدا ہوا۔ محمد بن حزم نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ کا ابوہالہ سے ایک اور بیٹا بھی تھا جس کا نام حارث بن ابی ہالہ تھا اور وہ رکن یمانی کے نیچے سب سے پہلے شہید کیے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد: سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد آپ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی۔ ان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔ بیٹیوں کے نام یہ تھے: حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ اور بیٹے کا نام حضرت

قاسم تھا۔

وصال: آپ وہ واحد زوجہ رسول ہیں جن کا آپ کی حیات مبارکہ میں انتقال ہوا۔ آپ پچیس برس تک رسول اللہ کی رفیق حیات رہیں۔ ہجرت سے تین سال قبل پینسٹھ (65) سال کی عمر میں آپ کا وصال پُر ملال ہوا۔ آپ کو مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان ''حجون'' میں سپرد خاک کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کو اپنے مقدس ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

السوال الرابع: (الف) بنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء اور احوال بالاختصار تحریر کریں؟

(ب) حدیث کی کس کتاب کو جامع کہا جاتا ہے؟ جامع بخاری کے علاوہ کوئی دو نام اور ذکر کریں۔

(ج) امام بخاری کا نام، ولادت، وصال اور مختصر احوال سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) بنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مع مختصر احوال:

۱۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا: آپ بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئیں، آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئیں آپ کا نکاح بعثت کے اعلان سے پہلے ہی آپ کے خالہ زاد بھائی ابوالعاص بن لقیط بن ربیع سے کر دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اعلان نبوت کا حکم ہوا، تو آپ کی تمام صاحبزادیاں اور حضرت خدیجہ آپ پر ایمان لے آئیں، مگر ابوالعاص کفر پر ڈٹا رہا اور جنگ بدر میں قریش کے ساتھ شامل تھا۔ وہاں پر قیدی ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وعدہ پر رہا فرمایا کہ مکہ جا کر حضرت زینب کو مدینہ بھیج دیں گے۔ انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ بالآخر ے ہجری میں اس نے اسلام قبول کر لیا، تو آپ نے حضرت زینب کے ساتھ ان کا دوبارہ نکاح کر دیا۔

۲۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا: آپ کا نکاح بعثت سے پہلے عتبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا، مگر جب آپ نے اعلان نبوت کیا تو اس نے آپ کو طلاق دے دی۔ ابھی ان کی رخصتی نہ ہوئی تھی۔ آپ نے اس کے بعد آپ کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ آپ نے حضرت عثمان کے ساتھ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت فرمائی۔ وہاں آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، جس کا نام عبد اللہ تھا۔ وہ بھی اپنی والدہ کی وفات کے دو برس بعد وفات پا گیا۔ پھر آپ مکے آ گئے اور دوبارہ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

غزوہ بدر کے موقع آپ سخت بیمار تھیں اور حضرت عثمان ان کی دیکھ بھال کے لیے مدینہ میں ہی تھے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو غزوۂ بدر سے حاصل ہونے والے مال غنیمت سے حصہ بھی

دیا)۔ جس دن غزوۂ بدر میں فتح کی نوید آئی اسی دن بیس برس کی عمر میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے، اس لیے نماز جنازہ میں شریک نہ ہوئے۔

۳۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا: آپ کا نکاح بھی قبل از بعثت ابولہب کے بیٹے عتیبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا، مگر اس نے بھی آپ کو ہمبستری سے قبل طلاق دے دی۔ پھر حضرت رقیہ کی وفات کے بعد ربیع الاول ۳ ہجری میں آپ کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما سے کر دیا گیا، جس وجہ سے وہ ذوالنورین کہلائے، آپ کی کوئی اولاد نہ تھی اور سن ۹ ہجری میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی۔

۴۔ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا: آپ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں، رسول اللہ کو آپ سے بے انتہا محبت تھی۔ آپ بعثت سے ایک سال یا بعض روایات کے مطابق پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔

آپ کا نام "فاطمہ" اور لقب "بتول وزہراء" ہیں۔ آپ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ آپ کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سن ۲ ہجری میں ہوا۔ آپ کے جہیز میں درج ذیل اشیاء شامل تھیں:

دو چکیاں، ایک لحاف، ایک تکیہ، ایک مشک اور دو گھڑے۔ اسی سال ماہ ذوالحجہ میں رسم عروسی ادا کی گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسم کی ادائیگی کے لیے مکان کرائے پر لیا۔ پھر حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے دے دیا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صاحبزادیوں میں صرف حضرت فاطمہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب جاری رہا اور قیامت تک جاری رہے گا۔

آپ کا وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ھ میں ہوا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کو بقیع کے قبرستان میں رات کے وقت دفن کیا گیا۔ حضرت علی، عباس اور فضل رضی اللہ عنہم نے آپ کو قبر میں اتارا۔

آپ کی اولاد میں تین لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

حضرت امام حسن ، حضرت امام حسین

حضرت محسن ، حضرت رقیہ

حضرت کلثوم ، حضرت زینب

ان میں سے سوائے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے کسی سے نسل نہیں رہی۔

(ب) حدیث کی جامع کتاب کی تعریف: حدیث کی جامع کتاب وہ کتاب کہلاتی ہے جس میں آٹھ عنوانات سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط اور مناقب کے تحت احادیث لائی جاتی ہیں۔

دو کتابوں کے نام: جامع بخاری کے علاوہ دو کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

i۔ الجامع الصحیح المسلم ii۔ جامع الترمذی الامام ترمذی

(ج) امام بخاری رضی اللہ عنہ کے مختصر احوال زندگی: امیر المؤمنین فی الحدیث "امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی ۱۳ شوال ۱۹۴ ہجری میں ماوراء النہر کے مشہور شہر "بخارا" میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد عظیم محدث اور ایک صالح بزرگ تھے۔

ایام طفولیت میں آپ کے والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کی پرورش کی ساری ذمہ داری آپ کی والدہ کے سر پر آ گئی۔ بچپن ہی میں آپ نابینا ہو گئے، ہر طرح علاج کروایا گیا مگر بات نہ بنی۔ الغرض! آپ کی والدہ نے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر فریاد کی اور ان کی دعا سے آپ کی بینائی لوٹ آئی۔

ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب آپ کی عمر دس سال ہوئی تو آپ کے دل میں علم حدیث سیکھنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ پس آپ نے بخارا ہی میں درس حدیث میں داخلہ لے لیا۔ ایک سال کے اندر اندر آپ کو متن حدیث اور اس کے سند پر اس عالم کا عبور حاصل ہوا کہ بعض اوقات آپ کے اساتذہ بھی آپ سے اپنی تصحیح کرتے تھے۔

آپ کا حافظہ بہت کمال کا تھا۔ جب ان کی قوت حفظ کو تاریخ کی کتابوں میں دیکھیں، تو یوں لگتا ہے کہ آپ سر سے پیر تک حافظہ ہی حافظہ ہوں۔ ان کے حافظہ کو دیکھ کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔

ایک مرتبہ بلخ کے مقام پر آپ نے لوگوں کی فرمائش پر ایک ہزار شیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کر دیں۔ آپ شافعی المذہب تھے۔

آپ کے اساتذہ اور مشائخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ کے اساتذہ و مشائخ کی تعداد یوں تو ایک ہزار سے زیادہ ہے لیکن ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: حافظ ابراہیم بن موسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، محمد

بن عروہ، محمد بن سلام بیکندی، عمر بن عاصم، محمد بن یوسف فریابی، ابو عاصم النبیل، محمد بن عیسیٰ اور شریح بن نعمان وغیرہم۔

آپ سے جن لوگوں نے فیض حاصل کیا، ان کی تعداد ایک لاکھ سے بھی زائد ہے۔ ان میں سے چند کے اسماء یہ ہیں: عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسین بن محمد قبانی، عبیداللہ بن واصل، محمد بن سلیمان باغندی، محمد بن عبداللہ بن جنید، جعفر بن محمد نیشاپوری، ابو بکر بن داؤد، ابو محمد بن صاعد، محمد بن ہارون حضرمی اور حسین بن عالمی بغدادی وغیرہ۔

آپ جب سمرقند آ رہے تھے تو معلوم ہوا کہ وہاں کے لوگ آپ کے بارے دو آراء رکھتے ہیں چنانچہ آپ وہیں سے ''خرتنگ'' نامی بستی میں رک گئے اور وہیں پر آپ اپنے کچھ دن علیل رہ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اور یوں یکم شوال ۲۵۶ ہجری کو باسٹھ سال کی عمر میں علم و فضل کا یہ عظیم آفتاب غروب ہو گیا۔ آپ کا مزار سمرقند میں ہے۔ آپ کی قبر کی مٹی سے کئی عرصہ تک مشک کی مہک آتی رہی اور لوگ اسے بطور تبرک لے جاتے تھے۔

☆ ☆ ☆

تنظیم المدارس (اہلِ سنّت) پاکستان

الشهادة العالميه فى العلوم العربيه والاسلاميه

(ایم۔اے عربی و اسلامیات) السنة الثانية (للطالبات)

الوقت المحدد	الورقة الثانية:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	صحيح مسلم	۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط۔

السوال الاول: (الف) عن ابن عباس رضى الله عنه ان معاذا قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انك تاتى قوما من اهل الكتاب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله و انى رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم خمس صلوٰت فى كل يوم و ليلة فان هم اطاعوا لذلك فا علمهم ان الله افترض عليهم صدقة تؤخذ من اغنيائهم فترد فى فقرائهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك و كرائم اموالهم .

حدیث مذکور پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مذکور میں روزے اور حج کا ذکر کیوں نہیں ہے؟

(ج) کرائم اموال سے کیا مراد ہے؟ نیز خط کشیدہ صیغے کی وضاحت کریں؟

السوال الثانى: (الف) عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع من كن فيه كان منافقا خالصا و من كانت فيه خلة منهن كانت فيه خلة من نفاق حتى يدعها .

اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) نفاق کی چاروں علامتیں لکھیں؟

(ج) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من كن فيه وجدبهن حلاوة الايمان .

حلاوت ایمان کے لیے کون سی تین چیزیں ضروری ہیں؟

السوال الثالث :۔عن صفوان ابن يعلى عن ابيه قال اتى النبى صلى الله عليه وسلم رجل و هو بالجعر انة و انا عبد النبى صلى الله عليه وسلم و عليه مقطعات و هو متضمخ بالخلوق فقال انى احرمت بالعمرة و على هذا و انا متضمخ بالخلوق فقال له النبى صلى الله عليه وسلم ما كنت صانعا فى حجك قال انزع عنى هذه الثياب و اغسل عنى هذا الخلوق .

حدیث مبارک کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ حل کریں؟

(ب) مقطعات سے کیا مراد ہے؟

(ج) کوئی سے پانچ ممنوعات احرام لکھیں؟

السوال الرابع: (الف) حج قران، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ سپردِ قلم کریں؟

(ج) تلبیہ مع ترجمہ لکھیں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات ۱۴۴۶ھ/2025ء

الورقة الثانية: صحيح مسلم

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط .

السوال الاوّل: (الف) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِيْ فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ .

حدیث مذکور پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مذکور میں روزے اور حج کا ذکر کیوں نہیں ہے؟

(ج) کرائم اموال سے کیا مراد ہے؟ نیز خط کشیدہ صیغے کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے دیکھیے سوالیہ حصہ میں۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یمن کا حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا: تم بعض اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، تو پہلے انہیں توحید و رسالت کی گواہی دینے کی دعوت دینا، جب وہ اسے مان لیں تو انہیں بتانا کہ بیشک اللہ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازوں کو فرض کیا ہے۔ جب وہ ان کو مان لیں تو بتلانا کہ اللہ نے ان پر زکوۃ بھی فرض کی ہے، جو ان کے دولت مند لوگوں سے لے کر ان کے غریب لوگوں میں تقسیم کی جائے گی۔ جب وہ اسے قبول کر لیں تو تم زکوۃ میں ان کا عمدہ مال ہرگز مت لینا۔

(ب) حدیث مذکور میں روزے اور حج کا ذکر نہ کرنے کا سبب: حدیث مذکورہ میں روزے اور حج کو ذکر نہ کرنے کے وجوہات یہ ہیں:

i- اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ اہم عبادات کا ذکر فرمایا ہو۔ ہر چند کہ روزے اور حج بھی فرض ہیں، لیکن نماز اور زکوۃ ان سے زیادہ اہم فرائض ہیں۔ (نعمۃ

الباری ج ۳)

ii- یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ راوی نے اختصار سے کام لیتے ہوئے ان کا ذکر نہ کیا ہو۔

(ج) کرائم اموال کا معنی: کرائم جمع ہے کریمۃ کی۔ اس سے مراد ہے نفیس اور عمدہ مال۔ نفیس و عمدہ مال چن کر بطور زکوۃ وصول کرنا حرام ہے۔

خط کشیدہ صیغہ: افترض: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم باب افتعال

السوال الثانی: (الف) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَلَّةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَلَّةٌ مِّنْ نِّفَاقٍ حَتّٰى يَدَعَهَا .

اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) نفاق کی چاروں علامتیں لکھیں؟

(ج) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث من کن فیه وجدبهن حلاوة الایمان .

حلاوت ایمان کے لیے کون سی تین چیزیں ضروری ہیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں چار عادتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک عادت ہوگی اس میں نفاق کی ایک علامت ہوگی جب تک وہ اسے چھوڑ نہ دے۔

(ب) علامات نفاق: نفاق کی چار علامتیں مندرجہ ذیل ہیں:

i- جھوٹ بولنا ii- وعدہ خلافی کرنا

iii- امانت میں خیانت کرنا iv- جھگڑے کے وقت بدزبانی کرنا

(ج) حلاوت ایمان کے لیے ضروری چیزیں: جس شخص میں یہ تین خصلتیں پائی جائیں گی وہ ایمان کی حلاوت کو پا لے گا:

i- اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تمام ماسواء سے زیادہ محبوب ہوں۔

ii- جو بندہ سے صرف اللہ کے لیے محبت کرے۔

iii- جب اللہ نے اسے بچا لیا، تو کفر میں لوٹ جانے کو ایسا بُرا جانے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو بُرا جانتا ہے۔

السوال الثالث :۔عن صفوان ابن یعلی عن ابیه قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم رجل و هو بالجعرانة و انا عند النبی صلی الله علیه وسلم و علیه مقطعات و هو متضمخ بالخلوق فقال انی احرمت بالعمرة و علی هذا و انا متضمخ بالخلوق فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ما کنت صانعا فی حجك قال انزع عنی هذه الثیاب و اغسل عنی هذا الخلوق .

حدیث مبارک کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ حل کریں؟

(ب) مقطعات سے کیا مراد ہے؟

(ج) کوئی سے پانچ ممنوعات احرام لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: صفوان بن یعلی اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جعرانہ کے مقام پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت میں بھی بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا' اس نے مقطعات پہنا ہوا تھا' جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس نے کہا: میں نے عمرہ کے لیے احرام باندھ رکھا ہے اور میرے اوپر یہ (اشارہ کر کے) بھی ہے اور اس پر خوشبو بھی لگی ہوئی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جس طرح حج سرانجام دوں' تم بھی ویسے اپنا حج سر انجام دو۔ اس نے عرض کی: میں ان کپڑوں کو اتار دوں اور اس خوشبو کو دھو دوں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حج میں بجالاتے ہو ویسے اپنے عمرے میں بھی سرانجام دو۔

خط کشیدہ صیغہ: متضمخ: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل باب تفعل .

(ب) مقطعات کا معنی: مقطعات سے مراد ہے جبہ۔

(ج) ممنوعات احرام: حالت احرام میں بہت سے امور حرام و ممنوع ہو جاتے ہیں، ان میں سے چند ایک مشہور درج ذیل ہیں:

(۱) عورت سے جماع کرنا، (۲) بوس و کنار کرنا، (۳) گلے لگانا، (۴) اس کی اندام نہانی پر نگاہ کرنا، (۵) حرکت فحش کا ارتکاب کرنا، (۶) کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا، (۷) جنگل کا شکار کرنا، (۸) کسی جانور کو ذبح کرنے کے لیے معاونت کرنا، (۹) اپنے یا غیر کا ناخن کاٹنا، (۱۰) اپنے جسم کے کسی حصہ سے بال جدا کرنا، (۱۱) اپنا منہ یا سر کسی کپڑے سے چھپانا، (۱۲) عمامہ زیب سر کرنا، (۱۳) برقع یا دستانے پہننا، (۱۴) سلا ہوا کپڑا پہننا، (۱۵) خوشبو لگانا، (۱۶) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبو وغیرہ سے

دھونا، (۱۷) مہندی کا خضاب لگانا، (۱۸) گوند وغیرہ سے بال جمانا، (۱۹) جوں مارنا یا پھینکنا، (۲۰) کسی کا سر مونڈنا، (۲۱) زیتون یا تل کا تیل خواہ بے خوشبو ہو، کا بالوں یا جسم پر لگانا وغیرہ۔

السوال الرابع: (الف) حج قران، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ سپرد قلم کریں؟

(ج) تلبیہ مع ترجمہ لکھیں؟

جوابات: (الف) تعریفات اصطلاحات:

حج قران کی تعریف: حج قران میں احرام باندھتے وقت حج و عمرہ دونوں کی نیت ایک ساتھ کی جاتی ہے اور ارکان عمرہ ادا کرنے کے بعد انسان بدستور محرم ہی رہتا ہے جب تک حج کے مناسک پورے نہ کر لے۔

حج تمتع کی تعریف: حج تمتع میں احرام باندھتے وقت صرف عمرہ کی نیت کی جاتی ہے' طواف و سعی کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اور پھر حج کے لیے دوبارہ احرام باندھا جاتا ہے۔

حج افراد کی تعریف: حج افراد وہ ہوتا ہے جس میں صرف حج کا احرام باندھ کر حج کیا جاتا ہے۔

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ: حج قران کا طریقہ کار یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کے لیے احرام باندھے اور نوافل نماز کے بعد کہے: ''اے اللہ! میں حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں، پس تو انہیں میرے لیے آسان بنا دے اور انہیں میری جانب سے قبول فرما!'' پھر جب مکہ میں داخل ہو، تو عمرہ کے طواف سے آغاز کرے اور بیت اللہ کا طواف کرے۔ پہلے تین چکروں میں رمل کرے اور باقی میں عام طریقے سے چلے' پھر صفا و مروہ کی سعی کرے۔ یہ عمرہ کے افعال ہیں۔ پھر طواف قدوم کرے اور اب حج کے لیے صفا و مروہ کی سعی کرے۔ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں قیام کرے۔ اب جب رمی کر کے تو قربانی کرے۔ جب قربانی کرے تو احرام کھول دے۔

(ج) تلبیہ اور اس کا ترجمہ: تلبیہ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ .

ترجمہ: اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں، بیشک ہر قسم کی حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہے، اور تو بادشاہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

☆ ☆ ☆

تنظیم المدارس (اہلِ سنّت) پاکستان

الشهادة العالمية في العلوم العربية والاسلامية

(ایم۔اے عربی واسلامیات) السنة الثانية (للطالبات)

الوقت المحدد	الورقة الثالثة	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	جامع الترمذي	۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط۔

السوال الاوّل: (۱) عن عبد الله بن عمران النبي صلى الله عليه وسلم قال لاياكل احدكم بشماله و لا يشرب بشماله ۔

(۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم فليلعق اصابعه فانه لا يدرى فی ايتهن البركة ۔

(الف) دونوں حدیثوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) بائیں (الٹے) ہاتھ سے کھانے، پینے کا حکم بیان کریں؟

السوال الثانی: (الف) ان حذيفة استسقى فاتاه انسان باناء من فضة فرماه به وقال انی كنت قدنهيته فابى ان ينتهي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الشرب فی انية الذهب والفضة و لبس الحرير و الديباج و قال هی لهم فی الدنيا و لكم فی الاخرة ۔

حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ میں مرد اور عورت کا حکم یکساں ہے یا الگ الگ واضح کریں؟

(ج) اس حدیث میں "لهم" اور "لكم" کی ضمیروں سے مراد کون ہیں؟

السوال الثالث: (الف) قال عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر لم تقبل له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد الرابعة لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب لم يتب الله عليه و سقاه من نهر الخبال ۔

حدیث پاک کا ترجمہ کریں؟

(ب) بالترتیب خط کشیدہ الفاظ کی تشریح وتوضیح تحریر کریں؟

السوال الرابع: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل مبارکہ پر کم از کم سولہ سطروں پر مشتمل مضمون تحریر کریں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات ۱۴۴۶ھ/2025ء

الورقة الثالثة: جامع الترمذي

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط۔

السوال الاوّل: (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهٖ ۔

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ ۔

(الف) دونوں حدیثوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) بائیں (الٹے) ہاتھ سے کھانے، پینے کا حکم بیان کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: ۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ کھائے تم میں سے کوئی ایک اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ ہی اپنے بائیں ہاتھ سے پیے۔"

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی ایک کھائے اپنی انگلیوں کو چاٹ لے، کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے"۔

(ب) بائیں ہاتھ سے کھانا اور پینا منع ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث شریف اس پر دال ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی پیے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔ اس حدیث میں جو حکم دیا گیا وہ بظاہر وجوب کے لیے ہے جیسا کہ بعض علماء کرام کا مسلک ہے۔ اس کی تائید صحیح مسلم کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کو

سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھا تو فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے کہا: میں دائیں سے کھانے کی قدرت نہیں رکھتا (حالانکہ اس کا دایاں ہاتھ درست تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ کرے) تجھے دائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی طاقت نصیب نہ ہو۔ چنانچہ اس کے بعد وہ شخص کبھی بھی اپنے دائیں ہاتھ سے نہ کھا سکا۔''

البتہ جمہور علماء کے نزدیک دائیں ہاتھ سے کھانے پینے کا حکم وجوبی نہیں بلکہ استحبابی ہے۔ مذکورہ بالا روایات زجر وتوبیخ پر اور مصالح شریعت پر محمول ہیں۔

السوال الثانی: (الف) إِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ میں مرد اور عورت کا حکم یکساں ہے یا الگ الگ واضح کریں؟

(ج) اس حدیث میں "لَهُمْ" اور "لَكُمْ" کی ضمیروں سے مراد کون ہیں؟

جواب: (الف) اعراب: سوالیہ عبارت میں لگا دیئے ہیں۔

ترجمہ: ''بے شک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں ان کے لیے پانی لے کر آیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور کہا کہ بے شک میں نے اس سے منع کیا تھا پس وہ نہیں باز آیا (یعنی باز آنے سے انکار کر دیا)۔

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور ریشم اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔

فرمایا: یہ ان کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں۔

(ب) سونے و چاندی کے برتن استعمال کرنے کا حکم: سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کا حکم مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں ہے یعنی ان کا استعمال کرنا دونوں کے لیے ممنوع ہے و ناجائز ہے۔

ریشم کے استعمال کا حکم: ریشم کے کپڑے مردوں کے لیے حرام ہیں۔ البتہ اگر تانا سوت ہو اور بانا ریشم تو لڑائی کے موقع پر پہننا جائز ہے اور اگر تانا ریشم ہو اور بانا سوت ہو تو ہر موقع پر ہر شخص کے لیے جائز ہے۔ مجاہد اور غیر مجاہد دونوں پہن سکتے ہیں۔ مردوں کے کپڑوں میں ریشم کی گوٹ چار انگل تک جائز ہے۔

عورتوں کے لیے ریشم پہننا جائز ہے اگرچہ خالص ریشم ہو۔ اس میں سوت کی بالکل آمیزش نہ ہو۔

(ج) ضمیروں کے مراجع: لَهُمْ کی ضمیر سے مراد کفار ہیں جبکہ لَكُمْ کی ضمیر سے مراد مومن و مسلم ہیں۔

السوال الثالث: (الف) قال عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر لم تقبل له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد الرابعة لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب لم يتب الله عليه وسقاه من نهر الخبال.

حدیث پاک کا ترجمہ کریں؟

(ب) بالترتیب خط کشیدہ الفاظ کی تشریح وتوضیح تحریر کریں؟

جوابات: (الف) حدیث پاک کا ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شراب پی لے گا اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہو گی۔ پس اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا، اور اگر وہ دوبارہ شراب پیئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو چالیس دن تک قبول نہیں کرے گا۔ پس اگر وہ دوبارہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ اگر وہ پھر پی لے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز کو قبول نہیں کرے گا۔ اگر وہ پھر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اگر وہ چوتھی مرتبہ پی لے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو چالیس دن تک قبول نہیں فرمائے گا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کو توبہ قبول نہیں کرے گا اور اسے نہر خبال سے پلائے گا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی تشریح:

خمر: خمر انگور کا وہ کچا شیرہ جو پڑے پڑے سڑ کر جھاگ چھوڑ دے اور مجازاً ہر نشہ آور مشروب کو خمر

کہتے ہیں۔

لم یحب اللہ علیہ: چوتھی دفعہ توبہ قبول نہ ہونے کا حکم بطور زجر اور تشدید ہے ورنہ نصوص سے ثابت ہے کہ اگر فی الواقع توبہ پائی جائے تو مقبول ہے اور اس کا مقبول ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل سے واجب ہے۔

اہل علم فرماتے ہیں کہ توبہ کے مقبول ہونے کا حکم قضائے مبرم ہے، ممکن ہے کہ بصورت اس سے مستثنیٰ ہو یا یہ مطلب ہو کہ ان خباثتوں کی جڑ کے استعمال کی نحوست سے اسے حقیقی توبہ ہی قبول نہ ہوگی اور پینے والا اس پر مصر اور ڈٹا رہے گا اور اسی طرح دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔ یہ بھی درحقیقت مبالغہ ہے۔

خبال: دوزخیوں کے جسم سے زرد پانی بہنے سے جو نہر جاری ہوگی اس نہر کو خبال کہتے ہیں یعنی جہنم کی پیپ کی نہر۔

السوال الرابع: ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل مبارکہ پر کم از کم سولہ سطروں پر مشتمل مضمون تحریر کریں؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل مبارکہ پر مضمون: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بڑی تفصیل سے بیان کرتے تھے۔ میری یہ خواہش تھی کہ وہ کچھ میرے سامنے بیان کریں تاکہ میں اسے یاد رکھوں، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شان کے مالک تھے اور معزز تھے۔ آپ کا چہرۂ مبارک یوں چمکتا تھا جیسے چودہویں رات کا چاند۔ آپ درمیانے قد سے ذرا لمبے تھے اور زیادہ لمبے سے کچھ کم تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا۔ اور آپ کے بال ذرا سے بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر آپ کے سر کی مانگ خود بخود نکل آتی، تو آپ اسے ایسے ہی رہنے دیتے تھے۔ البتہ خود اہتمام کے ساتھ نہیں نکالتے تھے۔ جب آپ بالوں کو بڑھایا کرتے تھے، تو وہ کانوں کی لو سے نیچے آجایا کرتے تھے۔ آپ چمکدار رنگت کے مالک تھے۔ آپ کی پیشانی کشادہ تھی۔ آپ کے ابرو خم والے تھے، باریک تھے، گھنے تھے اور ایک دوسرے سے الگ تھے۔ آپ کے دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت سرخ ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کی ناک تھوڑی سی اونچی تھی لیکن بہت خوبصورت اور روشن تھی۔ جو شخص آپ کو غور سے نہ دیکھتا ہو یہی خیال کرتا کہ آپ کی ناک بلند

ہے۔ آپ کی داڑھی گھنی تھی، آپ کے رخسار نرم اور ہموار تھے۔ آپ کا منہ کشادہ تھا، آپ کے دانتوں کے درمیان ہلکا سا خلاء تھا۔ آپ کے سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی ایک باریک لکیر تھی، اس لکیر کے علاوہ سینہ اور پیٹ بالوں سے خالی تھا۔ آپ کی گردن یوں تھی جیسے کسی مورت کی گردن ہو، وہ چاندی کی طرح تھی چمکدار۔ آپ کے اعضاء گوشت سے پُر لیکن کھنچے ہوئے تھے۔ آپ کا پیٹ اور سینہ برابر تھا۔ آپ کا سینہ کشادہ تھا اور دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ مضبوط جوڑوں کے مالک تھے۔ آپ کے بدن کا کھلا رہنے والا حصہ بھی روشن تھا۔ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینے کے اوپر والے حصے پر کچھ بال تھے۔ آپ کی کلائیاں لمبی تھیں، آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔ آپ کی ہتھیلی اور پاؤں پر گوشت تھا۔ آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھیں۔ آپ کے پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے۔ آپ کے قدم مبارک ہموار ہوا کرتے تھے، ان کے نیچے سے پانی نہیں گزرتا تھا۔ جب آپ چلتے تو پاؤں پر زور دے کر اور جھک کر چلتے تھے۔ آپ کے پاؤں کشادہ تھے، چلتے ہوئے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ بلندی سے نیچی اتر رہے ہوں۔ جب آپ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تھے، تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے۔ آپ نگاہ نیچی رکھتے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ دیکھا کرتے تھے۔ عام طور پر آپ آنکھ کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے۔ صحابہ کرام کو اپنے آگے چلایا کرتے۔ جو شخص آپ سے پہلے ملتا اسے سلام میں پہل کرتے تھے۔

☆ ☆ ☆

تنظیم المدارس (اھلِ سنّت) پاکستان

الشهادة العالميه فی العلوم العربيه والاسلاميه

(ایم۔اے عربی واسلامیات) السنة الثانية (للطالبات)

الوقت المحدد	الورقة الرابعة:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	السنن لابی داؤد	۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط ۔

السوال الاوّل: (الف) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان العاص بن وائل اوصى ان يعتق عنه مائة رقبة فاعتق ابنه هشام خمسين رقبة فاراد ابنه عمرو ان يعتق عنه الخمسين الباقية فقال حتى سال رسول الله صلى الله عليه وسلم

فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابی اوصی بعتق مائۃ رقبۃ و ان ھشاما اعتق عنہ خمسین و بقیت علیہ خمسون رقبۃ افاعتق عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لو کان مسلما فاعتقتم عنہ اوتصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغہ ذلک ۔

حدیث پاک کا ترجمہ کریں؟

(ب) اس حدیث کی روشنی میں ایصال ثواب پر ایک جامع نوٹ لکھیں؟

السوال الثانی: (الف) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الامن ثلثۃ اشیاء من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ اوولد صالح یدعوالہ ۔

حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی تشریح اور وضاحت کریں؟

السوال الثالث: (الف) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افترقت الیھود علی احدی اوثنتین و سبعین فرقۃ و تفرقت النصاری علی احدی اوثنتین و سبعین فرقۃ و تفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ ۔

حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کنانقول فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینھم ۔

حدیث کا ترجمہ کریں اور بتائیں خط کشیدہ کیا صیغہ ہے؟

(ج) خلفاء راشدین کتنے ہیں نیز مذہب اہل سنت وجماعت میں ان کی افضلیت کی ترتیب کیا ہے؟

السوال الرابع: (ا) عن عمر انہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی نذرت فی الجاھلیۃ ان اعتکف فی المسجد الحرام لیلۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوف بنذرک ۔

(۲) عن عبد اللہ بن عباس ان سعد بن عبادۃ استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امی ماتت و علیھا نذر لم تقضہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضہ عنھا ۔

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان امراۃ رکبت البحر فنذرت ان نجاھا اللہ تصوم شھر انجاھا اللہ فلم تصم حتیٰ ماتت فجاء ت ابنتھا اواختھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرھا ان تصوم عنھا

(الف) مذکورہ تینوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) فوت شدہ کی طرف سے نذر کے روزے رکھنے میں اختلاف ائمہ کرام تحریر کریں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات ۱۴۴۶ھ/2025ء

الورقۃ الرابعۃ: السنن لابی داؤد

السوال الاول: (الف) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان العاص بن وائل اوصی ان یعتق عنہ مائۃ رقبۃ فاعتق ابنہ ھشام خمسین رقبۃ فار اد ابنہ عمرو ان یعتق عنہ الخمسین الباقیۃ فقال حتّٰی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابی اوصی بعتق مائۃ رقبۃ و ان ھشاما اعتق عنہ خمسین و بقیت علیہ خمسون رقبۃ افاعتق عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لو کان مسلما فاعتقتم عنہ اوتصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغہ ذلک ۔

حدیث پاک کا ترجمہ کریں؟

(ب) اس حدیث کی روشنی میں ایصال ثواب پر ایک جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور اپنے دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک عاص بن وائل نے وصیت کی کہ ان کی جانب سے سو غلام آزاد کر دیئے جائیں، تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے، پھر اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ وہ ان کی جانب سے باقی پچاس ادا کر دے۔ تو انہوں نے کہا: حتیٰ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے دریافت کرلوں (اس کا حکم) تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک میرے والد نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی ہے۔ ہشام نے ان کی جانب سے پچاس غلام آزاد کر دیے ہیں اور باقی کے پچاس میں ان کی جانب سے آزاد کردوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ (تمہارا باپ) مسلمان ہوتا، تو تم اس کی جانب سے آزاد کرتے، خیرات کرتے یا حج کرتے، تو وہ اسے پہنچ جاتا۔

<u>(ب) ایصال ثواب پر جامع پر نوٹ</u>: وہ عمل جس کے ذریعے اللہ سے ثواب کی جستجو کی جاتی ہے۔ ایصال ثواب شرعاً مندوب یعنی مستحب اور پسندیدہ ہے۔ تمام علماء کا اس کے جواز پر اتفاق ہے۔

ایصال ثواب کے حوالے سے قرآن وحدیث سے چند دلائل پیش کیے جاتے ہیں:

<u>قرآن سے دلیل</u>: وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۠

ترجمہ: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کے بارے میں کینہ نہ رکھ، اے ہمارے پروردگار! بیشک تو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

<u>احادیث مبارکہ سے دلائل</u> ا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا: یارسول اللہ! ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں یا حج کرتے ہیں تو انہیں یہ پہنچتا ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک وہ ان کو پہنچتا اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا تم میں سے کسی کے پاس طبق ہدیہ کیا جاتا ہے، تو وہ خوش ہوتا ہے۔

۲۔ ان امراۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کنت تصدقت علی امی بولیدۃ و انہا ماتت و ترکت تلک الولیدۃ قال قد وجب الیک فی المیراث قالت و انہا ماتت و علیہا صوم شہر الیجزی او یقضی عنہا ان اصوم عنہا قال نعم قالت و انہا لم تحج الیجزی او یقضی عنہا ان احج عنہا قال نعم۔

ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے عرض کیا: میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز بطور صدقہ پیش کی تھی، ان (والدہ) کا انتقال ہوگیا، انہوں نے ترکہ میں اسی کنیز کو

چھوڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا اجر واجب ہوگیا اور میراث میں وہ کنیز تیرے پاس آئے گی۔ اس خاتون نے عرض کیا: جب ان کا انتقال ہوا اس وقت ان پر ایک مہینے کے روزے رکھنا واجب تھے، تو کیا ان کی طرف سے روزوں کی ادائیگی ہو سکتی ہے اگر میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ خاتون نے پھر عرض کیا انہوں نے حج بھی ادا نہیں کیا تھا، کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کروں تو ادا ہو جائے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں۔

۳۔ عن ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ ان امہ توفیت اینفعہا ان تصدقت عنہا قال نعم قال فان لی مخرفا وانی اشہدک انی قد تصدقت بہ عنہا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں نفع ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ہاں، اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک باغ ہے، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی طرف سے صدقہ کیا۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: میرا باپ وصیت کیے بغیر فوت ہوگیا ہے، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے فائدہ پہنچے گا؟ فرمایا: ہاں۔

۵۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ اگر انہیں موقع ملتا تو صدقہ کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو فائدہ دے گا؟ فرمایا: ہاں۔ انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کون سا صدقہ فائدہ دے گا؟ فرمایا: پانی۔ چنانچہ انہوں نے کنواں کھدوایا اور فرمایا: ھذہ لام سعد یہ سعد کی ماں کے لیے ہے۔

السوال الثانی (الف) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اَشْیَاءَ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْا لَهٗ۔

حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی تشریح اور وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے، تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین اعمال کے: (۱) صدقہ جاریہ، (۲) وہ علم جس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ (۳) نیک لڑکا جو اس کے لیے دعا کرے۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی تشریح و وضاحت:

صدقۃ جاریۃ: صدقہ جاریہ سے مراد وہ صدقہ ہے جس کا ثواب قیامت تک ملتا رہے۔ اس سے مراد ہے اوقاف مثلاً مساجد، مدارس اور وقف کیے ہوئے باغات جن سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں۔

علم ینتفع: وہ نفع بخش علم جس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں مثلاً دینی تصانیف اور نیک شاگرد وغیرہ۔

ولد صالح: صالح اولاد سے مراد نیک باعمل عالم بیٹا، بیٹے کو چاہیے کہ والدین کو ہمیشہ دعائے خیر میں یاد رکھے یہاں تک کہ نماز میں ماں باپ کے لیے دعا پہلے کرے پھر سلام پھیرے۔ ورنہ اگر نیک بیٹا دعا نہ بھی کرے تو والدین کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔

السوال الثالث: (الف) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم افترقت اليهود علی احدی اوثنتين و سبعين فرقة و تفرقت النصاری علی احدی اوثنتين و سبعين فرقة و تفترق امتی علی ثلث و سبعين فرقة .

حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عن ابن عمر رضی الله عنهما قال كنا نقول فی زمن النبی صلی الله عليه وسلم لا نعدل بابی بكر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترك اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم لا نفاضل بينهم .

حدیث کا ترجمہ کریں اور بتائیں خط کشیدہ کیا صیغہ ہے؟

(ج) خلفاء راشدین کتنے ہیں نیز مذہب اہل سنت و جماعت میں ان کی افضلیت کی ترتیب کیا ہے؟

جوابات: (الف) حدیث مبارکہ پر اعراب و ترجمہ:

اعراب: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی اَوْثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَ تَفَرَّقَتِ النَّصَارٰی عَلٰی اِحْدٰی

اَوْثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی اے یا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں۔) ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عیسائی اے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

(ب) **ترجمۃ الحدیث:** یہ روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ہم زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کہا کرتے کہ ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو شمار نہیں کرتے۔ پھر حضرت عمر کو پھر عثمان غنی کو۔ پھر ہم اصحاب نبی کو چھوڑ دیتے اور ان کے درمیان کسی کو فضیلت نہ دیتے۔

خط کشیدہ صیغہ: لَا نَعْدِلُ: صیغہ جمع متکلم مضارع منفی معلوم باب ضَرَبَ یَضْرِبُ .

(ج) خلفاء راشدین اور ان کی افضلیت:

خلفاء راشدین کی تعداد: خلفاء راشدین چار ہیں۔

ان کی افضلیت کی ترتیب: اہل سنت و جماعت کے ہاں خلفاء راشدین کی ترتیب افضلیت کے اعتبار سے اس طرح ہے: انبیاء کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت عمر فاروق، ان کے بعد حضرت عثمان غنی ذوالنورین اور ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

سبع سنابل سنبلہ اول در عقائد و مذاہب مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۱۰ میں لکھا ہے:

فضل ختنین از فضل شیخین کمتر ست بے نقصان و قصور یعنی ختنین (عثمان غنی و علی مرتضیٰ) کی فضیلت شیخین (صدیق و فاروق) سے کم ہے مگر اس میں کوئی نقص اور خامی نہیں۔

السوال الرابع: (۱) عن عمر انه قال يا رسول الله صلی الله عليه وسلم انی نذرت فی الجاهلية ان اعتكف فی المسجد الحرام ليلة فقال له النبی صلی الله عليه وسلم اوف بنذرك .

(۲) عن عبد الله بن عباس ان سعد بن عبادة استفتی رسول الله صلی الله عليه وسلم

قال ان امی ماتت و علیها نذر لم تقضه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقضه عنها ۔

(۳) عن ابن عباس رضی الله عنهما ان امراة رکبت البحر فنذرت ان نجاها الله تصوم شهر افنجاها الله فلم تصم حتّٰی ماتت فجاء ت ابنتها او اختها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فامرها ان تصوم عنها

(الف) مذکورہ تینوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) فوت شدہ کی طرف سے نذر کے روزے رکھنے میں اختلاف ائمہ کرام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الاحادیث:

۱۔ روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں منت مان رکھی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنی منت پوری کرو۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فتویٰ پوچھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ انتقال کر گئی ہیں، ان کے ذمہ نذر تھی جسے وہ پورا نہ کر سکیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی جانب سے پوری کرو۔

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بحری سفر کے دوران ایک عورت نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے نجات دے گا تو وہ ایک مہینے کے روزے رکھے گی۔ پس اللہ نے اسے نجات دی (محفوظ رکھا) مگر اس نے روزے نہ رکھے حتیٰ کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ پھر اس کی بیٹی یا بہن (اس حوالے سے مسئلہ پوچھنے) رسول اللہ کی خدمت میں آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ اس کی جانب سے روزے رکھو۔

(ب) میت کی طرف سے نذر کے روزے رکھنے میں اختلاف آئمہ: آیا میت کی طرف سے نذر کے روزے رکھے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ اس مسئلہ میں اختلاف آئمہ درج ذیل ہیں:

حنابلہ کا مؤقف: میت کی طرف سے نذر کے روزے اس کا ولی رکھ سکتا ہے لیکن ایسا کرنا اس پر واجب نہیں ہے۔

شافعیہ کا مؤقف: امام شافعی کے نزدیک میت کا ولی اس کی جانب سے نذر کے روزے رکھ سکتا ہے اور ایسا کرنا اس پر واجب ہے:

مالکیہ کا مؤقف: مالکیہ کے نزدیک میت کی طرف سے نذر کے روزے رکھنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ ان کا تعلق بدن کے ساتھ خاص ہے۔

احناف کا مؤقف: احناف کے نزدیک میت کی طرف سے نذر کے روزے صرف اسی وقت رکھے جائیں گے جب اس نے اس کی وصیت کی ہو ورنہ اس نذر کو پورا کرنا لازم نہیں ہے۔

☆ ☆ ☆

تنظیم المدارس (اہلِ سنّت) پاکستان

الشهادة العالمیه فی العلوم العربیه و الاسلامیه

(ایم۔اے عربی واسلامیات) السنة الثانیة (للطالبات)

الوقت المحدد　الورقة الخامسة: سنن النسائی و ابن ماجة　مجموع الارقام

ثلاث ساعات　۱۰۰

الملاحظة: اجب عن سؤالین من کل قسم ۔

القسم الاوّل ـــــ سنن النسائی

السوال الاوّل: عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثلثة حق علی الله عزوجل عونهم المکاتب الذی یرید الاداء والناکح الذی یرید العفاف و المجاهد فی سبیل الله ۔

(الف) حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت کریں؟

السوال الثانی: (۱) عن ابن عباس رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم تزوج میمونة وهو محرم ۔

(۲) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینکح المحرم و لا یخطب و لا ینکح ۔

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) محرم کا خود نکاح کرنا یا کرانا یونہی پیغام نکاح دینے میں ائمہ کرام کا اختلاف بیان کریں؟

السوال الثالث :۔عن ام الفضل ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الرضاع فقال لا تحرم الاملاجة ولا الاملاجتان وقال قتادہ المصة و المصتان .

(الف) حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ کرام تحریر کریں؟

القسم الثانی سنن ابن ماجة

السوال الرابع :عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقال لصاحب القرآن اذ دخل الجنة اقرأ و اصعد فيقرا ويصعد بكل اية درجة حتّٰى يقرا اخر شيء معه .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں؟

السوال الخامس :۔عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من كتم علما مما ينفع الله به فی امر الناس فی الدين الجمه الله يوم القيمة بلجام من النار .

(الف) ترجمہ کریں؟

(ب) کتاب وسنت کی روشنی میں علم وعلماء کی فضیلت بیان کریں؟

السوال السادس : عن ابن عباس قال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يعلمنا هذا الدعاء كما يعلمنا السورة من القرآن اللّٰهم انی اعوذبك من عذاب جهنم و اعوذبك من عذاب القبر و اعوذبك من فتنة المسيح الدجال و اعوذبك من فتنة المحياء و الممات .

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مذکورہ کی تشریح کرتے ہوئے دُعا کی فضیلت واہمیت پر جامع نوٹ لکھیں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات ۱۴۴۶ھ/2025ء

الورقة الخامسة: سنن النسائی و ابن ماجة

القسم الاوّل سنن النسائی

السوال الاول :۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُمْ اَلْمُكَاتَبُ الَّذِیْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِیْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

(الف) حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت کریں؟

جوابات (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ایسے لوگ ہیں جن کی مدد کرنا اللہ کے ذمہ کرم پر ہے پہلا مکاتب جو اپنی ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو، دوسرا نکاح کرنے والا جو پاکدامن رہنا چاہتا ہو اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (مجاہد) ہو۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت:

"حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ" کی وضاحت: حق علی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم وضروری کرلیا ہے"۔ مذکورہ بالا حدیث میں تین لوگ ایسے ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لازم کرلی ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:

☆ حضرت عاقم بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! عزت ومنصب اور اہل ثروت عورت میسر آرہی ہے، مگر اس کی ہاں بچہ پیدا نہیں ہوتا، تو کیا میں اس سے نکاح کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کردیا، وہ دوبارہ حاضر خدمت ہوا، اس بارے میں عرض گزار ہوا، تو آپ نے پھر اسے منع کردیا اور تیسری بار حاضر ہوکر عرض کرنے پر آپ نے فرمایا: تم ایسی عورت سے نکاح کرو، جو محبت کرنے والی اور بچے پیدا کرنے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک جہاد سے فراغت پر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں واپس آ رہا تھا، میرا اونٹ تھک گیا اور سست ہو گیا (تو میں نے پیدل سفر شروع کر دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہوئے اور مجھے فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! آپ نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: میرا اونٹ تھک گیا اور سست ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے میں دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گیا ہوں، آپ میری بات سن کر اپنی سواری سے نیچے اترے، لاٹھی کے ساتھ میرے اونٹ کو ہانکنے لگے، پھر آپ نے مجھے فرمایا: اب تم سوار ہو جاؤ، تو میں اس پر سوار ہوا، اب تو یہ حال ہوا کہ مجھے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پہنچنے پر اسے روکنا پڑ جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کرتے ہوئے فرمایا: کیا آپ نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، اپ نے دریافت کیا: کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے، آپ نے فرمایا: کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کیا کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی؟ میں نے جواب میں عرض کیا: میری بہنیں زیادہ ہیں۔ (والدہ کا انتقال ہو گیا ہے) لہٰذا میں نے سوچا کہ ایسی خاتون سے نکاح کروں جو ان کو باہم جوڑے رکھے، ان کی کنگھی کرے اور ان پر پوری پوری نگرانی کرے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا! اب تم گھر پہنچنے والے ہو، وہاں جا کر مزے اڑانا۔ پھر فرمایا: کیا آپ اپنے اونٹ فروخت کرو گے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ نے ایک اوقیہ چاندی کے عوض وہ مجھ سے خرید لیا۔ مجھ سے پہلے آپ مدینہ طیبہ میں پہنچ گئے، میں آئندہ دن صبح کے وقت پہنچا، پھر ہم مسجد آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کے دروازے کے پاس ملاقات ہوئی، آپ نے مجھ سے دریافت کیا: ابھی پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا اونٹ چھوڑ دو، مسجد میں داخل ہو جاؤ اور دو رکعت (نوافل) ادا کرو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چاندی تولی، تو جھکتی ہوئی تول کر دی۔ اب میں چاندی لے کر چل پڑا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جابر کو میرے پاس لاؤ، میں نے خیال کیا شاید اب میرا اونٹ مجھے واپس ہوگا اور یہ واپسی میرے لیے سخت ناگوار تھی۔ چنانچہ جب میں آپ کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا: تم اپنا اونٹ لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی رکھو۔

"المکاتب" کی وضاحت: مکاتب وہ غلام ہوتا ہے جس کا مالک اس کو آزاد کرنے کے لیے رقم متعین کرے اور اس رقم کی ادائیگی کے بعد غلام آزاد ہو جاتا ہے۔

السوال الثانی: (۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم۔

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا یخطب ولا ینکح۔

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) محرم کا خود نکاح کرنا یا کرانا یونہی پیغام نکاح دینے میں ائمہ کرام کا اختلاف بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الاحادیث: ۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور آپ حالت احرام میں تھے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ نکاح کرے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف آئمہ مع الدلائل: محرم کا خود نکاح کرنا یا کرانا یا پیغام نکاح دینے کے حوالے سے آئمہ کا اختلاف درج ذیل ہے:

آئمہ ثلاثہ کا مذہب: امام شافعی، امام مالک، امام احمد، جمہور صحابہ اور تابعین کے نزدیک حالت احرام میں محرم کا خود نکاح کرنا یا کرانا یا پیغام نکاح دینا جائز نہیں، کیونکہ ان کے نزدیک نکاح سے مراد وطی ہے۔

دلیل: سوال میں مذکور حدیث نمبر 2 ان کی دلیل ہے۔

امام ابوحنیفہ کا مذہب: امام ابوحنیفہ کے نزدیک محرم کا خود نکاح کرنا، کرانا یا نکاح کا پیغام دینا جائز ہے مگر صحبت کرنا جائز نہیں۔

دلیل: سوال میں مذکور حدیث نمبر 1 آپ کی دلیل ہے۔

السوال الثالث: عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ وَقَالَ قَتَادَةُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ ۔

(الف) حدیث پاک پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف ائمہ کرام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: روایت ہے حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ایک یا دو گھونٹ پینے سے حرمت (رضاعت) ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دو مرتبہ چوسنے سے۔

(ب) مقدار رضاعت اور مدت رضاعت میں اختلاف آئمہ:

☆ مقدار رضاعت میں اختلاف آئمہ:

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا موقف: امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک پانچ گھونٹ یا پانچ بار دودھ پینا مقدار رضاعت ہے۔

امام ابوعبید، سفیان ثوری اور امام داؤد کا موقف: ان حضرات کے نزدیک مقدار رضاعت تین گھونٹ ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا موقف: آپ کے نزدیک مطلقاً دودھ پینا رضاعت کو ثابت کر دیتا ہے خواہ ایک گھونٹ یا آدھا بشرطیکہ وہ شیر خوارگی کی مدت/عمر ہو۔

☆ مدت رضاعت میں اختلاف آئمہ: مدت رضاعت میں اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا موقف: امام اعظم کے نزدیک مدت رضاعت اڑھائی سال ہے، اس سے زیادہ مدت میں رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ آپ کی دلیل یہ آیت مبارکہ ہے:

وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (الاحقاف:15)

اس میں چھ ماہ مدت حمل اور باقی عرصہ مدت رضاعت ہے۔

صاحبین اور امام شافعی کا موقف: صاحبین اور امام شافعی کے نزدیک مدت رضات دو سال ہے ان کی دلیل یہ آیت مبارکہ ہے: والوالدت یرضعن .... کاملین (البقرہ)

امام زفر کا موقف: امام زفر کے نزدیک مدت رضاعت تین سال ہے۔

القسم الثانی ...... سنن ابن ماجة

السوال الرابع: ۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِذْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِقْرَأْ وَاصْعَدْ فَیَقْرَأُ وَیَصْعَدُ بِکُلِّ آیَةٍ دَرَجَةٍ حَتّٰی یَقْرَأَ اٰخِرَ شَیْءٍ مَّعَهٗ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صاحب قرآن سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ، پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ۔ چنانچہ وہ پڑھتا جائے گا اور چڑھتا جائے گا ہر آیت کے بدلہ میں ایک درجہ۔ یہاں تک کہ جو اس کو آخری آیت یاد ہوگی پڑھے گا۔

(ب) خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق: یُقَالُ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول باب نصر اجوف واوی۔

اقرا: صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم باب فتح۔

السوال الخامس: ۔عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کتم علما مما ینفع اللہ بہ فی امر الناس فی الدین الجمہ اللہ یوم القیمۃ بلجام من النار۔

(الف) ترجمہ کریں؟

(ب) کتاب وسنت کی روشنی میں علم وعلماء کی فضیلت بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: روایت ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چھپائی ایسی علم والی بات جس سے لوگوں کو دینی نفع پہنچتا ہو، تو اللہ اسے یوم قیامت میں آگ والی لگام ڈالے گا۔

(ب) علم وعلماء کی فضیلت:

علم کی فضیلت: جس شخص کو اللہ تعالی بھلائی کے لیے چن لیتا ہے، تو اسے علم کی دولت سے نوازتا ہے، تا کہ وہ معرفت الٰہی حاصل کر سکے۔ بلاشبہ علم وہ نور ہے جو اللہ دلوں میں ڈالتا ہے، علم کے ذریعے انسان اچھے اور برے میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس حوالے سے چند احادیث درج ذیل ہیں۔

ا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جگہ سے ہوا تو وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں۔ ایک میں اللہ کا ذکر ہو رہا تھا اور دوسری مجلس مذاکرہ علم سے متعلق تھی۔ آپ دوسری مجلس میں شریک ہو گئے اور فرمایا: یہ زیادہ بہتر ہے یعنی عالموں کی ہم نشینی اختیار فرما کر علم کی فضیلت کو واضح فرمایا۔

۲۔ حضرت ابو سعد خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس علم کے طالب لوگ آئیں گے، جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق انہیں مرحبا مرحبا کہنا اور انہیں اچھی طرح سے علم سکھانا۔ راوی کا بیان ہے: میں نے حکم سے دریافت کیا: "اقنوھم" سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: علم سکھانا۔

۳۔ حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو ان کا گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا، اس پر انہوں نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حتیٰ کہ آپ کا گھر بھر گیا، آپ اس وقت کروٹ کے بل استراحت فرما تھے، جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا، تو اپنے قدمین شریفین کو سمیٹ لیا اور فرمایا: میرے بعد تمہارے پاس لوگ حصول علم کے لیے آئیں گے، تو تم انہیں مبارک باد دینا اور انہیں علم سکھانا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا، جو نہ تو ہمیں مرحبا کہتے ہیں اور نہ ہی مبارک دیتے ہیں، ماسوا اس کے کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں، تو وہ لاپرواہی اختیار کرتے ہیں۔

۴۔ اطلبوا العلم و لو بالصین یعنی تم علم دین حاصل کرو، خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

پس اگر علم کی کوئی اہمیت وفضیلت نہ ہوتی، تو ان احادیث مبارکہ میں اس کے حصول پر زور نہ دیا جاتا اور نہ ہی اس کی سیکھانے کا ذکر ہوتا۔

علماء کی فضیلت: العلماء سے مراد وہ لوگ ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

ترجمہ: "بے شک اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔" (فاطر: 28)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟" (الزمر: 9)

ایک عالم کی فضیلت بہت سی احادیث میں بھی وارد ہے:

۱۔ حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو علم سکھایا، تو اسے اس پر عمل

کرنے والے کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور عمل پیرا ہونے والے لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسے چودہویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر ہے۔

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت عابد اور عالم کو لایا جائے گا، عابد سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ جبکہ عالم سے کہا جائے گا رکو! اور لوگوں کی شفاعت کرو، کیونکہ تم نے ان کے اخلاق کو سنوارا ہے۔ (شعب الایمان)

السوال السادس: عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا هذا الدعاء كما يعلمنا السورة من القرآن اللّٰهم انى اعوذبك من عذاب جهنم و اعوذبك من عذاب القبر و اعوذبك من فتنة المسيح الدجال و اعوذبك من فتنة المحياء و الممات .

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مذکورہ کی تشریح کرتے ہوئے دُعا کی فضیلت واہمیت پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس دُعا کی تعلیم اس طرح دی جیسے ہمیں قرآن مجید کی سورۃ سکھاتے تھے۔ "اے اللہ! میں عذاب جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں، عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی وموت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح: اس حدیث مبارکہ میں "اعوذ" کا تکرار ان چیزوں کی دہشت اور اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

دعا مومن کا ہتھیار ہوتی ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سکھانے کا بطور خاص اہتمام فرماتے۔ اس حدیث مبارکہ میں جو دُعا سکھائی گئی، اس میں سب سے عذاب جہنم سے پناہ مانگی گئی ہے، کیونکہ عذاب جہنم برحق ہے اور وہ ہر انسان کو اس کے گناہوں کے سبب عذاب دیا جائے گا اور جہنم کا سب سے ہلکا عذاب آگ کی جوتیاں پہنانا ہے۔ پھر عذاب قبر سے پناہ مانگی گئی، کیونکہ عذاب قبر بھی برحق ہے لہٰذا ان تمام کاموں سے بچنے کی کوشش کی جائے، جو عذاب قبر کا سبب بنیں۔ پھر مسیح دجال کے فتنے

سے پناہ مانگی گئی ہے۔ دجال کو مسیح اس لیے کہا گیا ہے کہ یہودی اسے اپنا مسیح مانتے ہیں، اسے نجات دہندہ گردانتے ہیں اور اس کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں حالانکہ اصل میں مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو قرب قیامت آسمان سے اتریں گے۔ گویا طنزاً دجال کو مسیح کہا گیا ہے۔ اس کی ایک وجہ دجال کا ممسوح العین (کانا) ہونا بھی ہے۔ آخری چیز جس سے پناہ مانگی گئی ہے وہ ہے زندگی و موت کا فتنہ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بہت سے فتنے ایسے ہیں جن کا تعلق زندگی سے ہے مثلاً اہل و عیال، مال و دولت، دینی لحاظ سے فتنے اور دنیاوی فتنے وغیرہ۔ موت کے فتنے سے مراد موت کے وقت کی سختی، عذاب قبر اور روز قیامت عذاب کا فتنہ وغیرہ لہٰذا یہ چار چیزیں بالخصوص ایسی ہیں جن سے پناہ مانگنے کا ذکر حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔

<u>دعا کی فضیلت و اہمیت پر نوٹ:</u> دعا کے معنی ہیں "اعلیٰ ذات سے ادنیٰ چیزوں میں سے کچھ بطریق عاجزی طلب کرنا"۔ ہر زمانہ اور ہر جگہ علماء کا اس بات پر اتفاق رہا ہے کہ دُعا مانگنا مستحب ہے اور دُعا مانگنے کا ثبوت قرآن و حدیث دونوں میں ملتا ہے۔ دُعا مانگنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔

<u>قرآن کی روشنی میں:</u> قرآن میں بہت سے انبیاء کی دعائیں مذکور ہیں۔ بہت سی ایسی دعائیں بھی ہیں جن کے ذریعے سے اللہ کی پناہ مانگی گئی ہے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

☆ ترجمہ: اور (اے حبیب) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں (تو بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں اور پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ (البقرہ:186)

☆ پھر ایک اور مقام پر فرمایا:

ترجمہ: "تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔" (المومن:60)

<u>احادیث کی روشنی میں:</u> دعا مانگنے کا ذکر احادیث مبارکہ بھی آیا ہے:

۱۔ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع الله سبحانه غضب عليه .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں مانگتا' اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

۲۔ حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اللہ سے سوال کرو تو اپنی ہتھیلیوں کے باطن سے سوال کرو اور ہتھیلیوں کی پشت سے سوال نہ کرو۔

۳۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا رب حیاوالا کریم ہے، جب اس کا کوئی بندہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے، تو وہ ان کو خالی لوٹانے سے حیا فرماتا ہے۔

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سوال کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاؤ، استغفار کا طریقہ یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کرو اور گڑگڑا کر سوال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلاؤ۔

۵۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا میں ہاتھ اوپر کرتے اور ہاتھوں کو نیچے نہ گراتے تھے حتیٰ کہ ان کو چہرے پر مل لیتے۔

۶۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الدعاء مخ العبادة یعنی دُعا عبادت کا مغز ہے۔

الحاصل! دُعا کے اس قدر مفید اور نفع بخش ہونے کے باوجود اس سے استفادہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب اس کی شرائط اور آداب کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

☆ ☆ ☆

تنظیم المدارس (اہلِ سنّت) پاکستان

الشهادة العالمية في العلوم العربية والاسلامية

(ایم۔اے عربی و اسلامیات) السنة الثانية (للطالبات)

الوقت المحدد　　الورقة السادسة: شرح معاني الآثار　　مجموع الارقام

ثلاث ساعات　　۱۰۰

الملاحظة: اجب عن ثلثة اسئلة فقط۔

السوال الاول: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی مفصل لکھیں؟

(ب) شرح معانی الآثار کا مقام و مرتبہ اور اسلوب تحریر کریں؟

السوال الثاني: عن علي رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

یوتر فی اول اللیل و فی وسطه و فی اخره ثم ثبت له الوتر فی اخره .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وتروں کی تعداد کے بارے میں اختلاف ائمہ نقل کریں؟

(ج) وتر کی شرعی حیثیت کے بارے ائمہ کا اختلاف بیان کریں؟

السوال الثالث :(الف) عن سالم عن ابیه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوۃ یرفع یدیه حتی یحاذی منکبیه و اذا اراد ان یرکع و بعدما یرفع بین السجدتین .

حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مسئلہ رفع یدین میں ائمہ کا اختلاف سپرد قلم کریں؟

(ج) مسئلہ رفع یدین میں احناف کی طرف سے دیئے گئے جوابات میں سے کوئی دو سپرد قلم کریں؟

السوال الرابع:(الف) عن بن عمر رضی الله عنهما انه طلق امراته و هی حائض فساله عمر النبی صلی الله علیه وسلم فقال مره فلیرا جعها ثم لیطلقها وهی طاهرا وحامل .

حدیث مذکور کا ترجمہ کریں نیز حدیث میں مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

(ب) طلاق احسن اور حسن کی تعریفات لکھیں؟

(ج) طلاق مکرہ میں اختلاف ائمہ نقل کریں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات ۱۴۴۶ھ/2025ء

الورقة السادسة: شرح معانی الاثار

السوال الاول: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی مفصل لکھیں؟

(ب) شرح معانی الاثار کا مقام ومرتبہ اور اسلوب تحریر کریں؟

جوابات:(الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی پر مفصل نوٹ:

تاریخ ولادت: آپ کی تاریخ ولادت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ا۔ امام ابو عبداللہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ آپ کا سن ولادت ۲۳۷ ہجری ہے۔

اا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی، محدث محی الدین ابو محمد عبد القادر، شاہ عبد العزیز محدث اور علامہ عبد الحی لکھنوی کہتے ہیں کہ "آپ نے اپنا سن ولادت ۲۳۹ ہجری بیان کیا ہے۔"

نام ونسب: آپ کا نام القاب وکنیت اور نسبت وشجرہ نسب کے اعتبار سے اس طرح ہے:

"الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن سلمه بن عبد الملك بن سلمة بن خباب الازدی المصری الطحاوی الحنفی" .

☆ازدی: ازدی قبیلہ ازد کی طرف نسبت ہے جو ازد بن عمران کی طرف منسوب ہے۔

☆مصری طحاوی: مصر میں وادی نیل کے کنارے "طحا" نامی ایک بستی ہے جس میں آپ پیدا ہوئے اسی وجہ سے آپ کو المصری اور الطحاوی کہا جاتا ہے۔

حصول علم کا دور: آپ نے اپنے علاقہ ہی میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پھر اپنے ماموں ابو ابراہیم مزنی سے فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی۔ مگر آپ کی طبیعت سلیمہ میں جو قوت استدلال کی تلاش اور نظر میں باریک بینی تھی اس نے جلدی ہی آپ کا رخ شافعیت سے حنفیت کی جانب پھیر دیا/موڑ دیا۔ پھر آپ نے مصر اور شام کے علماء سے فقہ حنفی اور علم حدیث سیکھا۔

اساتذہ: آپ نے بہت سے اساتذہ اور مشائخ سے علم حاصل کیا ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

ا۔ ابو بکر، ۲۔ بکار بن قتیبہ،
۳۔ سلیمان بن شعیب کیسانی، ۴۔ محمد بن عبداللہ بن عبد الحکیم،
۵۔ ہارون بن سعید ایلی، ۶۔ عیسیٰ بن مشرود،
۷۔ بحر بن نصر، ۸۔ عبد الغنی بن رفاعہ وغیرہ۔

تلامذہ: متعدد تلامذہ نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ان میں سے چند کے اسماء درج ذیل ہیں:

ا۔ ابو بکر علی بن سعدویہ البروی، ۲۔ ابو القاسم عبداللہ بن علی الداؤدی،
۳۔ میمون بن حمزہ العبیدی، ۴۔ ابو الحسن علی بن احمد طحاوی،
۵۔ حافظ احمد بن القاسم بن عبداللہ البغدادی،
۶۔ ابو محمد عبد العزیز بن محمد التیمی الجوہری وغیرہ۔

سیرت اور کردار کی عظمت: امام طحاوی راست باز، نڈر اور بے باک شخصیت کے مالک تھے۔ بغیر لاگ لپٹ کے اور انجام کی پرواہ کیے بغیر حق بات کہتے اور پھر اس پر ڈٹ جاتے۔

اعزاز واکرام: آپ کے علم وفضل اور ورع وتقویٰ کی وجہ سے تمام لوگ آپ کا احترام کرتے۔ اکابرین سلطنت اور اعاظم ملت سب کے دلوں میں آپ کی عظمت اور عقیدت رچی بسی تھی۔ عوام وخواص سب آپ کا اعزاز واکرام ملحوظ رکھتے تھے۔

تبدیلی مسلک: ابتداءً آپ فقہ میں شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد وپیروکار تھے۔ آپ نے بعد میں فقہ حنفی کو اختیار کر لیا اور اشاعت فقہ حنفی میں اہم کردار ادا کیا۔ علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تبدیلی مسلک کی وجہ یوں لکھی ہے:

امام طحاوی ابتداءً شافع المذہب تھے۔ ایک دن انہوں نے کتب شافعیہ میں پڑھا کہ جب حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو، تو بچہ نکالنے کے لیے اس کا پیٹ چیرا نہیں جائے گا، برخلاف مذہب ابوحنیفہ کے۔ امام طحاوی کو مذہب حنفی پر پیٹ چیر کر نکالا گیا تھا۔ امام طحاوی نے اس کو پڑھ کر کہا: میں اس شخص کے مذہب سے راضی نہیں، جو میری ہلاکت پر راضی ہو، پھر انہوں نے شافعیت کو چھوڑ دیا حنفی مسلک کو اختیار کیا اور اس مسلک کے عظیم مجتہدین گئے۔

یادگار تصانیف مبارک: آپ نے درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے مشغلہ کو اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا، شب وروز میں یہی وظیفہ اعظم تھا، آپ کی تصانیف کی تعداد دو درجن سے زائد ہے۔ ان کے نام یہ ہیں: (۱) احکام القرآن، (۲) شرح معانی الآثار، (۳) مشکل الآثار، (۴) اختلاف العلماء، (۵) کتاب الشروط، (۶) شروط الصغیر، (۷) الشروط الاوسط، (۸) مختصر الطحاوی فی الفقہ، (۹) النوادر الفقہیہ، (۱۰) کتاب النوادر والحکایات، (۱۱) حکم ارض مکہ، (۱۲) حکم الفئی والغنائم، (۱۳) نقض کتاب المدلسین، (۱۴) کتاب الاشربہ، (۱۵) الرد علی عیسیٰ بن ابان، (۱۶) الرد علی ابی عبید، (۱۷) اختلاف الروایات، (۱۸) الرزیہ، (۱۹) شرح الجامع الکبیر، (۲۰) شرح الجامع الصغیر، (۲۱) کتاب المحاضر والجلات، (۲۲) کتاب الوصایا والفرائض، (۲۳) کتاب التاریخ الکبیر، (۲۴) اخبار ابی حنیفہ، (۲۵) عقیدۃ الطحاوی، (۲۶) تسویہ بین اخبرنا وحدثنا، (۲۷) سنن الشافعی، (۲۸) صحیح الآثار۔

وصال: آپ تاحیات فقہ حنفی کی اشاعت وتدریس میں مصروف عمل رہے۔ آخر ۳۲۱ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

(ب) شرح معانی الآثار کا مقام ومرتبہ: فن حدیث میں شرح معانی الآثار ایک عظیم تصنیف اور احناف کا سرمایہ افتخار ہے۔ اس کتاب میں حدیث، فقہ اور رجال کے متعدد علوم کو اس طرح حسن وعمدگی کے ساتھ جمع کیا گیا ہے کہ فاضل اتقانی نے فخر سے کہا: جو شخص امام طحاوی کی علمی مہارت کا اندازہ لگانا چاہتا ہو، وہ شرح معانی الآثار کا مطالعہ کرے۔ مذہب حنفی کے علاوہ کسی مذہب میں بھی اس کتاب کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔

اس کتاب سے مصنف کا مقصد صرف احادیث کو اکٹھا کرنا نہیں تھا بلکہ ان کا اصل مقصد مسلک احناف کی تائید اور یہ ثابت کرنا تھا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف کسی جگہ بھی احادیث کے خلاف نہیں۔ جو روایات بظاہر مسلک حنفی کے خلاف ہیں، وہ یا تو مؤول ہیں یا منسوخ۔

اس کتاب میں آپ نے متعدد مقامات پر احادیث پر فنی حیثیت سے کام کیا اور مخالفین کی پیش کردہ روایات پر فن رجال کے لحاظ سے جرح کی۔ اس کے علاوہ عقلی لحاظ سے بھی مخالفین کے نقطہ نظر کو بھی بیان کیا/تحریر کیا۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب روایت اور درایت کی جامع ہے اور جن خوبیوں اور محاسن پر یہ کتاب مشتمل ہے، صحاح ستہ کی تمام کتب ان سے خالی ہیں/مبراء ہیں۔

شرح معانی الآثار کا اسلوب: تمام امہات کتب حدیث میں امام طحاوی کا طرز سب سے منفرد اور دلچسپ ہے۔ وہ ایک باب کے تحت پہلے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث وارد کرتے ہیں، پھر ذکر کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے، اس کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ احناف (کثرہم اللہ تعالیٰ) اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں اور ان کی دلیل ایک اور حدیث ہے، جو اس حدیث کے مخالف ہے۔ پھر اس حدیث کے متعدد طرق ذکر کرتے ہیں، اخیر میں مذہب احناف کو تقویت دیتے ہیں، دونوں حدیثوں کا الگ الگ محل بیان کرکے تعارض دور کرتے ہیں۔ کبھی پہلی حدیث کی سند کا ضعف ثابت کر کے دوسری حدیث کو ترجیح دیتے ہیں۔ بعض اوقات پہلی حدیث کا منسوخ ہونا واضح کر دیتے ہیں۔ نیز انہوں نے ہر باب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ احناف کی تائید کرنے کے لیے آخر میں ایک عقلی دلیل پیش کی جائے اور اگر مسلک احناف پر کوئی اشکال وارد ہوتا ہو، تو اس کو بھی دور کرتے ہیں۔

السوال الثانی: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِيْ وَسَطِهٖ وَفِيْ اٰخِرِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِيْ اٰخِرِهٖ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وتروں کی تعداد کے بارے میں اختلاف ائمہ نقل کریں؟

(ج) وتر کی شرعی حیثیت کے بارے ائمہ کا اختلاف بیان کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے سوالیہ حصہ دیکھیے۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رات کے ابتدائی حصے، درمیانے حصے اور آخری حصے میں وتر پڑھا کرتے۔ پھر، ہمیشہ (تاحیات) آخری حصہ میں ہی پڑھتے رہے۔

(ب) تعداد وتر میں اختلاف آئمہ: تعداد وتر میں اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف: امام ابوحنیفہ کے ہاں وتر تین رکعات ہیں اور ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

دلائل: ۱۔ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث یقرا فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی و فی الثانیة بقل یا ایها الکافرون و فی الثالثة بقل هو الله احد و لا یسلم الافی اخر هن۔ (سنن نسائی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعات پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ۝ دوسری رکعت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کی قرأت کرتے تھے جبکہ سب رکعات کے آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

۲۔ سیدنا انس مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ۝، دوسری میں "سورہ الکفرون" اور تیسری رکعت میں "سورۃ الاخلاص" کی تلاوت فرماتے تھے۔

۳۔ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: رمضان اور غیر رمضان میں آپ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نماز ادا نہیں فرماتے تھے، آپ چار رکعت پڑھتے پس ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو، پھر

چار رکعات پڑھتے پس ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو، پھر تین رکعت پڑھتے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل بیدار رہتا ہے۔ (صحیح بخاری)

نوٹ: اس روایت سے ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد آٹھ (۸) رکعت اور نماز وتر تین رکعت ادا کرتے تھے۔ یہ سال بھر کا آپ کا معمول تھا۔

۴۔ وتر کی تین ہی رکعت ہونے کے سلسلہ میں احناف کی ایک اور بڑی دلیل یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "صلوۃ بتیرا" یعنی تنہا ایک رکعت پڑھنے سے منع کیا ہے۔ جہاں تک صحابہ کرام اور اسلاف کے عمل کا تعلق ہے، تو اس بارے میں وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ اکثر فقہاء صحابہ اور علماء کا معمول وتر کی تین رکعات پڑھنا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے ان کا تو اس سلسلہ میں بہت زیادہ اہتمام تھا۔ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو ایک وتر پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم کیسی نماز پڑھتے ہو؟ دو رکعت اور پڑھو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔

تین رکعت نماز وتر صحابہ میں مشہور تھی۔ ایک رکعت کے وتر کو تو لوگ جانتے بھی نہ تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ احناف کا مذہب تین رکعات وتر ہیں اور یہی عین احادیث، صحابہ کرام اور علماء کے عمل سے ثابت ہے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام مالک رحمہم اللہ کا موقف: ان حضرات کے ہاں نماز وتر ایک رکعت ہے۔ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا جائے پھر ایک رکعت پڑھی جائے۔ ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

دلائل: ۱۔ ابومجلز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز وتر کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ رات کے آخرت حصہ کی ایک رکعت ہے۔ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، تو انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رات کے آخری حصہ کی ایک رکعت ہے۔

۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز سے

متعلق ایک آدمی نے پوچھا تو فرمایا: وہ دو ہے۔ تو جب صبح کا اندیشہ ہو تو پھر ایک رکعت پڑھ لو، جو تمہاری ان رکعات کو طاق کر دے گی یعنی وتر۔

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے کہا: آپ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر اعتراض کرنے والا کوئی ہے کہ انہوں نے صرف ایک ہی وتر ادا کیا ہے۔ اس شخص / آدمی کا مقصد صرف یہی تھا کہ وہ حضرت معاویہ پر عیب جوئی کی جائے، اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ٹھیک کہا ہے۔

۴۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر ثابت ہیں، جو چاہے پانچ پڑھے، جو چاہے تین وتر پڑھے اور جو چاہے ایک رکعت پڑھے۔

(ج) وتر کی شرعی حیثیت: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک نماز وتر واجب ہے، امام ابو یوسف کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور یہی امام شافعی کا قول ہے۔

السوال الثالث: (الف) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيْ مَنْكِبَيْهِ وَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَ بَعْدَمَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .

حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مسئلہ رفع یدین میں ائمہ کا اختلاف سپرد قلم کریں؟

(ج) مسئلہ رفع یدین میں احناف کی طرف سے دیئے گئے جوابات میں سے کوئی دو سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب کے لیے دیکھیے سوالیہ حصہ۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی ابتداء کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک بلند کرتے۔ جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے اور اس کے بعد دونوں سجدوں کے درمیان اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے۔

(ب) مسئلہ رفع یدین میں اختلاف آئمہ: امام ابوجعفر رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ اہل علم میں سے ایک قوم ان آثار کی طرف گئی ہے۔ انہوں نے رکوع کرتے وقت، اس سے اوپر اٹھتے وقت اور پہلے قعدہ کے بعد دوبارہ کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کرنے کو تمام نمازوں میں واجب قرار دیا

ہے۔

دوسری قوم نے کہا کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ نہیں۔

احناف کا موقف مع الدلائل: نماز میں رفع یدین کے حوالے سے احناف کا موقف یہ ہے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا، یہی مسنون طریقہ ہے اور اس کے علاوہ ہرگز رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ والی روایت احناف کی مؤید ہے۔

دلائل: ۱۔ قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ولم یرفع الا فی اول مرۃ. (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں ایسی نماز نہ پڑھاؤں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے، پھر انہوں نے نماز پڑھائی جس میں آغاز (تکبیر تحریمہ) کے علاوہ رفع یدین نہ کیا تھا۔

۲۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا، اس کے بعد دوبارہ ایسا نہ کرتے۔

۳۔ حضرت کلیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولی میں اپنے ہاتھ بلند فرماتے، پھر دوبارہ بلند نہ فرماتے تھے۔

۴۔ عن البراء بن عازب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لافتتاح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یکون ابهاماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود .

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے شروع میں تکبیر کہا کرتے تو رفع یدین کرتے۔ یہاں تک کہ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب تک کر دیتے۔ دوبارہ پھر ایسا نہ کرتے۔

شوافع و حنابلہ کا موقف مع الدلائل:

ان کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے سوا رکوع میں جاتے اور اس سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین کیا جائے گا۔

دلائل: ۱۔ عن سالم بن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ و اذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما

كذلك وقال سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد و كان لا يفعل ذلك بين السجدتين .

روایت کرتے ہیں حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی ابتداء کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے اور پڑھتے/کہتے "سمع الله لمن حمده و ربنا لك الحمد" اور سجدے میں جاتے وقت ایسا نہ کرتے۔

۲۔ **اجتمع ابو حميد و ابو اسيد و سهل بن سعد فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام رفع يديه ثم رفع يديه حين يكبر للركوع فاذا رفع راسه من الركوع رفع يديه .**

ایک دفعہ حضرت ابو حمید، ابو اسید اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم تینوں جمع ہوئے۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا، حضرت ابو حمیدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں سے زیادہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں جانتا ہوں، آپ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے تھے، پھر رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہتے، تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے، تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔

(ج) احناف کی طرف سے مسئلہ رفع یدین کے حوالے سے جوابات:

پہلا جواب: جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کرتے تھے۔ وہ از اسماعیل بن عیاش از صالح بن کیسان روایت کرتے ہیں اور ان کے ہاں غیر شامیین میں اسماعیل کی روایت حجت نہیں ہے۔

دوسرا جواب: تکبیر تحریمہ فرض ہے اور رکوع وسجدہ کی تکبیر سنت فرض تکبیر کے بغیر نماز فاسد ہوگی لیکن دیگر تکبیرات کو چھوڑ دینے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔

تیسرا جواب: اگر مخالفین ابو حمید ساعدی کی حدیث سے استدلال کرتے ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو کئی اسناد کے ساتھ امام محمد سے روایت کیا ہے اور اس میں رکوع کے

وقت رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ جس سند کے ساتھ اس میں رفع یدین کرنے کا ذکر ہے وہ عبد الحمید بن جعفر سے روایت ہے اور وہ ضعیف ہے۔

السوال الرابع: (الف) عن ابن عمر رضي الله عنهما انه طلق امرأته و هي حائض فسأله عمر النبي صلى الله عليه وسلم فقال مره فليرا جعها ثم ليطلقها وهي طاهرا وحامل .

حدیث مذکور کا ترجمہ کریں نیز حدیث میں مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

(ب) طلاق احسن اور حسن کی تعریفات لکھیں؟

(ج) طلاق مکرہ میں اختلاف ائمہ نقل کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی، پس اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ انہیں حکم دیں کہ وہ اس سے رجوع کریں۔ پھر طہر یا حمل کی حالت میں اسے طلاق دیں۔

مذکورہ مسئلہ میں اختلاف آئمہ: اگر حالت حیض میں شوہر اپنی بیوی کو طلاق دے پھر وہ سنت کے مطابق طلاق دینا چاہتا ہو، تو وہ کیا کرے؟ اس میں اختلاف آئمہ درج ذیل ہے۔

امام ابو یوسف اور آئمہ ثلاثہ کا مؤقف: امام ابو یوسف اور آئمہ ثلاثہ کے نزدیک جب شوہر نے بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی، تو پھر اس وقت تک طلاق نہ دے جب تک اس حیض کے بعد طہر آئے، پھر حیض آئے اور پھر طہر میں طلاق دے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے تو وہ گناہ گار ہوگا، تو اسے رجوع کرنا چاہیے، کیونکہ اس کی یہ طلاق خطاء ہے۔ اگر اس نے اسے اسی حالت میں رکھا تو عدت گزر جانے کے بعد وہ عورت طلاق خطاء کی وجہ سے بائنہ ہو جائے گی۔ مگر اسے رجوع کا حکم دیا جائے تا کہ اس کی وجہ سے وہ طلاق خطاء کے اسباب سے چھٹکارا پالے۔ پھر اسے طہر تک چھوڑ دے۔ پھر حالت طہر میں سنت طلاق دے تا کہ وہ طلاق سنت کے مطابق عدت گزارے۔ اگر چاہے تو رجوع کرے اس صورت میں عدت باطل ہو جائے گی۔ اگر نہیں تو پھر اسے چھوڑے رہے حتیٰ کہ طلاق سنت سے وہ بائن ہو جائے۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

طلاق احسن کی تعریف: طلاق احسن یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی حالت طہر میں دی جائے جس میں بیوی سے صحبت نہ کی ہو۔ پھر اسے اسی حالت میں چھوڑ دے نہ اسے طلاق دے اور نہ ہی اس سے صحبت کرے، یہاں تک کہ عدت گزر جائے۔

طلاق حسن کی تعریف: طلاق حسن یہ ہے کہ وہ (شوہر) مدخول بہا عورت کو تین طلاقیں تین طہروں میں دے اور ان طہروں میں اس سے صحبت نہ کی ہو'اسے طلاق سنت بھی کہا جاتا ہے۔

(ج) طلاق مکرہ میں اختلاف آئمہ: جبراً دلوائی گئی طلاق کے حوالے سے اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام شافعی و امام احمد کا مؤقف: امام شافعی و امام احمد کا مؤقف یہ ہے کہ جبراً کسی سے دلوائی گئی طلاق واقع نہ ہوگی۔ یہ حضرات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

دلیل: عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجاوز اللہ لی عن امتی الخطا و النسیان و ما استکر ہو اعلیه

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو اللہ نے خطاء، نسیان اور جس پر ان کو مجبور کیا جائے، سے درگزر فرمالیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف: امام ابوحنیفہ کے نزدیک مجبوری کی حالت میں دی گئی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

احناف کی دلیل یہ حدیث مبارک ہے:

حدیث: امام محمد حضرت صفوان ابن عمر طائی سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ پاک میں ایک عورت اپنے شوہر کو سخت ناپسند کرتی تھی۔ ایک دن دوپہر کے وقت شوہر سو رہا تھا؟ یہ چھری لے کر سر پر کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی: "مجھے تین طلاقیں دو ورنہ ابھی ذبح (قتل) کر دوں گی"۔ شوہر چیخا چلایا آخر کار تین طلاقیں دے دیں۔ پھر یہ مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: "لا قیلولة فی الطلاق" (طلاق کے وقت قیلولہ نہ کیا جائے۔)

اس حدیث کو امام عقیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔

☆ ☆ ☆